Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّ اَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 65

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

بدر
ہفت روزہ قادیان
The Weekly BADAR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ 33

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

14 ؍ذی القعدہ 1437 ہجری قمری   18 ظہور 1395 ہجری شمسی   18 ؍اگست 2016ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور انور نے 12؍ اگست 2016 کو حدیقۃ المہدی، آلٹن (برطانیہ) میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ نمبر 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

آسمانی شہادتوں اور قرآن شریف کی قطعیۃ الدلالت آیات اور نصوص صریحہ حدیثیہ نے مجھے اِس بات کیلئے مجبور کردیا کہ میں اپنے تئیں مسیح موعود مان لوں۔ میں پوشیدگی کے حُجرہ میں تھا اور کوئی مجھے نہیں جانتا تھا اُس نے گوشۂ تنہائی سے مجھے جبراً نکالا میں نے چاہا کہ مَیں پوشیدہ رہوں اور پوشیدہ مروں مگر اُس نے کہا کہ مَیں تجھے تمام دنیا میں عزّت کے ساتھ شہرت دُوں گا

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

اب ہم اُن چند وساوس کا جواب دیتے ہیں جن کا جواب بعض حق کے طالبوں نے مجھ سے دریافت کیا ہے اور اکثر ان میں وہ وساوس ہیں جو عبدالحکیم خان اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ نے تحریراً یا تقریراً لوگوں کے دلوں میں ڈالے اور اپنے مرتد ہونے پر ایسی مُہر لگادی کہ اب غالباً اس کا خاتمہ اسی پر ہوگا۔ میں نے اِن چند وساوس کا جواب منشی برہان الحق صاحب شاہجہانپور کے اصرار سے لکھا ہے جو اُنہوں نے نہایت انکسار سے اپنے خط میں ظاہر کیا ہے۔ چنانچہ میں ذیل میں منشی برہان الحق کے خط کی اصل عبارت ہر ایک سوال میں لکھ کر اُس کا جواب دیتا ہوں۔ وباللّٰہ التوفیق۔

سوال (۱): تریاق القلوب کے صفحہ ۱۵۷ میں (جو میری کتاب ہے) لکھا ہے۔ اِس جگہ کسی کو یہ وہم نہ گزرے کہ میں نے اس تقریر میں اپنے نفس کو حضرت مسیح پر فضیلت دی ہے کیونکہ یہ ایک جزئی فضیلت ہے کہ جو غیر نبی کو نبی پر ہوسکتی ہے۔ پھر ریویو جلد اوّل نمبر ۶ صفحہ ۲۵۷ میں مذکور ہے خدا نے اِس اُمّت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اُس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔ پھر ریویو صفحہ ۴۷۸ میں لکھا ہے۔ مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کرسکتا ہوں وہ ہرگز نہ کرسکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز دکھلا نہ سکتا۔ خلاصہ اعتراض یہ کہ ان دونوں عبارتوں میں تناقض ہے۔

الجواب: یاد رہے کہ اس بات کو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ مجھے ان باتوں سے نہ کوئی خوشی ہے نہ کچھ غرض کہ میں مسیح موعود کہلاؤں یا مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں بہتر ٹھیراؤں۔ خدا نے میرے ضمیر کی اپنی اس پاک وحی میں آپ ہی خبر دی ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے قُلۡ اُجَرِّدُ نَفۡسِیۡ مِنۡ ضُرُوۡبِ الۡخِطَابِ۔ یعنی ان کو کہہ دے کہ میرا تو یہ حال ہے کہ میں کسی خطاب کو اپنے لئے نہیں چاہتا یعنی میرا مقصد اور میری مُراد اِن خیالات سے برتر ہے اور کوئی خطاب دینا یہ خدا کا فعل ہے میرا اس میں دخل نہیں ہے۔ رہی یہ بات کہ ایسا کیوں لکھا گیا اور کلام میں یہ تناقض کیوں پیدا ہوگیا۔ سو اِس بات کو توجہ کر کے سمجھ لو کہ یہ اسی قسم کا تناقض ہے کہ جیسے براھین احمدیہ میں مَیں نے یہ لکھا تھا کہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہوگا۔ مگر بعد میں یہ لکھا کہ آنے والا مسیح میں ہی ہوں اِس تناقض کا بھی یہی سبب تھا کہ اگرچہ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں میرا نام عیسیٰ رکھا اور یہ بھی مجھے فرمایا کہ تیرے آنے کی خبر خدا اور رسول نے دی تھی۔ مگر چونکہ ایک گروہ مسلمانوں کا اس اعتقاد پر جما ہوا تھا اور میرا بھی یہی اعتقاد تھا کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر سے نازل ہوں گے اِس لئے میں نے خدا کی وحی کو ظاہر پر حمل کرنا نہ چاہا بلکہ اس وحی کی تاویل کی اور اپنا اعتقاد وہی رکھا جو عام مسلمانوں کا تھا اور اسی کو براہین احمدیہ میں شائع کیا لیکن بعد اس کے اس بارہ میں بارش کی طرح وحی الٰہی نازل ہوئی کہ وہ مسیح موعود جو آنے والا تھا تو ہی ہے اور ساتھ اس کے صدہا نشان ظہور میں آئے اور زمین و آسمان دونوں میری تصدیق کے لئے کھڑے ہوگئے اور خدا کے چمکتے ہوئے نشان میرے پر جبر کر کے مجھے اِس طرف لے آئے کہ آخری زمانہ میں مسیح آنے والا میں ہی ہوں ورنہ میرا اعتقاد تو وہی تھا جو میں نے براہین احمدیہ میں لکھ دیا تھا اور پھر میں نے اس پر کفایت نہ کر کے اس وحی کو قرآن شریف پر عرض کیا تو آیات قطعیۃ الدلالت سے ثابت ہوا کہ درحقیقت مسیح ابن مریم فوت ہوگیا ہے اور آخری خلیفہ مسیح موعود کے نام پر اِسی اُمّت میں سے آئے گا۔ اور جیسا کہ جب دن چڑھ جاتا ہے تو کوئی تاریکی باقی نہیں رہتی اسی طرح صدہا نشانوں اور آسمانی شہادتوں اور قرآن شریف کی قطعیۃ الدلالت آیات اور نصوص صریحہ حدیثیہ نے مجھے اِس بات کے لئے مجبور کردیا کہ میں اپنے تئیں مسیح موعود مان لوں۔ میرے لئے یہ کافی تھا کہ وہ میرے پر خوش ہو مجھے اِس بات کی ہرگز تمنا نہ تھی۔ میں پوشیدگی کے حُجرہ میں تھا اور کوئی مجھے نہیں جانتا تھا اور نہ مجھے یہ خواہش تھی کہ کوئی مجھے شناخت کرے۔ اُس نے گوشۂ تنہائی سے مجھے جبراً نکالا۔ میں نے چاہا کہ مَیں پوشیدہ رہوں اور پوشیدہ مروں مگر اُس نے کہا کہ مَیں تجھے تمام دنیا میں عزّت کے ساتھ شہرت دُوں گا۔ پس یہ اُس خدا سے پوچھو کہ ایسا تو نے کیوں کیا؟ میرا اس میں کیا قصور ہے۔ اسی طرح اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے۔ اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اُس کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا۔ مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اُس نے مجھے اِس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا مگر اِس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمّتی۔ ☆ اور جیسا کہ مَیں نے نمونہ کے طور پر بعض عبارتیں خدا تعالیٰ کی وحی کی اِس رسالہ میں بھی لکھی ہیں اُن سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح ابن مریم کے مقابل پر خدا تعالیٰ میری نسبت کیا فرماتا ہے۔ میں خدا تعالیٰ کی تیئیس برس کی متواتر وحی کو کیونکر ردّ کرسکتا ہوں۔ میں اُس کی اِس پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ اُن تمام خدا کی وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہوچکی ہیں اور میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ مسیح ابن مریم آخری خلیفہ موسیٰ علیہ السلام کا ہے اور میں آخری خلیفہ اُس نبی کا ہوں جو خیر الرسل ہے اِس لئے خدا نے چاہا کہ مجھے اس سے کم نہ رکھے۔ میں خوب جانتا ہوں کہ یہ الفاظ میرے اُن لوگوں کو گوارا نہ ہوں گے جن کے دلوں میں حضرت مسیح کی محبت پرستش کی حد تک پہنچ گئی ہے مگر میں اُن کی پرواہ نہیں کرتا۔ میں کیا کروں اور کس طرح خدا کے حکم کو چھوڑ سکتا ہوں اور کس طرح اُس روشنی سے جو مجھے دی گئی تاریکی میں آسکتا ہوں خلاصہ یہ کہ میری کلام میں کچھ تناقض نہیں مَیں تو خدا تعالیٰ کی وحی کا پیروی کرنے والا ہوں۔ جب تک مجھے اس سے علم نہ ہوا میں وہی کہتا رہا جو اوائل میں میں نے کہا اور جب مجھ کو اُس کی طرف سے علم ہوا تو میں نے اُسکے مخالف کہا۔ میں انسان ہوں مجھے عالم الغیب ہونے کا دعویٰ نہیں۔ بات یہی ہے جو شخص چاہے قبول کرے یا نہ کرے۔ میں نہیں جانتا کہ خدا نے ایسا کیوں کیا۔ ہاں میں اس قدر جانتا ہوں کہ آسمان پر خدا تعالیٰ کی غیرت عیسائیوں کے مقابل پر بڑا جوش مار رہی ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے مخالف وہ توہین کے الفاظ استعمال کئے ہیں کہ قریب ہے کہ اُن سے آسمان پھٹ جائیں۔ پس خدا دکھلاتا ہے کہ اس رسول کے ادنیٰ خادم اسرائیلی مسیح ابن مریم سے بڑھ کر ہیں۔ جس شخص کو اس فقرہ سے غیظ و غضب ہو اُس کو اختیار ہے کہ وہ اپنے غیظ سے مرجائے۔ مگر خدا نے جو چاہا ہے کیا اور خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ کیا انسان کا مقدور ہے کہ وہ اعتراض کرے کہ ایسا تو نے کیوں کیا۔

(روحانی خزائن، جلد 22، حقیقۃ الوحی، صفحہ 152 تا 155)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حکومت ہند کا ایک اچھا قدم اور مسلمان علماء کی طرف سے اس کی مخالفت!

گزشتہ دنوں حکومت ہند کی طرف سے سال 2011 کی مردم شماری کے اعداد و شمار کا اعلان کیا گیا۔ اس میں جماعت احمدیہ کو بھی مسلمانوں کا ایک فرقہ شمار کیا گیا۔ اس سے قبل مسلمانوں کے فرقوں میں سے سنّی، شیعہ، بوہرہ اور آغا خانیوں کو شامل کیا جاتا تھا جبکہ اس مرتبہ جماعت احمدیہ کو بھی مسلمان فرقہ کی حیثیت سے شامل کیا گیا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ حکومت اس سے قبل احمدیوں کو مسلمان نہیں سمجھتی تھی اور اب سمجھنے لگ گئی ہے۔ یہ اخبارات کی غلط بیانی ہے کہ مذکورہ بالا فرقوں کو ہی حکومت اس سے قبل مسلمان سمجھتی تھی اور چونکہ اس دفعہ جماعت احمدیہ کو بھی مردم شماری میں شامل کیا گیا ہے لہٰذا حکومت اب اسے بھی مسلمان سمجھنے لگ گئی ہے جبکہ پہلے نہیں سمجھتی تھی۔ مردُم شماری میں شامل نہ کرنا ایک الگ بات ہے، اور کسی کو مسلمان نہ سمجھنا ایک امرِ دیگر۔ چنانچہ سرکاری رپورٹ میں اِس دفعہ جماعت احمدیہ کو مردم شماری میں شامل کرنے کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ بھارت میں اب احمدیوں کی تعداد ایک لاکھ کے قریب ہے۔ گویا پہلے حکومت کا جماعت احمدیہ کو مردم شماری میں شامل نہ کرنا اس کی کم تعداد کی وجہ سے تھا نہ اس وجہ سے کہ حکومت جماعت احمدیہ کو مسلمان نہیں سمجھتی تھی۔ پس اُردو اخبارات کا یہ لکھنا کہ حکومت احمدیوں کو پہلے مسلمان نہیں سمجھتی تھی بالکل غلط بات ہے۔ جماعت احمدیہ کے مبلغین سالہا سال سے حکومت کے اعلیٰ عہدیداران کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تعلیم پر مشتمل لٹریچر بغرض مطالعہ تحفۃً دیتے آرہے ہیں۔ صدر مملکت اور وزیر اعظم کو بھی لٹریچر اور قرآن مجید کے تراجم دیئے جاتے رہے لیکن آج تک اشارۃً بھی کبھی کسی نے یہ اظہار نہیں کیا کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ آج پوری دُنیا میں احمدیوں کو ہی سب سے اچھا، سب سے زیادہ امن پسند، سب سے زیادہ صلح جُو، سب سے زیادہ بنی نوع انسان کا ہمدرد اور خدمت کرنے والا مسلمان سمجھا جاتا ہے۔

حکومت ہند کی طرف سے احمدیوں کو سال 2011 کی مردم شماری میں ایک مسلمان فرقہ کی حیثیت سے شامل کرنے پر ملک کے اُردو اخبارات نے شور مچایا ہے کہ جبکہ قادیانی مسلمان ہی نہیں تو پھر حکومت نے انہیں مسلمان کس طرح تسلیم کرلیا؟ حکومت کی اس کاروائی کو مسلمان علماء نے زیادتی، سازش اور شرارت انگیزی قرار دیا اور حکومت کو توجہ دلائی ہے کہ آئندہ وہ ایسی غلطی نہ کرے۔

روزنامہ اُردو ٹائمز ممبئی 5۔ اگست 2016 نے تین علماء کرام، مولانا محمود دریابادی، مولانا معین میاں، مولانا ظہیر عباس کے بیانات کے حوالہ سے خبر شائع کی اور پہلے صفحہ پر یہ سُرخی لگائی :

"مودی حکومت کی جانب سے قادیانی اسلام کے فرقہ کے طور پر تسلیم، ممبئی کے علماء کی سخت تنقید اور اظہار برہمی"

اخبار نے مولانا معین صاحب کے حوالہ سے لکھا : "حضرت مولانا معین اشرف معین میاں نے حکومت کے اس فیصلے پر سخت الفاظ میں ردّعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی فرقہ حق رسالت ﷺ کے منکر ہیں۔ یہ فرقہ نبی ﷺ کو آخری نبی مانتے ہی نہیں تو پہلے تو قادیانی مسلمان ہی نہیں ہیں تو پھر مسلمانوں کے فرقہ میں اسے شامل ہونے کا کوئی سوال ہی نہیں ہوتا ہے۔ حکومت نے جو فیصلہ کیا ہے وہ زیادتی ہے اور **حکومت کون ہوتی ہے کہ مسلمانوں کے اندرونی معاملات میں دخل اندازی کرے۔** حضرت معین میاں نے مزید کہا کہ **یہ ہمارا عقیدہ ہے اور ہم اپنے عقیدے پر کسی طرح کا ضرب نہیں چاہتے ہیں۔** ہمارا اور ہر مسلمان کا ایمان ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ آخری نبی ہیں اور اب قیامت تک کوئی دوسرا نبی نہیں آئے گا۔

ہم پوچھتے ہیں کہ حکومت نے کہاں مسلمانوں کے اندرونی معاملات میں دخل اندازی کی ہے؟ حکومت تو ہر باشندہ کو وہی تسلیم کرتی ہے جو وہ اپنے آپ کو قرار دے، ہر شخص کو آزادی ہے کہ وہ اپنے آپ کو جس مذہب یا فرقہ کی طرف چاہے منسوب کرے۔ حکومت نے تو فقط اتنا کیا کہ ایک فرقہ جو خود کو مسلمان کہتا ہے اُسے مسلمان تسلیم کرلیا۔ اس سے زیادہ حکومت نے کیا کیا؟ دخل اندازی تو تب ہوتی جب مسلمانوں کو یا ان معترض علماء کو حکومت کی طرف سے یہ کہا جاتا کہ تم بھی احمدیوں کو مسلمان سمجھو۔ دخل اندازی تو تب ہوتی جب حکومت یہ کہتی کہ تم اپنے عقائد و نظریات کو بدلو اور احمدیوں کو مسلمان سمجھو۔ حکومت نے تو ایسا کچھ بھی نہیں کہا۔ پھر دخل اندازی کس طرح ہوئی؟ دخل اندازی تو یہ نام نہاد ملّا کررہے ہیں جو حکومت سے کہہ رہے ہیں کہ حکومت احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھے۔ حکومت پر طرح طرح کے الزامات عائد کئے ہیں اور کہا ہے کہ مسلمانوں کی فہرست سے جماعت احمدیہ کا نام خارج کیا جائے۔ یہ ہے اصل میں دخل اندازی جو ملّا حکومت کے کاموں میں کررہے ہیں۔ بھلا ان نام نہاد علماء کا کیا حق ہے کہ وہ اس بات پر زور دیں کہ حکومت بھی احمدیوں کو وہی سمجھے جو ہم سمجھتے ہیں۔ اپنے عقائد و نظریات کو زبردستی حکومت پر ٹھونسنا یہ کہاں کی عقلمندی ہے؟ ہمیں ان علماء کی عقل پر حیرت ہے اور افسوس بھی۔ ان کا حق تھا کہ یہ احمدیوں کو جو چاہیں سمجھیں اور برملا اعلان کریں کہ احمدی مسلمان نہیں۔ لیکن ان کا حکومت سے یہ مطالبہ کرنا کہ حکومت اپنے عقیدہ کو ان کے عقیدہ کے تابع کرلے، ان کی سمجھ کے مطابق اپنی سمجھ بنالے، جو یہ کہتے ہیں حکومت بھی وہی کہے یہ تو حد درجہ کی بیوقوفی ہے اور حکومت کے کاموں میں کمال درجہ کی دخل اندازی۔ ان نام نہاد علماء کا صرف اتنا حق تھا، یہ کہتے کہ ہم احمدیوں کو مسلمان نہیں سمجھتے حکومت اگر سمجھتی ہے تو سمجھا کرے۔ اس سے زیادہ شور مچانا اور حکومت پر طرح طرح کے الزامات عائد کرنا ان کے لئے جائز نہ تھا۔

اور یہ بھی بڑا عجیب فقرہ ہے جو معین میاں نے ادا کیا ہے کہ "ہم اپنے عقیدے پر کسی طرح کا ضرب نہیں چاہتے۔" بھلا حکومت نے معین میاں کو اپنا عقیدہ بدلنے کو کب کہا؟ یہ تو معین میاں اور ان کے ہم نوا ہیں جو حکومت کو اپنا عقیدہ بدلنے پر زور دے رہے ہیں۔

تمام اخبارات نے نام نہاد علماء اور ان کی تنظیم کے حوالہ سے لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور آپؐ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا۔ چونکہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے اس لئے قادیانی دائرہ اسلام سے خارج ہیں لہٰذا ان کا نام مسلمانوں کے فرقہ کی حیثیت سے نہیں آنا چاہئے تھا۔

نام نہاد علماء دراصل عوام الناس کو ساری باتیں کھول کر نہیں بتاتے اور انہیں دھوکے میں رکھا ہوا ہے۔ ایک طرف کہتے ہیں کہ قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا۔ جب ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پھر کس طرح نبی ہوکر آئیں گے؟ تو کہتے ہیں کہ امتی بن کر آئیں گے؟ یہی بات تو ہم کہتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام اُمتی نبی ہیں۔ امتی نبی تو وہی ہوگا جو امت میں سے آئے، غیر امت میں سے آنے والا امّتی کیونکر ہوسکتا ہے؟ بخاری کی حدیث میں بھی یہی ہے اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ یعنی تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ یہ نہیں لکھا کہ تمہارا امام بنی اسرائیل میں سے ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت پیارے آقا سیّدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دل وجان سے آخری نبی، سب سے افضل نبی مانتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بارہا اپنی تقریر و تحریر میں اس امر کا اظہار کرچکے ہیں کہ اسلام رُوئے زمین پر آخری اور سب سے افضل مذہب ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری اور سب سے افضل نبی ہیں اور قرآن مجید آخری اور سب سے افضل شریعت ہے۔ آپ نے اسلام کا ایک شعشہ بھی تبدیل نہیں کیا۔ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل متبع اور کمال درجہ کے عاشق تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے عشق کی نظیر چودہ سو سال میں چراغ لیکر ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملے گی۔

حضرت مریم علیہا السلام کے بیٹے حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو بنی اسرائیل کے نبی تھے وہ تو وفات پا چکے ہیں۔ قرآن مجید کی کم از کم تیس آیات سے آپؑ کی وفات ثابت ہے۔ اب وہ تو امت محمدیہ میں آنے سے رہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امت محمدیہ میں آنے والے جس عیسیٰ کی پیشگوئی فرمائی ہے اس کو اِسی امت میں سے پیدا ہونا تھا اور وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کا امام، مسیح اور مہدی بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔ آپ نے ہزارہا دلائل کے ساتھ اپنا خدا کی طرف سے ہونا ثابت کردیا ہے۔ آپ کی اسّی سے زائد تصانیف اس بات کا ثبوت ہیں۔ اگر کوئی نہ مانے تو اس کا کیا علاج ہے۔ افسوس بندوں پر کہ دُنیا میں کوئی نبی ایسا نہیں آیا جس کے ساتھ انہوں نے ہنسی اور استہزا نہیں کیا۔

ہم محترم قریشی عبدالحکیم صاحب کے مشکور ہیں کہ انہوں نے بنگلور سے فون پر ہمیں توجہ دلائی۔ اللہ تعالیٰ ہمارے غیر احمدی بھائیوں کو عقل اور سمجھ عطا کرے کہ وہ اس زمانے کے امام مسیح موعود و امام مہدی علیہ السلام کو مان کر اپنی دُنیا و عاقبت سنوارنے والے ہوں۔ آمین۔

(منصور احمد مسرور)

عُلَمَاءِ اِسْلَام کا مُتّفِقَہ تَارِیْخِی فَیْصَلَہ کہ :

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق ہم 72 ہیں اور قادیانی فرقہ 73 واں فرقہ ہے جو ناجی فرقہ ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

یقیناً بنی اسرائیل بہتّر فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری امّت تہتّر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ لیکن ایک فرقے کے سوا باقی سب آگ میں ہوں گے۔ صحابہؓ نے پوچھا وہ (ناجی) فرقہ کون سا ہوگا؟ حضورؐ نے فرمایا وہ فرقہ جو میری اور میرے صحابہؓ کی سنّت پر عمل پیرا ہوگا۔ (ترمذی کتاب الایمان باب افتراق ھذہ الامۃ جلد۲ صفحہ ۸۹ جامع الصغیر جلد۲ صفحہ ۱۱۰ مصری، ابن ماجہ کتاب الفتن باب افتراق الامم صفحہ ۲۸۷)

1974ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے جماعت احمدیہ پر کفر کا فتویٰ لگایا اِس پر پاکستانی اخبارات نے سُرخیاں لگائیں "جماعت احمدیہ کے خلاف 72 فرقوں کا اجماع" چنانچہ نوائے وقت لاہور نے لکھا :

"اسلام کی تاریخ میں اس قدر پورے طور پر کسی اہم مسئلہ پر کبھی اجماع امت نہیں ہوا۔ اجماعِ امت میں مُلک کے بڑے بڑے علماءِ دین اور حاملان شرع متین کے علاوہ تمام سیاسی لیڈر اور ہر گروپ کا سیاسی راہنما کماحقہٗ متفق ہوئے ہیں اور صوفیاء کرام اور عارفین باللہ برگزیدگانِ تصوّف و طریقت کو بھی پورا پورا اتفاق ہوا ہے کہ قادیانی فرقہ کو چھوڑ کر جو بھی 72 فرقے مسلمانوں کے بتائے جاتے ہیں سب کے سب اس مسئلہ کے اس حل پر متفق اور خوش ہیں۔" (نوائے وقت 6/اکتوبر 1974ء صفحہ 4)

علماء اسلام نے متفقہ فیصلہ کے مطابق اپنا 72 ہونا اور جماعت احمدیہ کا 73 واں ہونا تسلیم کرلیا ہے۔ حدیث کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ ہے کہ 72 ناری ہونگے جبکہ ایک فرقہ ناجی ہوگا۔ ایک روایت میں آپؐ نے فرمایا وہ ایک جماعت ہوگی۔ جماعت احمدیہ ایک جماعت ہے جس کا ایک واجب الاطاعت امام ہے۔ پورے عالم اسلام میں سوائے جماعت احمدیہ کے کوئی بھی فرقہ ایسا نہیں جس کا ایک واجب الاطاعت امام ہو۔ فاعتبروا یا اولی الابصار☆

خطبہ جمعہ

آ جکل دنیا کے حالات بڑی تیزی سے خراب ہو رہے ہیں اور بدقسمتی سے اس کی وجہ مسلمانوں کے بعض گروہ بن رہے ہیں۔ مسلمان ممالک کے سربراہ، ان کے کرتے دھرتے بھی نہیں سمجھتے کہ ان کو اسلام مخالف طاقتیں گھیرے میں لینے کی کوشش کر رہی ہیں۔ اسلام کے نام پر اور جہاد کے نام پر جو ظلم ہو رہے ہیں ان کا اسلام کی تعلیم سے دُور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ اسی طرح جو حکومتیں اپنے لوگوں پر ظلم ڈھا رہی ہیں ان کا بھی اسلامی تعلیم سے دُور کا بھی واسطہ نہیں

اسلام جو امن اور انصاف قائم کرنے کا سب سے بڑا علمبردار ہے۔ جو اسلامی حکومتوں کو کہتا ہے کہ امن اور انصاف قائم کرنا اسلامی حکومتوں کا سب سے بڑھ کر فرض ہے، وہی امن اور انصاف کی دھجیاں اڑا رہے ہیں۔ ہر مسلمان ملک میں جو فتنہ وفساد برپا ہے اور مفاد پرست جو اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں وہ اس لئے ہے کہ حکومتیں بجائے اس کے کہ عوام کی بھلائی اور بہتری کے لئے کام کریں اپنے مفادات کو مقدم رکھے ہوئے ہیں

اگر قرآن کریم کی تعلیم پر ہی غور نہیں کرنا، اگر مسلمان بن کر نہیں رہنا تو عقل کا تقاضا یہ ہے کہ سوچ سمجھ کے اپنے قدم اٹھائیں یہ دیکھیں کہ مسلمانوں کے اختلاف کا یا ان کے ملکوں میں بے چینی اور بدامنی کا فائدہ کس کو پہنچ رہا ہے۔ لیکن انہیں سمجھ نہیں آتی پس ان مسلمان ممالک کے لئے ان دنوں میں بہت دعا کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے

پھر دہشت گرد تنظیموں نے ان مغربی ممالک میں معصوم جانوں کو قتل کرنے کے انتہائی بہیمانہ اور ظالمانہ عمل کر کے اسلام کو بدنام کرنا شروع کیا ہوا ہے یہ بھی بعید نہیں کہ اسلام کو بدنام کرنے کے لئے اسلام مخالف طاقتیں ہی غیر مسلم ممالک میں ایسی حرکتیں ان لوگوں سے کروا رہی ہوں جس سے اسلام بھی بدنام ہو اور ان کو مدد کے نام پر، دنیا کو دہشت گردی سے بچانے کے نام پر ان ممالک میں اپنے اڈّے قائم کرنے کے لئے ایک وجہ ہاتھ آجائے

اللہ تعالیٰ نے ہمارے دین کا نام اسلام رکھا ہے اور یہ نام ہی دہشتگردی اور جبر وتشدد کو رڈ کرتا ہے اور امن وصلح اور آشتی کا پیغام دیتا ہے۔ اسلام کے معنی ہی امن میں رہنا اور امن دینا ہے

اگر دنیا کے دل جیتے جاسکتے ہیں، اگر اسلام کو دنیا میں پھیلایا جاسکتا ہے تو اس کی خوبصورت تعلیم سے، نہ کہ شدت پسند لوگوں اور علماء کی خود ساختہ تعلیم سے لیکن یہ راستہ تو وہی دکھا سکتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کا امام بنا کر بھیجا ہے۔ انصاف تو وہی قائم کر سکتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے انصاف قائم کرنے کے لئے بھیجا ہے حَکَم اور عدل بنا کر بھیجا ہے۔ اسلام کی خوبصورت تعلیم کو وہی لاگو کر سکتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اس مقام پر فائز کیا ہے

ہم احمدیوں کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ہر حملہ جو اسلام کے نام پر یہ بھٹکے ہوئے لوگ کرتے ہیں ہمیں پہلے سے بڑھ کر ہماری ذمہ داریاں پوری کرنے کی طرف توجہ دلانے والا ہونا چاہئے۔ ہر ایسی حرکت جس سے اسلام کا نام بدنام ہوتا ہے اسکے بعد ہم نے دنیا کو بتانا ہے، ہم میں سے ہر ایک نے یہ بتانا ہے کہ میرے مذہب کی بنیاد امن اور سلامتی پر ہے۔ اگر اسلام کے پیروؤں میں سے کوئی ایسی حرکت کرتا ہے جو امن اور سلامتی کو برباد کرنے والی ہے تو یہ اس شخص یا گروہ کا ذاتی اور اپنے مفاد حاصل کرنے والا عمل ہے۔ اسلام کی تعلیم سے اس کا کوئی بھی تعلق اور واسطہ نہیں ہے

مخالفت کے اس دَور میں جو غیر مسلموں کی طرف سے اسلام کی بھی مخالفت ہے اور مسلمانوں کی طرف سے جماعت کی بھی مخالفت ہے اس میں ہمیں بڑی حکمت اور محنت سے کام کرنا ہوگا

اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام وہ مذہب ہے جس نے انشاء اللہ دنیا میں پھیلنا ہے اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ اب احمدیت کے ذریعہ سے ہونی ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ یہ اللہ تعالیٰ نے مقدر کیا ہوا ہے لیکن ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے اور دعا کرنی چاہئے کہ ترقی کے یہ نظارے ہم اپنی زندگیوں میں دیکھ سکیں اور ہماری کمزوریاں اور کوتاہیاں اس ترقی کو ہم سے دُور کرنے والی نہ ہوں۔ پس اپنی پردہ پوشی اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کیلئے ہمیں محنت اور دعاؤں کی ضرورت ہے

قرآن مجید، احادیث نبویہ ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات میں مذکور بعض دعاؤں کے خاص طور پر کرنے کی تاکید

مکرم ایوان ورنان صاحب آف Belize، مکرم سید نادر سیدین صاحب (آف ربوہ)
اور مکرم نذیر احمد ایاز صاحب (آف نیویارک، امریکہ) کی وفات۔ مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 29؍جولائی 2016ء بمطابق 29 وفا 1395 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آ جکل دنیا کے حالات بڑی تیزی سے خراب ہو رہے ہیں اور بدقسمتی سے اس کی وجہ مسلمانوں کے بعض گروہ بن رہے ہیں۔ مسلمان ممالک کے سربراہ، ان کے کرتے دھرتے بھی نہیں سمجھتے کہ ان کو اسلام مخالف طاقتیں گھیرے میں لینے کی کوشش کر رہی ہیں۔ اسلام کے نام پر اور جہاد کے نام پر جو ظلم ہو رہے ہیں ان کا اسلام کی تعلیم سے دُور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ اسی طرح جو حکومتیں اپنے لوگوں پر ظلم ڈھا رہی ہیں ان کا بھی اسلامی تعلیم سے دُور کا بھی واسطہ نہیں۔ وہ اسلامی تعلیم کے خلاف کام کر رہی ہیں۔ اسلام میں یہ کہاں لکھا ہے کہ معصوموں کو قتل کرو۔ اور پھر یہ نہ صرف اسلام کے نام پر غیر مسلموں کو قتل کر رہے ہیں بلکہ اس سے بڑھ کر مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا ہے۔ اس میں معصوم بھی شامل ہیں۔ بچے، بوڑھے، عورتیں سب شامل ہیں۔ مسلمان ممالک کی طاقت کمزور سے کمزور تر ہو رہی ہے اور یہی بات اسلام مخالف جو طاقتیں ہیں وہ چاہتی ہیں کہ اسلامی حکومتیں کبھی مضبوط نہ

ہوں۔اسلامی ممالک کبھی معاشی لحاظ سے یا امن اور سلامتی کے لحاظ سے مضبوط نہ ہوں۔

مسلمان ممالک کے سربراہ اوران کے پروردہ علماء نہ ہی اسلامی تعلیم کو سمجھتے ہیں اور نہ ہی سمجھنا چاہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے اس زمانے کے امام اور ہادی کی بات سننے سے انکاری ہیں جس کو خود اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اس زمانے میں اسلام کی حقیقی تعلیم کو دنیا میں جاری کرنے کے لئے بھیجا ہے۔نتیجۃً ہم کیا دیکھ رہے ہیں۔جیسا کہ مَیں نے ذکر کر دیا ہے کہ اسلام جو امن اور انصاف قائم کرنے کا سب سے بڑا علمبردار ہے۔جو اسلامی حکومتوں کو کہتا ہے کہ امن اور انصاف قائم کرنا اسلامی حکومتوں کا سب سے بڑھ کر فرض ہے، وہی امن اور انصاف کی دھجیاں اڑا رہے ہیں۔

ہر مسلمان ملک میں جو فتنہ وفساد برپا ہے اور مفاد پرست جو اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں وہ اس لئے ہے کہ حکومتیں بجائے اس کے کہ عوام کی بھلائی اور بہتری کے لئے کام کریں اپنے مفادات کو مقدم رکھے ہوئے ہیں۔ مسلمان مسلمانوں کو قتل کر رہے ہیں۔برداشت کا مادہ سربراہوں میں نہیں رہا۔

اب ترکی میں گزشتہ دنوں جو بغاوت ہوئی بیشک یہ بغاوت کسی طرح بھی اسلامی تعلیم کے مطابق justified نہیں ہے۔لیکن اس کے نتیجہ میں حکومت نے جو اقدامات کئے ہیں یا کر رہی ہے وہ بھی ظالمانہ ہیں کہ جتنے بھی حکومت کے سیاسی لحاظ سے مخالف ہیں چاہے وہ فساد میں شامل بھی نہیں ہیں ان کے خلاف کارروائی ہو رہی ہے۔ یہ دیکھ بھی چکے ہیں کہ اس کے نتیجہ میں جلد یا کچھ عرصہ بعد ردّعمل ظاہر ہوتا ہے۔لیکن بہرحال اگر ظلم جاری رہے تو ردّعمل ضرور ہوتا ہے اور پھر اس ردّعمل کو اسلام مخالف طاقتیں ہوا دیتی ہیں، اس سے فائدہ اٹھاتی ہیں۔ بڑی طاقتیں اپنا اسلحہ بیچتی ہیں اور دونوں طرف کی ہمدرد بن جاتی ہیں۔عراق، لیبیا، شام وغیرہ میں یہ سب کچھ دیکھنے کے باوجود مسلمان حکمرانوں کو سمجھ نہیں آتی۔اگر قرآن کریم کی تعلیم پر ہی غور نہیں کرنا، اگر مسلمان بن کر نہیں رہنا تو عقل کا تو تقاضا یہ ہے کہ سوچ سمجھ کے اپنے قدم اٹھائیں۔ یہ دیکھیں کہ مسلمانوں کے اختلاف کا یا ان کے ملکوں میں بے چینی اور بدامنی کا فائدہ کس کو پہنچ رہا ہے۔لیکن انہیں سمجھ نہیں آتی۔پس ان مسلمان ممالک کے لئے ان دنوں میں بہت دعا کی ضرورت ہے۔اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے۔

پھر دہشت گرد تنظیموں نے ان مغربی ممالک میں معصوم جانوں کو قتل کرنے کے انتہائی بہیمانہ اور ظالمانہ عمل کر کے اسلام کو بدنام کرنا شروع کیا ہوا ہے۔ یہ بھی بعید نہیں کہ اسلام کو بدنام کرنے کیلئے اسلام مخالف طاقتیں ہی غیر مسلم ممالک میں ایسی حرکتیں ان لوگوں سے کروا رہی ہوں جس سے اسلام بھی بدنام ہو اور ان کو مدد کے نام پر، دنیا کو دہشت گردی سے بچانے کے نام پر ان ممالک میں اپنے اڈّے قائم کرنے کیلئے ایک وجہ ہاتھ آ جائے۔

اگر صحیح اسلامی تعلیم سے یہ لوگ آگاہ ہوں علم ہو تو ان کو پتا ہونا چاہئے کہ یہ کوئی اسلامی تعلیم نہیں ہے کہ معصوموں کی قتل و غارت کی جائے۔ ایئرپورٹوں پر، سٹیشنوں پر مسافروں کو اور بچوں کو، عورتوں کو، بوڑھوں کو، بیماروں کو قتل کر دیا جائے۔ چرچوں میں جا کر لوگوں اور پادریوں کو قتل کر دیا جائے۔قتل تو دُور کی بات رہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو جنگ میں جو فوج بھجواتے تھے اسے بھی ہدایت ہوتی تھی کہ عورتوں، بچوں، بوڑھوں، راہبوں، پادریوں کو قتل نہیں کرنا۔ ہر شخص جو ہتھیار نہیں اٹھاتا یا کسی بھی شکل میں مسلمانوں کے خلاف جنگ کا حصہ نہیں بنتا اسے کوئی نقصان نہیں پہنچانا۔

(ماخوذ از المعجم الاوسط للطبرانی جز3 صفحہ 154، من اسمہ علیؓ حدیث 4162، دارالفکر عمّان، اردن 1999ء)

(ماخوذ از شرح معانی الآثار جز2 صفحہ 126 کتاب السیر باب الشیخ الکبیر ھل یقتل فی دار الحرب ام لا، حدیث 5067 مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور)

پس یہ نہ ہی قرآن کریم کی تعلیم ہے، نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم۔اور نہ ہی آپؐ کے اور آپ کے خلفاء راشدین اور صحابہ رضوان اللہ علیہم کے کسی عمل سے یہ ثابت ہے۔اللہ تعالیٰ نے ہمارے دین کا نام اسلام رکھا ہے اور یہ نام ہی دہشتگردی اور جبر وتشدد کو ردّ کرتا ہے اور امن و صلح اور آشتی کا پیغام دیتا ہے۔اسلام کے معنی ہی امن میں رہنا اور امن دینا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ (یونس:26) اور اللہ تعالیٰ سلامتی اور امن کے گھر کی طرف بلاتا ہے۔ پھر ایک حقیقی مسلمان جب نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا رحم اور اس کا فضل مانگتا ہے لیکن یہ لوگ جو ظالم لوگ ہیں یہ نہ تو قرآن کریم کو مانتے ہیں، نہ اس پر عمل کرتے ہیں، نہ نمازیں پڑھتے ہیں۔انہوں نے تو اپنا ایک نیا دین اور نئی شریعت بنائی ہوئی ہے۔ بہرحال جب ایک حقیقی مسلمان سلامتی مانگتا ہے، نماز پڑھتا ہے تو پھر شرارت شوخی اور فسق و فجور سے بچتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نماز بری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔ پھر اسلام کہتا ہے سلام کو رواج دو اور سلامتی پھیلاؤ۔سلام کہنا صرف مسلمانوں تک محدود نہیں ہے۔گو کہ آجکل پاکستان میں وہاں کے ملکی قانون نے علماء کے زیر اثر اس پر بھی اپنا قبضہ جمایا ہوا ہے یا monopolize کیا ہے کہ سوائے مسلمانوں کے کوئی سلام نہیں کہہ سکتا اور احمدی تو بالکل سلام نہیں کہہ سکتے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو بلا تخصیص سب کو سلام کہا جاتا تھا۔

(ماخوذ از الصحیح البخاری کتاب الایمان باب اطعام الطعام من الاسلام، حدیث 12)

اسلام کی امن قائم کرنے کے لئے یہ چند خوبیاں جو میں نے بیان کی ہیں یہ مختصراً میں نے بعض باتیں بتائی ہیں۔تفصیل میں جائیں اور کسی بھی رنگ میں دیکھ لیں، کسی بھی حکم کو لے لیں تو اسلام امن صلح اور آشتی کا مذہب ہے نہ کہ دہشت گردی کا۔

اگر دنیا کے دل جیتے جا سکتے ہیں، اگر اسلام کو دنیا میں پھیلایا جا سکتا ہے تو اس کی خوبصورت تعلیم سے، نہ کہ شدت پسند لوگوں اور علماء کی خودساختہ تعلیم سے۔لیکن یہ راستہ تو وہی دکھا سکتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کا امام بنا کر بھیجا ہے۔انصاف تو وہی قائم کر سکتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے انصاف قائم کرنے کے لئے بھیجا ہے۔حَکَم اور عدل بنا کر بھیجا ہے۔اسلام کی خوبصورت تعلیم کو وہی لاگو کر سکتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اس مقام پر فائز کیا ہے۔

ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ ہم نے زمانے کے امام اور مسیح موعود اور مہدی معہود کو مانا اور دنیا کے ان ظلموں میں شامل ہونے سے بچے ہوئے ہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’اسلام نے اپنی تعلیم کے دو حصہ کئے ہیں۔اول حقوق اللہ اور دوم حقوق العباد۔حق اللہ تو یہ ہے کہ اس کو واجب الاطاعت سمجھے اور حق العباد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی مخلوق سے ہمدردی کریں۔ یہ طریق اچھا نہیں کہ صرف مخالفت مذہب کی وجہ سے کسی کو دکھ دیں۔ ہمدردی اور سلوک الگ چیز ہے اور مخالفت مذہب دوسری شئے۔ مسلمانوں کا وہ گروہ جو جہاد کی غلطی اور غلط فہمی میں مبتلا ہیں انہوں نے یہ بھی جائز رکھا ہے کہ کفار کا مال ناجائز طور پر لینا درست ہے۔‘‘

فرماتے ہیں کہ بلکہ ’’خود میری نسبت بھی ان لوگوں نے فتویٰ دیا کہ ان کا مال لُوٹ لو‘‘۔(یہ فتویٰ غیر احمدی علماء کا جماعت احمدیہ کے لوگوں کے لئے آج بھی جاری ہے۔آپ فرماتے ہیں لوگوں نے فتویٰ دیا ہے کہ ان کا مال لوٹ لو یعنی احمدیوں کا یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا)۔فرماتے ہیں ’’بلکہ یہاں تک بھی کہ ان کی بیویاں نکال لو۔حالانکہ اسلام میں اس قسم کی ناپاک تعلیمیں نہ تھیں۔وہ تو ایک صاف اور مصفّٰی مذہب تھا۔اسلام کی مثال ہم یوں دے سکتے ہیں کہ جیسے باپ اپنے حقوق ابوّت کو چاہتا ہے اسی طرح وہ چاہتا ہے کہ اولاد میں ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی ہو۔وہ نہیں چاہتا کہ ایک دوسرے کو مارے۔اسلام بھی جہاں یہ چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا کوئی شریک نہ ہو وہاں اس کا یہ بھی منشاء ہے کہ نوع انسان میں مودّت اور وحدت ہو۔‘‘

(لیکچر لدھیانہ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 281)

پس یہ تعلیم ہے جس کو اپنا کر مسلمان دنیا میں دوبارہ اسلام کی شان وشوکت قائم کر سکتے ہیں کہ خدا کے حق کو بھی پہچانیں اور ایک دوسرے کے حق کو بھی پہچانیں۔نوع انسان میں محبت اور پیار پیدا کرنے کی کوشش کریں قطع نظر اس کے کہ کون کس مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔ظلم سے کام لے کر معصوموں کو قتل کرنے کی بجائے اسلام کی امن صلح اور آشتی کی تلوار سے دلوں کو گھائل کر کے خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے قدموں میں لا کر ڈالیں۔خودکش حملے کر کے یا ظلم کر کے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لینے کی بجائے اس کا پیار اور قرب حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اسلام کی آغوش کو باپ کی محبت اور رحمت کا سایہ بنائیں نہ کہ اپنی ظالمانہ حرکتوں کی وجہ سے اسلام پر اعتراض کرنے والوں اور حملہ کرنے والوں کو مزید مواقع فراہم کریں۔اگر یہ باز نہیں آئیں گے تو یاد رکھیں کہ دنیاوی حیلوں اور حملوں سے کبھی بھی اسلام کو دنیا میں پھیلا نہیں سکتے۔

ہم احمدیوں کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ہر حملہ جو اسلام کے نام پر یہ بھٹکے ہوئے لوگ کرتے ہیں ہمیں پہلے سے بڑھ کر ہماری ذمہ داریاں پوری کرنے کی طرف توجہ دلانے والا ہونا چاہئے۔ ہر ایسی حرکت جس سے اسلام کا نام بدنام ہوتا ہے اس کے بعد ہم نے دنیا کو بتانا ہے کہ میرے مذہب کی بنیاد امن اور سلامتی پر ہے۔ہم میں سے ہر ایک نے یہ بتانا ہے۔اگر اسلام کے پیروؤں میں سے کوئی ایسی حرکت کرتا ہے جو امن اور سلامتی کو برباد کرنے والی ہے تو یہ اس شخص یا گروہ کا ذاتی اور اپنے مفاد حاصل کرنے والا عمل ہے۔اسلام کی تعلیم سے اس کا کوئی بھی تعلق اور واسطہ نہیں ہے۔ یہ سراسر ناجائز چیزیں ہیں۔اس کی ذمہ داری ان لوگوں پر عائد ہوتی ہے جو یہ عمل کرتے ہیں نہ کہ اسلامی تعلیم پر۔

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جماعت احمدیہ اس بات کے لئے ہر ملک میں کوشش کرتی ہے اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے میڈیا کے ذریعہ سے اس کا اچھا اثر بھی ہو رہا ہے۔ان کے کالم لکھنے والے خود لکھتے ہیں۔اب فرانس میں جو پادری کا ظالمانہ قتل ہوا اس پر ہی یہاں ایک لکھنے والے نے یہ لکھا کہ یہ عمل اس بات کی طرف توجہ پھیرتا ہے کہ دنیا میں مذہبی جنگ شروع ہو چکی ہے۔لیکن وہ خود ہی لکھتا ہے۔حقیقت یہ نہیں ہے۔ یہ مذہب کی آڑ میں مفاد پرستوں اور نفسیاتی مریضوں کی جنگ ہے۔

پوپ صاحب نے بھی بڑا اچھا بیان دیا کہ یہ بیشک بین الاقوامی جنگ بن گئی ہے لیکن یہ مذہبی جنگ نہیں ہے بلکہ مفادات کی جنگ ہے۔ان لوگوں کی جنگ ہے جن کے اپنے مفادات ہیں کیونکہ کوئی مذہب بھی ظلم کی تعلیم نہیں دیتا۔ابھی تک تو یہ غیر خود ہی اپنے لوگوں کو سنبھالے ہوئے ہیں۔لیکن یہ ظلم جب بڑھتے جائیں گے تو پھر ردّعمل بھی ہوتے ہیں۔اس لئے ہماری ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں کہ ہم اپنا اسلام کا، امن کا پیغام دنیا میں ہر جگہ پہنچائیں۔

بہرحال ایک طرف تو یہ ہے لیکن ایسے بھی ہیں جن تک ہمارا پیغام پہنچا ہوا ہے لیکن وہ منفی معنی پہنانے کی کوشش کرتے ہیں۔کسی نے مجھے لکھا کہ ایک شخص نے جو غالباً اسلام سے مرتد ہوا ہوا ہے میرے حوالے سے ایک ٹویٹ (Tweet) کیا اور شاید اس میں اس نے میری تصویر بھی دی ہے کہ اسلام امن کا مذہب ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظلم و بربریت کی مناہی کی ہے۔لیکن اس بیان کے بعد پھر آگے اپنی طرف سے اس نے استہزائیہ انداز میں یہ لکھ دیا کہ یہ حکم عورتوں کے لئے نہیں ہے، اسلام کو چھوڑنے والوں کے لئے نہیں ہے، جو ارتداد اختیار کرتے ہیں ان کے لئے نہیں ہے۔فلاں چیز کے لئے نہیں ہے، فلاں چیز کے لئے نہیں ہے۔تو ایسے بھی ہیں جب دیکھتے ہیں کہ اسلام کی امن پسندی کی جو تصویر جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے اس سے لوگ متاثر ہو رہے ہیں تو اس اثر کو زائل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور یہ ذریعہ جو آجکل ٹویٹ (Tweet) اور فیس بک

(Facebook) اور دوسرے مختلف ذرائع سے اپنایا جاتا ہے اس میں کئی ہزار لوگوں تک بلکہ لاکھوں تک یہ پیغام پہنچ جاتے ہیں۔ پس ایسے لوگوں پر بھی نظر رکھنا ہمارا کام ہے اور ان کا جواب دینا ہمارا کام ہے۔

دنیا تک اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے کا ابھی بہت کام ہے جو ہم نے کرنا ہے۔ گو کہ دنیا میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے اسلام کا پہلے سے بہت زیادہ تعارف ہو چکا ہے۔ لیکن ابھی ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ تسلی بخش کام ہو گیا۔ مخالفت کے اس دور میں جو غیر مسلموں کی طرف سے اسلام کی بھی مخالفت ہے اور مسلمانوں کی طرف سے جماعت کی بھی مخالفت ہے اس میں ہمیں بڑی حکمت اور محنت سے کام کرنا ہوگا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام وہ مذہب ہے جس نے انشاء اللہ دنیا میں پھیلنا ہے اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ اسلام کی نشأة ثانیہ اب احمدیت کے ذریعہ سے ہونی ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ یہ اللہ تعالیٰ نے مقدر کیا ہوا ہے لیکن ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے اور دعا کرنی چاہئے کہ یہ ترقی کے نظارے ہم اپنی زندگیوں میں دیکھ سکیں اور ہماری کمزوریاں اور کوتاہیاں اس ترقی کو ہم سے دور کرنے والی نہ ہوں۔ پس اپنی پردہ پوشی اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کے لئے ہمیں محنت اور دعاؤں کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ ہمارے تو اسلام مخالف طاقتیں بھی خلاف ہیں اور نام نہاد علماء کے پیچھے چلنے والے مسلمان بھی خلاف ہیں۔ لیکن ہم نے ہر خوف کو دُور کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کی تکمیل کے لئے کوشش کرنی ہے۔

اب جو بعض جرنلسٹ ہیں، اخباری نمائندے ہیں وہ سوال بھی کرتے ہیں۔ یورپ میں بھی مجھ سے سوال کیا۔ اس دفعہ دورے پر سویڈن میں بھی ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ تمہاری تو شدت پسند گروہوں کی طرف سے مخالفت ہے اور تمہاری جانوں کو خطرہ ہے تو کس طرح تم اپنے کام کرو گے؟ میں نے کہا ہاں بیشک ٹھیک ہے کہ مجھے خطرہ ہے۔ جماعت کے افراد کو خطرہ ہے۔ لیکن یہ خطرے ہمیں اپنے کام سے نہیں روک سکتے۔ خطرہ تو اب ہر ایک کو ہر جگہ ہے۔ اسے میں نے کہا تمہیں بھی خطرہ ہے۔ اس میں احمدی یا غیر مسلم کا سوال نہیں ہے۔ جو بھی ان مفاد پرست لوگوں کے ایجنڈے پر عمل نہیں کرتا یا ان کی ہاں میں ہاں نہیں ملاتا اس کی جان خطرے میں ہے۔ لیکن احمدیوں کے تو وہ لوگ بھی مخالف ہیں جو قومیت پرست ہیں یا اسلام مخالف ہیں تو ہمیں تو دونوں طرف سے خطرہ ہے۔ لیکن بہر حال ایک مومن ان باتوں کی پرواہ نہیں کرتا اور ایمان پر قائم رہتا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہر احمدی رہے گا۔

دنیا کے جو حالات ہیں اس کے لئے اور ہر احمدی کو ہر شر سے بچنے کے لئے اور جماعت کے من حیث الجماعت دنیا میں ہر جگہ شریروں کے شر سے بچنے کے لئے ہمیں دعاؤں اور صدقات پر توجہ دینی چاہئے۔ ان دنوں میں خاص طور پر اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ جیسا کہ میں نے کہا آجکل حالات خراب سے خراب تر ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ شریروں کے شر ان پر الٹائے جو اسلام کو بدنام کر رہے ہیں۔ اسلام کے نام پر ظلم و تعدی کر کے اللہ تعالیٰ کے دین کو بدنام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی پکڑ کے جلد سامان کرے اور تمام بلاؤں اور مشکلات کو دور فرمائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ایک موقع پر فرمایا کہ جس کے لئے باب دعا کھولا گیا تو گویا اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے اور اللہ تعالیٰ سے جو چیز مانگی جاتی ہے ان میں سے سب سے زیادہ اسے یعنی اللہ تعالیٰ کو عافیت طلب کرنا محبوب ہے۔ اس کی عافیت میں آنا اس کو محبوب ہے۔ اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دعا اس ابتلا کے موقع پر جو آ چکا ہو اور اس ابتلا کے مقابلے پر جو ابھی نہ آیا ہو نفع دیتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے بندو تم پر لازم ہے کہ تم دعا کرنے کو اختیار کرو۔

(سنن الترمذی ابواب الدعوات حدیث 3548)

پھر آپ نے ایک موقع پر فرمایا کہ اللہ کے نزدیک دعا سے زیادہ قابل عزت اور کوئی چیز نہیں ہے۔

(سنن الترمذی ابواب الدعوات، باب ماجاء فی فضل الدعا حدیث 3370)

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقات کے بارے میں فرمایا کہ ابتلاؤں اور آگ سے بچنے کے لئے صدقات دو۔ (ماخوذ از کنز العمّال جلد 5 صفحہ 148 کتاب الزکوٰۃ باب فی السخاء و الصدقۃ حدیث 15978,15975 دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان 2004ء)

بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ ہر مسلمان پر صدقہ کرنا فرض ہے۔ صحابہ کے پوچھنے پر کہ جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو وہ کیا کرے؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ وہ معروف باتوں پر عمل کرے۔ اسلامی احکامات جو ہیں ان پر عمل کرے۔ نیکیوں پر عمل کرے اور بری باتوں سے روکے۔ یہی اس کے لئے صدقہ ہے۔

(الصحیح البخاری کتاب الادب باب کل معروف صدقۃ حدیث 6022)

لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ کوئی سمجھے کہ جس نے مال کا صدقہ دے دیا وہ بیشک معروف باتوں پر عمل نہ کرے اور بری باتوں سے نہ بھی رکے تو کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ اس کے بدلے میں صدقہ دے دیا۔ نہیں۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر رحمت کی نظر ہے کہ اگر کوئی مجبور ہے، مال نہیں رکھتا تو نیکیاں کرنا اور برائیوں سے رکنا ہی اس کے لئے صدقہ بن جاتا ہے ورنہ اگر کوئی اس پر عمل نہیں کرتا یعنی نیکیوں پر عمل نہیں کرتا اور برائیوں سے رکتا نہیں ہے تو اس کے مال کا صدقہ بھی کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ جس طرح دکھاوے کی نمازیں کوئی اہمیت نہیں رکھتیں اور نمازیوں کے منہ پر ماری جاتی ہیں اسی طرح صدقہ کی بھی کوئی اہمیت نہیں۔ ایک مومن سے تو یہی توقع کی جاتی ہے کہ جب وہ صدقہ کرتا ہے، دعائیں کرتا ہے تو پھر اپنے ہر عمل کو بھی خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرے اور جب ایسی حالت ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کا ذریعہ بنتی ہے اور مشکلات اور بلاؤں سے انسان کو بچاتی ہے۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر فرمایا کہ ''صدقہ اور دعا سے بلاٹل جاتی ہے''۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 82,81۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر دعاؤں کے مقبول ہونے کے لئے کیا حالت ہونی چاہئے۔ اس بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ ''دعاؤں کی قبولیت کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ انسان اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرے۔ اگر بدیوں سے نہیں بچ سکتا اور خدا تعالیٰ کی حدود کو توڑتا ہے تو دعاؤں میں کوئی اثر نہیں رہتا۔''

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 27۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اللہ تعالیٰ کی حدود کے اندر رہتے ہوئے دعاؤں اور صدقات پر زور دینے کی بہت زیادہ ہمیں کوشش کرنی چاہئے تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بنتے چلے جائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک موقع پر دعاؤں کی طرف ہمیں توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ''مَیں تو ہمیشہ دعا کرتا ہوں مگر تم لوگوں کو بھی چاہئے کہ ہمیشہ دعا میں لگے رہو۔ نمازیں پڑھو اور توبہ کرتے رہو۔ جب یہ حالت ہو گی تو اللہ تعالیٰ حفاظت کرے گا اور اگر سارے گھر میں ایک شخص بھی ایسا ہو گا تو اللہ تعالیٰ اس کے باعث سے دوسروں کی بھی حفاظت کرے گا......''۔ فرمایا ''جو خاص ایمان رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی طرف رجوع کرتا ہے اور آپ ان کی حفاظت فرماتا ہے......''

پھر آپ نے فرمایا کہ ''خدا تعالیٰ کبھی کسی صادق سے بے وفائی نہیں کرتا۔ ساری دنیا بھی اگر اُس کی دشمن ہو اور اس سے عداوت کرے تو اس کو کوئی گزند نہیں پہنچا سکتی۔ خدا بڑی طاقت اور قدرت والا ہے اور انسان ایمان کی قوت کے ساتھ اس کی حفاظت کے نیچے آتا ہے اور اس کی قدرتوں اور طاقتوں کے عجائبات دیکھتا ہے۔ پھر اس پر کوئی ذلّت نہ آوے گی۔ یاد رکھو خدا تعالیٰ زبردست پر بھی زبردست ہے۔'' (یعنی کوئی بہت زیادہ طاقتور ہے تو اس سے بھی طاقتور ہے) فرمایا ''بلکہ اپنے امر پر بھی غالب ہے۔ سچے دل سے نمازیں پڑھو اور دعاؤں میں لگے رہو اور اپنے سب رشتے داروں اور عزیزوں کو یہی تعلیم دو۔ پورے طور پر خدا کی طرف ہو کر کوئی نقصان نہیں اٹھاتا۔ نقصان کی اصل جڑ گناہ ہے۔'' (ملفوظات جلد 5 صفحہ 67 تا 70۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ہمیں خالص ہو کر خدا تعالیٰ کے آگے جھکنے اور اس سے مدد مانگنے کی ضرورت ہے۔ وہ تمام بلاؤں کو اور مشکلات کو دور فرمائے اور دشمن کو خائب و خاسر فرمائے۔ مخالفین کے جماعت کے خلاف ہر حربے اور ہر حملے کو ناکام و نامراد کر دے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں بھی بعض دعائیں سکھائی ہیں ان کو بھی پڑھنا چاہئے اور سمجھ کر پڑھنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآنی دعاؤں کے بارے میں ہماری یہ بھی رہنمائی فرمائی اور یہ نکتہ بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جو دعائیں سکھائی ہیں وہ بتائی ہی اس لئے گئی ہیں کہ ایک مومن خالص ہو کر جب یہ دعائیں مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے۔ پس بلاؤں کے دُور ہونے اور شرور سے محفوظ رہنے کے لئے ہمیں ان قرآنی دعاؤں پر بھی زور دینا چاہئے۔ قرآن کریم نے ایک دعا ہمیں سکھائی جو ہم عموماً نماز میں بھی پڑھتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس کو بہت زیادہ پڑھنے کی طرف توجہ دلائی ہے اور وہ دعا یہ ہے کہ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (البقرة:202) کہ اے اللہ ہمیں اس دنیا کی حسنات سے بھی نواز اور آخرت کی حسنات سے بھی نواز اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں فرماتے ہیں کہ: ''انسان اپنے نفس کی خوشحالی کے واسطے دو چیزوں کا محتاج ہے۔ ایک دنیا کی مختصر زندگی اور اس میں جو کچھ مصائب، شدائد، ابتلا وغیرہ اسے پیش آتے ہیں اُن سے امن میں رہے۔ دوسرے فسق و فجور اور روحانی بیماریاں جو اُسے خدا سے دُور کرتی ہیں ان سے نجات پاوے۔'' فرمایا کہ ''دنیا کا حسنہ یہ ہے کہ کیا جسمانی اور کیا روحانی دونو طور پر یہ ہر ایک بلا اور گندی زندگی اور ذلّت سے محفوظ رہے۔'' فرمایا ''......اور فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً میں جو آخرت کا پہلو ہے وہ بھی دنیا کے حسنہ کا ثمرہ ہے'' (اس کا پھل ہے۔ اس کے نتیجہ میں ملتا ہے) ''اگر دنیا کا حسنہ انسان کو مل جاوے تو وہ فال نیک آخرت

ارشاد حضرت امیر المومنین

''ہمارا پہلا اور سب سے بڑا فرض جو بنتا ہے وہ یہ کہ خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھیں اور اسے مضبوط کریں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25 ر مارچ 2016)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

''ہر ایسی چیز جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے وہ منکر ہے، جب تک کل اخلاق رذیلہ کو نہ ترک کیا جاوے تزکیہ نفس حاصل نہیں ہو سکتا ہے۔''

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 11 ر مارچ 2016)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین ہنگل باغبانہ، قادیان

کے واسطے ہے''۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 303,302۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آگ کے عذاب سے بچانے کے بارے میں فرمایا کہ اس سے ''مراد صرف وہی آگ نہیں جو قیامت کو ہوگی ...... دنیا میں بھی ہزاروں طرح کی آگ ہے۔'' اور اس کے بارے میں پھر آپ نے فرمایا کہ اس میں طرح طرح کی پریشانیاں ہیں۔خوف ہیں۔رشتہ داروں کے ساتھ معاملات ہیں۔امراض وغیرہ ہیں۔سب یہ چیزیں شامل ہیں۔فرمایا کہ ''مومن دعا کرتا ہے کہ ساری قسم کی آگوں سے ہمیں بچا۔''

(ماخوذ از ملفوظات جلد 5 صفحہ 190۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر حالات خراب ہوں، ابتلا ہوں بعض دفعہ انسان ثابت قدم نہیں رہتا تو دشمن کے خلاف ثباتِ قدم کی یہ دعا ہمیں سکھائی۔اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے کی دعا سکھائی۔

ایک دعا یہ ہے کہ رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَاِسۡرَافَنَا فِیۡۤ اَمۡرِنَا وَثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ (آل عمران:148) کہ اے ہمارے رب! ہمارے قصور اور کوتاہیاں اور ہمارے اعمال میں ہماری زیادتیاں معاف فرما دے اور ہمارے قدموں کو مضبوط کر اور کافروں کے خلاف ہماری مدد کر۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں فرماتے ہیں کہ: ''پس ظاہر ہے کہ اگر خدا گناہ بخشنے والا نہ ہوتا تو ایسی دعا ہر گز نہ سکھاتا۔'' (چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 25)

پھر قرآن کریم کی ایک دعا ہے۔رَبِّ اِنِّیۡ لِمَاۤ اَنۡزَلۡتَ اِلَیَّ مِنۡ خَیۡرٍ فَقِیۡرٌ (القصص:25) کہ اے میرے ربّ اپنی خیر سے، اپنی بھلائی سے جو کچھ بھی تو مجھ پر نازل کرے میں اس کا محتاج ہوں۔یہ دعا بھی کرنی چاہئے۔

قرآن کریم میں اور بھی بہت ساری دعائیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے پڑھتے رہنا چاہئے۔جیسا کہ میں نے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان دعاؤں کا ذکر فرمایا ہے اور یہ اس لئے فرمایا ہے کہ انسان خالص ہو کر اس سے مانگے تو اللہ تعالیٰ انہیں قبول فرمائے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں ہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعائیں ہیں۔ایک دعا کے بارے میں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہے آپ فرماتے ہیں کہ یہ مجھ پر القاء ہوئی۔یعنی اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ دعا سکھائی ہے اور وہ یہ ہے کہ رَبِّ کُلُّ شَیۡءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِیۡ وَانۡصُرۡنِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ فرمایا کہ ''میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ اسم اعظم ہے اور یہ وہ کلمات ہیں کہ جو اسے پڑھے گا ہر ایک آفت سے اُسے نجات ہوگی۔'' (ملفوظات جلد 4 صفحہ 264۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ جماعت کو مجموعی طور پر بھی اور افراد جماعت کو انفرادی طور پر بھی ہر شر سے بچائے اور مخالفین کے شر اُن پر الٹائے۔مسلمانوں کو عقل اور سمجھ بھی دے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کی آواز کو سنیں اور اُمّتِ واحدہ بن کر اسلام کی پُرامن اور خوبصورت تعلیم کو دنیا میں قائم کرنے والے اور پھیلانے والے ہوں۔

نماز کے بعد مَیں تین جنازے پڑھاؤں گا۔ایک جنازہ مکرم ایون ورنان (Evan Vernon) صاحب کا ہے۔Belize کے رہنے والے ہیں۔گزشتہ دنوں 49 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوگئی۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔Belize جماعت کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے اور اس وقت سیکرٹری تبلیغ کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔2014ء میں جلسہ سالانہ یوکے میں بھی شامل ہوئے۔بڑے فدائی اور مخلص احمدی اور ایک جوش رکھنے والے احمدی تھے اور باوجود اس کے کہ تھوڑا عرصہ پہلے ہی احمدی ہوئے تھے لیکن جماعت کے ساتھ ایسا اخلاص اور ایسی وفا اور ایسا تعلق تھا کہ بہت سے شاید پرانے احمدیوں میں بھی نہ ہو۔اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ایسے اور بھی فدائی ہمیشہ اللہ تعالیٰ عطا فرماتا رہے۔

دوسرا جنازہ سید نادر سیدین کا ہے جو ربوہ میں ہمارے ناصر فائر اینڈ ریسکیو سروس کے انچارج تھے۔سید غلام سیدین کے بیٹے تھے۔ان کی 23 ر جولائی 2016ء کو پمز ہسپتال اسلام آباد میں 55 سال کی عمر میں وفات ہو گئی۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔دل کو خون مہیا کرنے والی آرٹریوں میں clot کی وجہ سے ان کی وفات ہوئی۔ان کی دادی نے 1905ء میں کوہاٹ سے خط لکھ کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی تھی لیکن ان کے باقی لوگ احمدی نہیں ہوئے تھے۔سید نادر سیدین نے 1982ء میں خود تحقیق کر کے بیعت کی۔کراچی سے پھر انہوں نے بی۔ایس۔سی کی۔اس کے بعد یہ وہیں کراچی میں ہی رہے اور 1989ء میں یہ کراچی سے اسلام آباد شفٹ ہو گئے۔مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کی سطح پر ان کو بہت سارے شعبہ جات میں خدمت سرانجام دینے کی توفیق ملی۔معتمد ضلع رہے۔خدمت خلق کے شعبہ میں رہے۔مختلف جگہوں پر ان کو میڈیکل کیمپ لگانے کی توفیق ملی۔انچارج رائٹر فورم مجلس خدام الاحمدیہ ضلع اسلام آباد کے طور پر خدمات کی توفیق ملی۔1999ء میں اسلام آباد سے ربوہ شفٹ ہو گئے اور پھر انہوں نے 2000ء میں اپنی زندگی وقف کر دی تھی۔مجلس خدام الاحمدیہ میں جیسا کہ میں نے بتایا ناصر فائر اینڈ ریسکیو سروس کا جو شعبہ ہے اس کے یہ انچارج رہے۔اسی طرح سپورٹ کمپلیکس (Sport Complex) کے بھی انچارج رہے۔جوڈو کراٹے کے اور مارشل آرٹ کے بڑے ماہر تھے اور بین الاقوامی سطح کے مشہور مارشل آرٹس کے ماہر تھے اور پاکستان کی نمائندگی دوسرے ملکوں میں کرتے رہے۔انہوں نے ربوہ میں بھی خدام کو اور بچوں کو مارشل آرٹس کی ٹریننگ دی۔خلافت سے بڑا گہرا تعلق تھا۔بڑے اخلاص و وفا سے خدمت کرنے والے تھے اور بڑے سادہ مزاج تھے۔اور ہمیشہ یہ خوبی ان کی تھی کہ ان کا چہرہ مسکراتا رہتا تھا۔کتنی بھی طبیعت خراب ہو، کیسی بھی مشکلات ہوں ہمیشہ یہ خوش رہے۔اللہ تعالیٰ ان سے وہاں بھی ایسا سلوک کرے جو ان کے لئے بھی خوشی کا باعث ہو اور ان کی نسلوں کے لئے بھی۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور وہاں ربوہ میں ان کی تدفین ہوئی ہے۔اہلیہ کے علاوہ ان کے والدین بھی حیات ہیں اور تین بیٹیاں اور تین بیٹے ہیں۔ان کا ایک بیٹا مدرسۃ الحفظ میں قرآن بھی حفظ کر رہا ہے۔اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔

تیسرا جنازہ مکرم نذیر احمد ایاز صاحب کا ہے جو صدر جماعت نیویارک امریکہ تھے۔3 ر جولائی 2016ء کو 69 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوگئی۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔23 رمئی 1947ء میں یہ تنزانیہ میں پیدا ہوئے تھے۔1977ء میں نیویارک پہنچے اور جماعتی کاموں میں حصہ لینے لگے۔پہلے بطور سیکرٹری مال، پھر 35 سال تک نیویارک جماعت کے صدر کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔نیویارک کے مختلف نماز سینٹروں میں ہر مہینے ایک دفعہ مبلغ سلسلہ کے ساتھ جایا کرتے تھے۔مالی قربانی اور ہر تحریک میں حصہ لینے کی کوشش کرتے۔افراد جماعت کو باقاعدگی کے ساتھ بذریعہ ای میل اور خطوط قربانیوں کی طرف توجہ دلاتے۔جماعتی خدمات بڑی خوشی سے اور ذمہ داری سے ادا کرتے۔نوجوانوں کو ٹریننگ بھی دیتے۔عموماً بعض دفعہ ہوتا ہے کہ جو افسران ہیں وہ دوسری لائن تیار نہیں کرتے لیکن ان میں خوبی تھی کہ نوجوانوں کو ٹریننگ دے کر یہ ان کو بھی تیار کر رہے تھے تا کہ وہ جماعت کی خدمت میں آگے آنے والے ہوں اور وہاں مسجد میں یا سینٹر میں نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے لانے کے لئے انہوں نے کھیلوں وغیرہ کا بھی انتظام کیا ہوا تھا یا پھر اور پروگرام ہوں جس سے آجکل کے نوجوانوں کی توجہ رہے تا کہ ضائع ہونے سے بچیں۔تعلیمی کلاس مرد و خواتین کی ہر ہفتہ یا اتوار کو بلا ناغہ منعقد کرتے تھے جو اَب طاہر اکیڈمی کے نام سے وہاں جاری ہے۔ہیومینٹی فرسٹ نیویارک کے ڈائریکٹر بھی تھے۔اس میں بھی انہوں نے بڑا کام کیا۔اور ہر کام کر لیتے تھے۔باوجود صدر ہونے کے اگر سینٹر میں صفائی کی ضرورت ہوتی تو خود ہی صفائی کرتے اور کوڑا اٹھا کر باہر پھینکتے۔نمازوں کے پابند تھے۔مرحوم موصی تھے۔وہیں مقبرہ موصیان میں ان کی تدفین ہوئی ہے۔ان کی اہلیہ اور ایک اکلوتی بیٹی ہے اسماء ایاز۔اللہ مرحوم سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔درجات بلند فرمائے۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بھی ایک دفعہ ان کو کہا تھا کہ آپ امریکہ کی جماعتوں میں ایک مثالی صدر ہیں اور میری دعا ہے کہ ہمیشہ رہیں۔اللہ کرے کہ اور بھی ایسے پیدا ہوتے رہیں۔35 سال تک ان کو جماعت کے صدر اور مخلص صدر کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔

امیر صاحب امریکہ اور نائب امیر امریکہ نے بھی لکھا کہ بڑی انکساری سے خدمت کرنے والے تھے اور انتظامی کاموں میں دوسروں سے بڑھ کر شامل ہوتے اور صرف افسر بن کر نہیں رہے بلکہ دوسروں کے ساتھ مل کر ایک کارکن کی طرح بھی کام انجام دیتے۔بہر حال اللہ تعالیٰ ان سب کے درجات بلند فرمائے۔مغفرت کا سلوک فرمائے۔نماز کے بعد جیسا کہ مَیں نے کہا ان کی نماز جنازہ ادا کروں گا۔

......☆......☆......☆......

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
All Services free of Cost
سٹڈی ابراڈ
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association . USA.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
Australia
USA,Uk
Newzealand
Canada, France
Switzerland
Ireland
Singapore
Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یو کے)

مکرم جمال الشریف صاحب (2)

قسطِ گزشتہ میں ہم نے مکرم جمال وسیم الشریف صاحب آف یمن کے احمدیت کی طرف سفر کا ایک حصہ پیش کیا تھا۔ اس قسط میں ان کے اس سفر کے باقی واقعات پیش کئے جائیں گے۔ وہ بیان کرتے ہیں:

استخارہ کے بعد رؤیا میں مَیں نے دیکھا کہ کوئی میرے قریب سے مجھے دردناک آواز میں میرا نام لے کر بلاتا ہے لیکن نظر نہیں آتا۔ جب کئی روز تک یہ رؤیا میں نے بار بار دیکھا تو ڈر گیا اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ بکثرت ایم ٹی اے دیکھنا شروع کر دیا۔ ان دنوں ایم ٹی اے العربیہ پر قصص الانبیاء کے عنوان سے مختلف انبیاء کے حالات اور ان سے جڑے ہوئے واقعات پر مشتمل پروگرام نشر ہو رہے تھے۔ میں جب بھی ان میں سے کوئی پروگرام دیکھتا تو انشراح صدر میں اضافہ ہونے کے ساتھ ساتھ بہت سی غلط فہمیوں کا بھی ازالہ ہو جاتا۔

وہم وخیال سے حقیقت تک کا سفر

اسی دوران میں نے ایم ٹی اے پر دجال کے بارہ میں ایک مختصر سی فلم بھی دیکھی۔ اس فلم میں دجال کے بارہ میں احادیث میں مذکور علامات کی تصویری جھلک پیش گئی تھی جسے دیکھ کر میں گہری سوچ میں ڈوب گیا۔ ایسے لگا جیسے میں کسی اور ہی دنیا میں چلا گیا ہوں۔ یا یوں کہنا بجا ہوگا کہ خرافات کی موہوم دنیا سے عالم حقیقت کی طرف منتقل ہو گیا ہوں، یا جیسے میں کسی بند گلی میں تھا اور اچانک ایک کھلا میدان نظر آ گیا، اور جیسے میں رات میں سو رہا تھا اور اچانک صبح روشن میں میری آنکھ کھل گئی۔ دراصل اب مجھے صحیح رنگ میں ادراک ہوا تھا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے میری دعا سن لی تھی اور مجھے وہ زمانہ نصیب ہو گیا تھا جو مسیح موعود اور امام مہدی کا زمانہ ہے۔ یقیناً مہدی آ گیا اور مسیح نازل ہو گیا۔ دجال اور یاجوج وماجوج کا خروج ہو چکا اور اسلام کا سورج مغرب سے طلوع ہو رہا تھا۔ اس وقت مجھے میرا رؤیا بھی یاد آ گیا اور فوراً یہ آیت میرے دل میں میخ کی طرح گڑھ گئی: وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيبٍ (ق:42) یعنی: غور سے سُن! جس دن ایک پکارنے والا قریب کے مقام سے پکارے گا۔ یقیناً یہ قریب کے مقام سے پکارنے والا مسیح محمدی اور آپ کے خلفاء ہی ہیں۔ اور آپ کی جماعت ہی وہ فرقۂ ناجیہ ہے جس کا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

بیعت، تبلیغ اور سخت مخالفت

فرقۂ ناجیہ کو پالینے کے بعد مَیں نے فوراً ایم ٹی اے العربیہ کے نمبر پر فون کر کے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا۔ اور پھر کچھ دنوں کے بعد ہی میرے ملک کے احمدی بھائیوں سے رابطہ ہو گیا اور ان کی مدد سے میں نے بیعت فارم پُر کر کے ارسال کر دیا۔

بیعت کرنے کے بعد میں نے کہا کہ میں نے تو ساری عمر ایسے عقائد کی تبلیغ میں گزار دیئے جن کے بارہ میں مَیں خود بھی مطمئن نہ تھا۔ اب جبکہ مجھے فرقہ ناجیہ مل گیا ہے اور میں تہہ دل سے اس یقین پر قائم ہوں کہ یہی صحیح اسلام ہے تو اب اس صحیح اسلام کی تبلیغ کے لئے کمر کس لینی چاہئے۔ چنانچہ سب سے پہلے مَیں نے اپنے اہل خانہ اور اہل بستی سے ابتدا کرنے کا ارادہ کیا۔ مجھے ان کے بارہ میں بہت زیادہ حسن ظن تھا کیونکہ جب میں نے انہیں اخوان المسلمین میں شامل ہونے کے لئے بلایا تو انہوں نے میری بات مان لی، پھر میں نے انہیں سلفیوں میں شمولیت کی دعوت دی تو بھی انہوں نے میری بات مان لی، ازاں بعد مَیں نے تبلیغی جماعت میں شمولیت اختیار کرنے کے بعد انہیں تبلیغی وفود میں شمولیت کے لئے کہا تو چالیس لوگ اس کے لئے تیار ہو گئے۔ لیکن قبول احمدیت کے بعد جب میں نے اپنے بھائیوں کو احمدیت کی طرف بلایا تو انہوں نے بشدت انکار کر دیا۔ پھر میں نے اپنی اولاد کو بلایا تو ان کا ردّعمل بھی کچھ مختلف نہ تھا۔ پھر میں نے اپنے ہمسایوں اور اہل بستی کو احمدیت کی تبلیغ کی تو وہ بھی تمسخر کرتے ہوئے مجھ پر ہنسنے لگ گئے۔ سب سے مایوس ہو کر میں نے سوچا کہ ہماری مسجد کا امام پڑھا لکھا آدمی ہے مَیں اسے احمدیت کی طرف بلاتا ہوں کیونکہ قبل ازیں وہ میرے کہنے پر تبلیغی وفد میں بھی شامل ہو گیا تھا اور میرا اس کے ساتھ تعلق بھی اتنا اچھا تھا کہ اس کی غیر حاضری میں مَیں ہی امامت کے فرائض سرانجام دیتا تھا۔ چنانچہ جب میں نے اس سے بات کی تو اس نے نہایت سختی سے مجھے ڈانٹتے ہوئے کہا: کیا تم ایک ہندی مہدی کے لئے یہ پروپیگنڈہ کر رہے ہو؟ لگتا ہے کہ تمہارا دماغ ٹھیک نہیں ہے کیونکہ مہدی تو عربی ہوگا۔ اور مجھے تو تمہارے بارہ میں حسن ظن تھا لیکن آج معلوم ہوا ہے کہ تم کون ہو۔

بھائی اور بیٹے کی بیعت

میری ان تبلیغی کاوشوں کا ردّعمل یوں ظاہر ہوا کہ مسجد ومنبر سے میرے کفر کے فتوے جاری ہو گئے۔ میرے گھر والوں نے کہنا شروع کر دیا کہ اس کا ذہنی توازن ٹھیک نہیں ہے۔ بعض نے کہا کہ یہ سٹھیا گیا ہے۔ سب کی باتیں سن کر ادھیڑ عمری میں مَیں پہلی بار اس شدت سے رویا کہ یوں محسوس ہوا کہ شاید میرا دل ہی سینے سے نکل جائے گا۔ اسی غم واندوہ کی کیفیت میں کئی ہفتے بلکہ کئی مہینے گزر گئے جن میں میرا درد دعاؤں میں ڈھلتا رہا۔ پھر ایک روز اچانک میرا بھائی آیا اور کہنے لگا کہ میں نے بیعت کرنی ہے۔ میرے لئے یہ خبر نہایت حیران کن اور غیر متوقع تھی۔ میں نے اس سے کہا کہ تم وہ پہلے شخص تھے جس نے احمدیت کے متعلق کچھ سننے سے بھی انکار کر دیا تھا۔ پھر اس فیصلہ کی کیا وجہ ہے؟ اس نے کہا کہ میں جب بھی باہر نکلتا تو اہلِ بستی مجھے کہتے کہ تمہارا بھائی جمال کافر ہو گیا ہے۔ بعض کہتے کہ وہ کوئی نیا دین اس بستی میں پھیلانا چاہتا ہے۔ بکثرت ایسی باتیں سننے کے بعد مَیں نے کہا کہ اس چینل کو دیکھ کر کچھ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں جس کے ذریعہ میرا بھائی ''گمراہ'' ہوا ہے۔ چنانچہ مَیں نے ایم ٹی اے دیکھنا شروع کر دیا اور پھر اس کا نتیجہ آپ کے سامنے ہے۔ میں تو آپ کو واپس لانے کی راہ تلاش کرنے کے لئے نکلا تھا لیکن ایم ٹی اے نے مجھے بھی اسی راہ کا مسافر بننے پر مجبور کر دیا جس پر آپ گامزن ہیں۔

میری خوشی کی انتہا نہ تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے میرے اہل خانہ سے ہی ایک ساتھی عطا کر دیا تھا۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد میرے بڑے بیٹے پر بھی حقیقت آشکار ہو گئی اور اس نے بھی بیعت کرنے کی خواہش کا اظہار کر دیا۔

فتنہ پرداز کون؟

مَیں نے کہا کہ اب ہم تین احمدی ہو گئے ہیں اس لئے اب ہم مل کر جمعہ کی نماز ادا کیا کریں گے۔ ہماری بستی میں دو مساجد تھیں ایک میں جمعہ ہوتا تھا جبکہ دوسری چھوٹی مسجد میں روزمرہ کی نمازیں ادا کی جاتی تھیں۔ میں نے کہا کہ ہم اپنا جمعہ اس چھوٹی مسجد میں ادا کر لیتے ہیں۔ چنانچہ پہلی بار جب ہم نے اس چھوٹی مسجد میں نماز جمعہ ادا کی تو شور قیامت برپا ہو گیا۔ امام مسجد نے بستی کے سرکردہ لوگوں کو جمع کر کے بات کی اور ہمارے خلاف خوب بھڑکایا۔ اگلے جمعہ کے روز جب ہم وہاں نماز ادا کرنے گئے تو سب نے ہمیں اس مسجد سے نکال کر مسجد کو تالا لگوا دیا۔ اس کے بعد مَیں مسجد کے چابی بردار شخص کے پاس گیا اور اسے مسجد کھولنے کے لئے کہا، لیکن اس نے انکار کرتے ہوئے کہا کہ یا تو تم ہمارے ساتھ نماز ادا کیا کرو، یا ہمارا پیچھا چھوڑ دو کیونکہ تمہارے اس اقدام سے فتنہ پھیلنے کا اندیشہ ہے۔ مَیں نے کہا کہ مسجد تو خدا کا گھر ہے اور اس میں ہر شخص کو خدا کی عبادت کا حق حاصل ہونا چاہئے۔ اس حق سے روک کر آپ لوگ فتنہ کا موجب بن رہے ہیں۔ کیا آپ اسی رسول کو ماننے والے ہیں جس نے عیسائیوں کو بھی اپنی مسجد میں عبادت کرنے کی اجازت دے دی تھی؟!

بہرحال مایوس ہو کر میں نے اپنی جماعت کے بعض افراد سے رابطہ کیا تو انہوں نے بتایا کہ ایسی صورتحال میں اپنے گھر میں ہی نماز پڑھ لیا کریں۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا تو گاؤں کے چند شریف لوگ بھی ہمارے ساتھ نماز ادا کرنے لگے۔ جب گاؤں والوں کو معلوم ہوا تو ان پر دباؤ ڈالا گیا اور ڈرا دھمکا کر ان کو ہم سے الگ کر دیا گیا۔

خلاصہ یہ کہ ہمارے اہل خانہ اور اہل بستی نے ہر ایک طرف سے ہمیں علیحدہ کر دیا لیکن اس کے باوجود ہمیں کوئی غم نہیں ہے کیونکہ احمدیت میں ہمیں ان تمام زخموں کا مرہم مل گیا ہے۔ ایک ایسی خوشی اور خوش بختی کا احساس ہے جس کا کوئی بدل نہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ثبات قدم عطا فرمائے اور خلافت کی راہنمائی میں امام الزمان کا پیغام تمام دنیا میں پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

....

مکرم عادل بن خالد صاحب

مکرم عادل بن خالد صاحب کا تعلق تیونس سے ہے جہاں ان کی پیدائش 1965ء میں ہوئی اور بعد میں انہیں 2012ء میں بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ وہ احمدیت کی طرف اپنے مختصر سفر کا احوال بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

مَیں نے بچپن سے لے کر جوانی کی دہلیز پر قدم رکھنے تک کبھی نماز نہیں پڑھی تھی۔ 1983ء کی بات ہے کہ ایک روز مَیں تیونس کے دارالحکومت میں اپنے کام پر جاتے ہوئے ایک شارع سے گزر رہا تھا کہ کسی دکان سے سورۃ الشّمس کی نہایت خوش الحانی والی تلاوت سنی۔ اس وقت اس آواز کا میرے دل پر کچھ ایسا اثر ہوا کہ ایک لمحے میں ہی میں دین کی طرف مائل ہو گیا اور نمازیں پڑھنے کا فیصلہ کر لیا۔ کام پر پہنچ کر ایک بڑی عمر کے ورکر سے نماز کا طریقہ پوچھا اور پھر اپنی قریبی مسجد میں باجماعت نماز کی ادائیگی کرنے لگ گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد رہائش کی جگہ بدلنے کی وجہ سے میں دوسری مسجد میں نماز ادا کرنے لگ گیا جہاں بعض لوگوں سے میری دوستی بھی ہو گئی۔ ان کے ساتھ میں نے پہلی ظہر کی نماز پڑھی تو مجھے بتایا گیا کہ اب ایک درس ہوگا۔ میں اس درس سے بہت متاثر ہوا، اور اس مدرّس سے بھی مجھے اس حد تک مؤانست پیدا ہو گئی کہ میں اپنی جمع پونجی بطور امانت اس کے پاس رکھنے لگا۔

پارسائی کا بھانڈا پھوٹ گیا

کچھ عرصہ کے بعد میں نے اپنا کاروبار شروع کیا تو اس مدرّس نے کام میں مدد کے بہانے میرے ساتھ شامل ہونے کا عندیہ دیا۔ نیز یہ بھی کہا کہ میرا یہاں پر ایک گھر ہے جو بیس ہزار دینار کی مالیت کا ہے۔ اور میں وہ گھر آپ کو بیچ دوں گا۔ میں نے اسے شامل کر لیا۔ لیکن قریب آنے پر مجھے اسکے بعض ایسے کاموں کا علم ہوا جو نہایت معیوب تھے۔ مَیں نے دیکھا کہ وہ لوگوں کو اپنا نام عبداللہ بتاتا ہے جبکہ اسکا نام نور تھا۔ نیز دیکھا کہ اس نے دو جگہ خفیہ طور پر شادی بھی کی ہوئی تھی۔ اسکے باوجود کاروباری لحاظ سے ہمارے تعلقات ٹھیک رہے۔ کچھ عرصہ کے بعد میں نے اسکے گھر کی بابت بات کی تو وہ ٹال مٹول کرنے لگا۔ بالآخر ایک طرف اسکے اور میرے مابین تعلقات کشیدہ ہو گئے تو دوسری طرف اسکی دونوں بیویوں کے ساتھ بھی آئے دن جھوٹ بولنے کی وجہ سے جھگڑے طول پکڑ گئے۔ قصہ مختصر یہ کہ مجھے کئی سالوں کے بعد احساس ہوا کہ جسے میں صادق اور امین سمجھا تھا وہ نہایت جھوٹا اور خائن شخص تھا اور میرے سمیت دیگر کئی لوگوں کے ساتھ اس نے کذب وتزویر اور دجل سے کام لیا تھا۔ یہ جانتے ہی میں نے اس سے علیحدگی اختیار کر لی اور اسکے ذمہ اپنے حساب کو بھی حوالہ بخدا کر دیا۔

احمدیت سے تعارف اور بیعت

مَیں اپنے کام کے ساتھ نمازوں وغیرہ کی پابندی بھی کرتا رہا اور کسی ایسے شخص کی تلاش بھی کرتا رہا جسے دینی لحاظ سے اپنے لئے نمونہ بنایا جاسکے تا آنکہ 2008ء میں اتفاقاً مجھے ایم ٹی اے العربیہ مل گیا۔ اس وقت اس پر وفات مسیح علیہ السلام کے بارہ میں پروگرام چل رہا تھا۔ میرے لئے یہ نہایت اطمینان بخش دلائل ثابت ہوئے اور میں نے بصد شوق ایم ٹی اے کے دیگر پروگرام بھی دیکھنا شروع کر دیئے۔ تقریباً چھ ماہ کے بعد میں دل سے احمدیت کی سچائی کا قائل ہو کر بیعت کے لئے تیار ہو چکا تھا۔ لہٰذا میں نے ایم ٹی اے کے نمبر پر فون کیا۔ جس کے نتیجہ میں میرا اپنے ملک کے احمدیوں کے ساتھ رابطہ ہو گیا اور میں نے 2012ء میں اپنی بیعت ارسال کر دی۔

بیعت کے بعد تبدیلی

بیعت کے بعد میری زندگی میں ہر طرح سے ہی ایک خاص تغیر آیا۔ میرا اپنی بیوی کے ساتھ حسن سلوک اتنا بہتر ہوا کہ اس نے متأثر ہو کر بیعت کر لی۔

مجھے بہت زیادہ استغفار کی توفیق ملی اور عبادت کا صحیح مفہوم جاننے کا موقع ملا۔ خلیفۂ وقت کے خطبات سن کر جہاں اجتماعی روحانی ترقی کا احساس ہوتا ہے وہاں اس بارہ میں اپنی عملی ذمہ داری کا بھی احساس دامنگیر رہتا ہے۔

بیعت کے بعد مَیں نے خواب میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو تیونس میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے دیکھا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رؤیا کو پورا فرمائے۔ آمین۔

(......باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 15/جولائی 2016)

......☆......☆......☆......

احمق ہے وہ انسان جو اپنی عقل و دانش یا اپنے مال و دولت پر ناز کرتا ہے کیونکہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کا عطیہ ہے

دعا کیلئے یہ ضروری بات ہے کہ انسان اپنے ضعف اور کمزوری کا پورا خیال اور تصور کرے
جوں جوں وہ اپنی کمزوری پر غور کرے گا اسی قدر اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی مدد کا محتاج پائے گا اور اس طور پر دعا کے لئے اس کے اندر ایک جوش پیدا ہوگا

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 17 ر جون 2016 بطرز سوال و جواب
بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال رمضان المبارک میں کن اُمور کو خصوصیت سے مدنظر رکھنا چاہئے۔ حضور انور نے اس بارے میں کیا ارشاد فرمایا:

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: صرف رمضان کا مہینہ دعاؤں کی قبولیت کی وجہ نہیں ہوسکتا جب تک کہ اسے تقویٰ سیکھنے، تقویٰ سے زندگی بسر کرنے اور قرب الٰہی کے حصول کا ذریعہ بنانے کی کوشش نہ کی جائے۔ اور جب یہ صورت ہوگی تو اللہ تعالیٰ سے رمضان میں پیدا کیا ہوا تعلق صرف رمضان تک محدود نہیں ہوگا بلکہ مستقل تبدیلی کے اثرات ظاہر ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی یہی اس آیت میں بتایا ہے کہ مَیں قریب ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس مہینہ میں شیطان جکڑ دیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ قریب آ جاتا ہے۔ نچلے آسمان پر آ جاتا ہے۔

سوال ارشاد باری تعالیٰ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ۔ یعنی جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقینا مَیں قریب ہوں، حضور انور نے اس کے متعلق کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اُن کے قریب آتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے قرب کو محسوس کرتے ہیں یا کرنا چاہتے ہیں اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی بات مانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات کا پتا لگاتے ہیں اور ان پر عمل کرنے کے لئے لبّیک کہتے ہیں۔ اس بات پر یقین اور ایمان رکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ سب طاقتوں والا ہے۔ اگر مَیں اس کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے اس کے لئے خالص ہوتے ہوئے اس سے مانگوں گا تو وہ میری دعائیں سنے گا۔

فرمایا: پس اللہ تعالیٰ بیشک اپنے بندوں کے سوال کے جواب میں یہ کہتا ہے کہ مَیں قریب ہوں، میں اپنے بندے کی دعاؤں کو سنتا ہوں اور اس مہینہ میں خاص طور پر تمہارے قریب آ گیا ہوں مجھے پکارو لیکن اپنی دعاؤں کی قبولیت کے لئے مجھے پکارنے سے پہلے یہ شرط ہے کہ میری سنو۔ میرے احکامات پر عمل کرو۔ اور میری تمام طاقتوں پر کامل یقین اور ایمان رکھو۔ اِن شرائط پر تمہیں عمل کرنا ہوگا۔

سوال ارشاد باری تعالیٰ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ یعنی مَیں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبّیک کہیں۔ اس کے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہم دعا کرتے ہیں دعائیں قبول نہیں ہوتیں وہ اپنے جائزے بھی لیتے ہیں کہ انہوں نے کہاں تک خدا تعالیٰ کے احکامات پر عمل کیا ہے؟ اگر ہمارے عمل نہیں۔ ہمارا ایمان صرف رسمی ہے تو پھر ہمارا یہ کہنا غلط ہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کو پکارا لیکن ہماری دعائیں قبول نہیں ہوئیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ’’پہلی بات اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ لوگ ایسی حالت تقویٰ اور خدا ترسی کی پیدا کریں کہ مَیں ان کی آواز سنوں۔‘‘ حضور انور نے فرمایا : تقویٰ پیدا ہو۔ خدا سے ڈریں۔ خدا کا خوف ہو تو پھر اللہ تعالیٰ آواز سنتا ہے۔

سوال ارشاد باری تعالیٰ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ یعنی چاہئے کہ وہ بھی مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔ حضور انور نے ایمان کے متعلق کیا وضاحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کہ مجھ پر ایمان لائیں۔ کیسا ایمان؟ اس بات پر ایمان کہ خدا موجود ہے اور تمام طاقتیں اور قدرتیں رکھتا ہے۔ خدا کے وجود اور اس کے تمام طاقتیں اور قدرتیں رکھنے کا تجربہ چاہے انسان کو ہوا ہے یا نہیں ہوا، یا خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی تمام طاقتوں کے مالک ہونے کی معرفت عطا ہوئی ہے یا نہیں ہوئی، اگر نہیں بھی ہوئی تب بھی ایسا ایمان ہو کہ خدا تعالیٰ ہے اور سب طاقتوں کا مالک ہے۔ گویا ایمان بالغیب ہو۔ اگر پہلے یہ ہوگا تو پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسا عرفان بھی ملے گا جس سے خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کے تمام طاقتوں کے مالک ہونے، اس کا دعاؤں کا جواب دینے کا تجربہ بھی ہو جائے گا۔ پہلے انسان کو اپنے ایمان کو مضبوط کرنا ہوگا پھر اللہ تعالیٰ قدم بڑھاتا ہے اور پھر ثبوت بھی مہیا ہو جائے گا۔

سوال بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ جو بھی انہوں نے دعائیں کی ہیں وہ ضرور قبول ہونی چاہئیں۔ حضور انور نے اس بارے میں کیا وضاحت فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تو دعا کرنے والے کیلئے، اپنے بندے کیلئے رحمت چاہتا ہے۔ اگر ہر خواہش اس کی پوری کر لے چاہے اس سے اس کا نقصان ہو رہا ہو تو اس کا جو مقام رحمت ہے وہ بات پھر اس کے خلاف چلی جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’یہ ایک سچا اور یقینی امر ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا ہے اور ان کو قبولیت کا شرف بخشتا ہے مگر ہر رطب و یابس کو نہیں کیونکہ جوش نفس کی وجہ سے انسان انجام اور مآل کو نہیں دیکھتا اور دعا کرتا ہے مگر اللہ تعالیٰ جو حقیقی بہی خواہ اور مآل بین ہے ان مضرتوں اور بدنتائج کو ملحوظ رکھ کر جو اس دعا کے تحت میں بصورت قبول داعی کو پہنچ سکتے ہیں اسے ردّ کر دیتا ہے۔‘‘

حضور انور نے فرمایا: انسان تو اپنا انجام نہیں دیکھتا لیکن اللہ تعالیٰ جو اپنے بندے کا ایک حقیقی خیر خواہ ہے اس کی بھلائی چاہتا ہے۔ اس کو انجام کی بھی خبر ہے۔ انجام اس کو نظر آ رہا ہے کہ کیا ہونا ہے تو وہ اس کے جو نقائص ہیں، جو نقصانات پہنچ سکتے ہیں، جو بدنتائج ہو سکتے ہیں ان کو سامنے رکھتے ہوئے دعا کو ردّ کر دیتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی خیر خواہی اسی میں سمجھتا ہے کہ اس کی یہ دعا ردّ کر دے۔ اور یہ ردّ دعا ہی اس کے لئے قبول دعا ہوتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا: پس اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء اور نبیوں کی بھی بعض دعائیں سنتا ہے بعض نہیں سنتا کیونکہ اللہ تعالیٰ غیب کا علم رکھنے والا ہے اور وہ بہتر جانتا ہے۔

سوال دُعا اور اعمال کے آپسی تعلق کے متعلق حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے حوالہ سے فرمایا کہ جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا وہ دعا نہیں کرتا بلکہ خدا تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے۔ س لیے دعا کرنے سے پہلے اپنی تمام طاقتوں کو خرچ کرنا ضروری ہے۔

سوال وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ جب دعا ہوئی تو اسباب کی کیا ضرورت ہے؟ اس کے متعلق حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے حوالہ سے فرمایا کہ ’’دعا بجائے خود ایک مخفی سبب ہے جو دوسرے اسباب کو پیدا کر دیتا ہے۔‘‘ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا : دعا بھی تو کسی کام کے کرنے کے لئے ایک چھپا ہوا سبب ہے اس کام کے کرنے کی وجہ بنتا ہے جو دوسرے اسباب کو پیدا کر دیتا ہے۔ فرمایا: کسی انسان کو قرض کی ضرورت ہے، پیسوں کی ضرورت ہے، کسی کی مدد کی ضرورت ہے تو اللہ تعالیٰ کسی ذریعہ سے اس کو وہ مہیا کروا دیتا ہے، اس کے لئے آسانیاں پیدا کروا دیتا ہے۔ آسمان سے کوئی چیز نہیں ٹپکتی بلکہ کوئی ذریعہ بنے گا اور وہی سبب ہے جو دعا کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے بنایا۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کی کیا فلاسفی بیان فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے حوالہ سے فرمایا: دیکھو ایک بچہ بھوک سے بیتاب ہے اور بیقرار ہو کر دودھ کے لئے چلّاتا ہے اور چیختا ہے تو ماں کے پستان میں دودھ جوش مار کر آ جاتا ہے حالانکہ بچہ تو دعا کا نام بھی نہیں جانتا۔ لیکن یہ کیا سبب ہے کہ اس کی چیخیں دودھ کو جذب کر لیتی ہیں۔ یہ ایک ایسا امر ہے کہ عموماً ہر ایک صاحب کو اس کا تجربہ ہے۔ بعض اوقات ایسا دیکھا گیا ہے کہ مائیں اپنی چھاتیوں میں دودھ کو محسوس بھی نہیں کرتی ہیں اور بسا اوقات ہوتا بھی نہیں لیکن جونہی بچہ کی دردناک چیخ کان میں پہنچی فوراً دودھ اتر آیا۔ جیسے بچے کی ان چیخوں کو دودھ کے جذب اور کشش کے ساتھ ایک علاقہ ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ کے حضور ہماری چلّاہٹ ایسی ہی اضطراری ہو تو وہ اس کے فضل اور رحمت کو جوش دلاتی ہے اور اس کو کھینچ لاتی ہے۔

سوال حصول معرفت اور دُعا میں جوش پیدا کرنے کے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے حوالہ سے فرمایا یہ سچی بات ہے خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا۔ انسان کمزور مخلوق ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور کرم کے بِدُوں کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ اس کا وجود اور اس کی پرورش اور بقا کے سامان سب کے سب اللہ تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہیں۔ احمق ہے وہ انسان جو اپنی عقل و دانش یا اپنے مال و دولت پر ناز کرتا ہے کیونکہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کا عطیہ ہے۔ وہ کہاں سے لایا؟ اور دعا کے لئے یہ ضروری بات ہے کہ انسان اپنے ضعف اور کمزوری کا پورا خیال اور تصور کرے۔ جوں جوں وہ اپنی کمزوری پر غور کرے گا اسی قدر اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی مدد کا محتاج پائے گا اور اس طور پر دعا کے لئے اس کے اندر ایک جوش پیدا ہوگا۔ حضور انور نے فرمایا: لوگ کہتے ہیں دعا کے لئے جوش نہیں پیدا ہوتا۔ اپنی کمزوری دیکھے، اپنی عاجزی دیکھے، پھر اس محبت کے تقاضے کو پورا کرنے کی کوشش کرے تو پھر ایک جوش پیدا ہوتا ہے۔ جیسے انسان جب مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے اور دکھ یا تنگی محسوس کرتا ہے تو بڑے زور کے ساتھ پکارتا اور چلِاّتا ہے اور دوسرے سے مدد مانگتا ہے۔ اسی طرح اگر وہ اپنی کمزوریوں اور لغزشوں پر غور کرے گا اور اپنے آپ کو ہر آن اللہ تعالیٰ کی مدد کا محتاج پائے گا تو اس کی روح پورے جوش اور درد سے بے قرار ہو کر آستانۂ الوہیت پر گرے گی اور چلاّئے گی اور یا ربّ یا ربّ کہہ کر پکارے گی۔ ......☆......☆......

خطبہ عید الفطر

عید صرف کھیل کود، اچھا پہننا، اچھا کھانا اور دوستوں کی محفلوں سے لطف اندوز ہونے کا نام نہیں ہے بلکہ اللہ کی رضا کے حصول کی خاطر ایک مہینہ کامل اطاعت سے ہر جائز بات کو بھی ایک مخصوص وقت کے لئے چھوڑنے اور اللہ کی رضا کے حصول کے لئے ہی اس کی اطاعت کرتے ہوئے تمام جائز کاموں کو دوبارہ شروع کرنے کا نام ہے۔ ہماری عیدیں ہمیں یہ توجہ دلانے والی ہونی چاہئیں کہ جن قربانیوں اور عبادتوں کے مزے ہم نے چکھے ہیں اور جس کی خوشی میں اللہ تعالیٰ نے آج ہمیں بیوی بچوں، عزیز رشتہ داروں، دوستوں اور افراد جماعت کے ساتھ مل کر خوشیاں منانے کا حکم اور موقع دیا ہے ان قربانیوں اور ان عبادتوں کو اب ہم دائمی کرلیں تا کہ اللہ کی طرف سے ہمارا ہر روز روزِ عید بن کر طلوع ہو نہ کہ سال کے بعد ایک دن کے لئے

یہ عیدیں جو ہم مناتے ہیں یہ اس نیت سے منائی جانے والی عیدیں ہونی چاہئیں جن میں اپنے پیدا کرنے والے خدا کی طرف توجہ رہے
خدا کی عبادت کی طرف توجہ رہے اور اس کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ رہے

ہم نے روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ کے حکم کو پورا کرتے ہوئے اور اطاعت کرتے ہوئے رکھے۔ آج ہم خوشی منا رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہوئے منا رہے ہیں۔ پس یہ اطاعت کا سبق اب ہماری زندگیوں کا حصہ بن جانا چاہئے۔ یہ اطاعت ہی ہے جس سے ہمیں اللہ تعالیٰ کے قرب کا مقام حاصل ہونا ہے۔ یہ اطاعت ہی ہے جو ہمیں دوسروں سے ممتاز کرنے والی ہے اور کر رہی ہے

حقوق العباد کی ادائیگی کے ضمن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے اہم نصائح

بحیثیت جماعت ہمارا فرض بنتا ہے کہ اپنے میں سے کمزوروں کا خیال رکھیں اور یہ خیال اس وقت رکھا جا سکتا ہے جب افراد جماعت اس حقیقت کو سمجھیں اور یہ احساس اپنے اندر پیدا کریں کہ ہماری عیدیں اس وقت حقیقی عیدیں کہلانے والی ہوں گی جب ہم ایک دوسرے کے درد کو محسوس کرنے والے ہوں گے

جماعت میں خلفاء کی مختلف تحریکات مختلف قسم کی ضروریات پوری کرنے کے لئے ہیں
عید کی خوشیوں کو حاصل کرنے کیلئے ہیں۔ ان تحریکات میں حصہ لینا چاہئے تا کہ غریبوں کی ضرورتیں پوری ہوں

غریبوں کی بہت سی ضروریات ایسی ہیں جو عید کے علاوہ دنوں پر بھی پھیلی ہوئی ہیں۔ ان کا خیال رکھنے کے لئے مَیں صاحب حیثیت لوگوں کو خاص طور پر تحریک کرتا ہوں کہ اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اس کے علاوہ عمومی طور پر باقی احمدی بھی جو بہتر حالت میں ہیں اور حسب توفیق مختلف مدّات میں، تحریکات میں حصہ لے سکتے ہیں ان کو حصہ لینا چاہئے

ہمیں اس بات پر خوش نہیں ہو جانا چاہئے کہ ایک عارضی خوشی کا سامان کسی غریب کیلئے کر دیا ہے بلکہ مستقل خوشیوں کے سامان کی طرف بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے

ہم نے خود اپنے اندر بھی اور اپنے بچوں کے اندر بھی یہ احساس اُجاگر کرنا ہے کہ خدا کی رضا کے حصول کے لئے غریبوں کی مدد کرنی ہے، نہ کہ کسی ذاتی مفاد کے لئے
تمام دنیا میں قطع نظر اس کے کہ کسی کا کیا مذہب ہے ہم نے خدمت کرنی ہے۔ یہ احساس پیدا کرنا ہے کہ اللہ کی مخلوق سے ہمدردی ہی اصلیت ہے

ہیومینیٹی فرسٹ انسانیت کی خدمت میں بڑا کردار ادا کر رہی ہے۔ باوجود کم وسائل کے تمام والنٹیئرز ایک جذبے کے تحت خدمت کر رہے ہیں
ہیومینیٹی فرسٹ ایک رجسٹرڈ آرگنائزیشن ہے۔ اب دنیا کے تمام بڑے ممالک میں یہ رجسٹرڈ ہے۔ اقوام متحدہ نے بھی اس کے کام کو سراہتے ہوئے این جی اوز میں اسے رجسٹر کر لیا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے آنے کا ایک مقصد حقوق العباد کی ادائیگی بھی قرار دیا ہے
اس لحاظ سے ہمارے پر یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ ہم عہد بیعت کو پورا کرتے ہوئے اس مقصد کی طرف توجہ کریں

خدمت خلق کے کاموں کیلئے خلفاء کی مختلف تحریکات
یتامیٰ فنڈ، امداد مریضان، امداد طلباء، مریم شادی فنڈ، بیوت الحمد سکیم کا خصوصیت سے تذکرہ اور افراد جماعت کو ان میں حصّہ لینے کی نہایت مؤثر تحریک

ہماری حقیقی اور مستقل عید اس وقت ہوگی جب ہم سب مل کر ایک جماعت بن کر رہتے ہوئے، ایک دوسرے کا درد محسوس کرتے ہوئے، ایک دوسرے کی مدد پر کمربستہ رہیں گے

خطبہ عید الفطر سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 13 اکتوبر 2007ء بمطابق 13 اخاء 1386 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّينِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِينُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ۔ صِرَاطَ الَّذِينَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّينَ۔

آج ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے حکم کے مطابق عید منا رہے ہیں۔ اس عید کو عید الفطر کہا جاتا ہے کیونکہ یہ اس خوشی میں منائی جا رہی ہے کہ ہم نے اللہ کے حکم سے رمضان کے مہینے کے جو روزے رکھے تا کہ اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی رضا کو حاصل کرنے والے بن سکیں، اپنے تقویٰ کو بڑھانے والے بن سکیں۔ اس مہینے کے پورے ہونے پر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ حکم فرمایا ہے کہ آج اس قربانی اور روزوں کے دنوں کے پورا ہونے پر خوشی مناؤ۔ ہر جائز کام جس سے تمہیں ایک معین وقت کے لئے روکا گیا تھا اسے کرو۔ تیار ہو، نئے کپڑے پہنو، خوشبو لگاؤ، کھاؤ لیکن اللہ کی یاد سے غافل ہونے کی اجازت نہیں ہے۔ شکرانے کا بہترین ذریعہ یہ ہے کہ مسجد میں جمع ہو کر عید کی نماز پڑھو۔ اس میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا جو اس نے تم پر رمضان کی عبادت کی صورت میں اور قربانیوں کی صورت میں کئے ہیں، شکر ادا کرو۔

پس یہ عید صرف اچھا پہننے اور اچھے کھانے کے لئے یا دوستوں کے ساتھ سیروں کے پروگرام اور پکنک منانے کے لئے نہیں بلکہ اس شکرانے کے طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خوشی کا موقع فراہم کیا گیا ہے۔ پس ہمیشہ یہ یاد رکھیں کہ عید صرف کھیل کود، اچھا پہننا، اچھا کھانا اور دوستوں کی محفلوں سے لطف اندوز ہونے کا نام نہیں ہے بلکہ اللہ کی رضا کے حصول کی خاطر ایک مہینہ کامل اطاعت سے ہر جائز بات کو بھی ایک مخصوص وقت کے لئے چھوڑنے اور اللہ کی رضا کے حصول کے لئے ہی اس کی اطاعت کرتے ہوئے تمام جائز کاموں کو دوبارہ شروع کرنے کا نام ہے۔ ہماری عیدیں ہمیں یہ توجہ دلانے والی ہونی چاہئیں کہ جن قربانیوں اور عبادتوں کے مزے ہم نے چکھے ہیں اور جس کی خوشی میں اللہ تعالیٰ نے آج ہمیں بیوی بچوں، عزیز رشتہ داروں، دوستوں اور افراد جماعت کے ساتھ مل کر خوشیاں منانے کا حکم اور موقع دیا ہے ان قربانیوں اور ان عبادتوں کو اب ہم دائمی کرلیں تا کہ اللہ کی طرف سے ہمارا ہر روز روزِ عید بن کر طلوع ہو نہ کہ سال کے بعد ایک دن کے لئے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو احکامات دیئے ہیں ان کو باقاعدگی سے کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ جن میں غریبوں کا

خیال رکھنا بھی ہے۔ضرورتمندوں کی ضرورتوں کا خیال رکھنا بھی ہے۔ رشتے داروں سے حسن سلوک بھی ہے۔ بھوکوں کو کھانا کھلانا بھی ہے۔تقویٰ کی راہوں پر قدم مارتے ہوئے اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرنا بھی ہے۔ یہ رمضان جس نے ہمیں بھوکا رہنے کی ٹریننگ دی ہے۔ یہ رمضان، یہ جو رمضان کے روزے تھے جن میں دوسروں کا خیال رکھنے کی طرف توجہ دلائی گئی ۔یہ روزے جن میں فدیہ، فطرانہ اور دوسرے مالی قربانیوں کے امور کی طرف توجہ دلائی۔ یہ روزے جن میں نوافل کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی، جن میں وقت پر فرض نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی، جن میں قرآن کریم کے دَور مکمل کرنے کی طرف توجہ دلائی اور اس کے بعد مہینہ گزرنے پر ایک خوشی کا دن منانے کا حکم دیا۔ یہ اس لئے ہے کہ تا کہ ہمیں سمجھ آئے کہ حقیقی خوشی اس وقت پہنچتی ہے جب ایک انسان ایسے عمل میں سے گزرتا ہے۔غریبوں کی بھوک کا احساس تبھی ہوتا ہے جب خود بھوک برداشت کرے۔ فاقہ زدہ جو ہیں ان کی کمزوری کا احساس تبھی ہوتا ہے جب شام کو بھوک اور پیاس سے جسم میں کمزوری محسوس ہو۔ مَیں ان لوگوں کی بات کر رہا ہوں جو روزہ روزے کی نیّت سے رکھتے ہیں۔اللہ کا قرب حاصل کرنے کی نیت سے رکھتے ہیں۔ اللہ کے فضل سے جماعت کی اکثریت اس نیّت اور اس ارادے سے روزے رکھتی ہے۔ان لوگوں کی بات نہیں کرتا جو صبح سحری کے وقت کھاتے ہیں تو شام تک ان کو کھانے کے ڈکار آتے رہتے ہیں اور افطاری اتنی کھا لیتے ہیں کہ صبح سحری کے وقت گھر والے مشکل سے ان کو اٹھاتے ہیں کہ اٹھو سحری کھا لو۔ نہ نفلوں کی ہوش، نہ نمازوں کی ہوش، نہ قرآن پڑھنے کی ہوش۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جگہ بیان کیا۔ غالباً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرمایا کرتے تھے کہ بازار میں ایک دن چند ہندو دکاندار بیٹھے آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ان میں سے ایک کہہ رہا تھا کہ تم میں سے کوئی ایک پاؤ تِل کھا لے تو میں اتنا انعام دوں گا۔ پانچ روپے یا کچھ انعام مقرر کیا تو وہاں سے ایک جاٹ زمیندار گزر رہا تھا۔اس نے باتیں سنیں تو اس نے کہا ایک پاؤ تِل تو معمولی سی چیز ہیں۔اس نے کہا چھلیوں سمیت کھانے ہیں یا صرف تِل ہی کھانے ہیں۔ پاؤ تِل تو کوئی چیز نہیں ہیں۔اس نے سوچا اتنی بڑی شرط لگ رہی ہے، انعام مقرر ہو رہا ہے تو ضرور یہ چھلیوں سمیت کھانے ہوں گے۔تو دکانداروں نے اسے جواب دیا۔ چوہدری صاحب! آپ جائیں۔ ہم آدمیوں کی بات کر رہے ہیں، آپ کی نہیں کر رہے۔(ماخوذ از خطباتِ محمود جلد 9 صفحہ 86-85) تو میں بھی ان روزہ داروں کی بات کر رہا ہوں جو مومن ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا قرب پانے کے لئے روزے رکھتے ہیں۔ اس لئے نہیں کہ شکر ہے رمضان آیا، صبح شام اچھے کھانے کھانے کو ملیں گے۔گھر والوں سے خاطریں کرواؤں گا۔ پس جو اللہ کی رضا کے حصول کے لئے روزے رکھتے ہیں انہیں پھر دوسروں کا بھی احساس ہوتا ہے اور رمضان ان میں پاک تبدیلیاں پیدا کرتا ہے اور یہ تبدیلیاں ان کو عید کی حقیقی خوشیاں مہیا کرنے والی ہوتی ہیں۔

پس یہ عیدیں جو ہم مناتے ہیں یہ اس نیت سے منائی جانے والی عیدیں ہونی چاہئیں جن میں اپنے پیدا کرنے والے خدا کی طرف توجہ رہے۔ خدا کی عبادت کی طرف توجہ رہے اور اس کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ رہے۔ ہمیشہ یہ ہمارے ذہن میں ہونا چاہئے کہ نیکی اور تقویٰ کو قائم رکھنا ہمارا اصل مقصود ہے اور اس کا سبق ہمیں رمضان کے روزے بھی دیتے ہیں اور عیدیں بھی دیتی ہیں۔ دونوں ہمیں اطاعت کا سبق دیتے ہیں۔ ہم نے روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ کے حکم کو پورا کرتے ہوئے اور اطاعت کرتے ہوئے رکھے۔ آج ہم خوشی منا رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہوئے منا رہے ہیں۔ پس یہ اطاعت کا سبق اب ہماری زندگیوں کا حصہ بن جانا چاہئے۔ یہ اطاعت ہی ہے جس سے ہمیں اللہ تعالیٰ کے قرب کا مقام حاصل ہونا ہے۔ یہ اطاعت ہی ہے جو ہمیں دوسروں سے ممتاز کرنے والی ہے اور کر رہی ہے۔ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ یوں حکم فرمایا ہے کہ وَمَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ وَيَخۡشَ اللّٰهَ وَيَتَّقۡهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡفَآئِزُوۡنَ (النور:53) اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اور اللہ سے ڈرے اور اس کا تقویٰ اختیار کرے تو وہ کامیاب ہو جاتے ہیں۔ پس ہماری کامیابی، مقصد کے حصول کی ہماری کوشش اللہ کی اطاعت میں ہے۔ اس کا تقویٰ اختیار کرنے میں ہے۔ پس جب تک ہم اس اصل کو سمجھتے ہوئے پکڑے رکھیں گے ہم اپنی زندگی کے مقصد پورے کرنے والے بنتے چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے انعاموں اور اس کے احسانوں سے فیضیاب ہوتے چلے جائیں گے۔ پس اس سبق کو کبھی کسی احمدی کو نہیں بھولنا چاہئے۔ لیکن صرف منہ سے یہ کہہ دینا کہ ہم تقویٰ اختیار کرتے ہیں، ہم اطاعت کرتے ہیں، کافی نہیں ہے۔ اس کے حصول کے لئے جو ذرائع اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتائے ہیں وہ اختیار کرنے کی ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے اور ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ کرے۔

آج کے موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے حقوق العباد ادا کرنے کے بارے میں جو حکم ہمیں فرمایا ہے وہ اس وقت بیان کروں گا کیونکہ آج ہم میں سے جو اس حق کی طرف توجہ نہیں کرے گا وہ حقیقی عید منانے والا نہیں ہے۔

حقوق العباد کی ادائیگی کے ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’پس یہ دستور ہونا چاہئے کہ کمزور بھائیوں کی مدد کی جاوے اور ان کو طاقت دی جاوے۔ یہ کس قدر نامناسب بات ہے کہ دو بھائی ہیں۔ ایک تیرنا جانتا ہے اور دوسرا نہیں۔ تو کیا پہلے کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ وہ دوسرے کو ڈوبنے سے بچاوے یا اس کو ڈوبنے دے۔ اس کا فرض ہے کہ اس کو غرق ہونے سے بچائے۔ اسی لئے قرآن شریف میں آیا ہے۔ تَعَاوَنُوۡا عَلَى الۡبِرِّ وَالتَّقۡوٰى (المائدۃ:3) کمزور بھائیوں کا بار اٹھاؤ۔ عملی، ایمانی اور مالی کمزوریوں میں بھی شریک ہو جاؤ۔ بدنی کمزوریوں کا بھی علاج کرو۔ کوئی جماعت جماعت نہیں ہو سکتی جب تک کمزوروں کو طاقت والے سہارا نہیں دیتے‘‘۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 347۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ فرماتے ہیں ’’پھر مَیں دیکھتا ہوں کہ بہت سے ہیں جن میں اپنے بھائیوں کے لئے کچھ بھی ہمدردی نہیں۔ اگر ایک بھائی بھوکا مرتا ہو تو دوسرا توجہ نہیں کرتا اور اس کی خبر گیری کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ یا اگر وہ کسی اور قسم کی مشکلات میں ہے تو اتنا نہیں کرتے کہ اس کے لئے اپنے مال کا کوئی حصہ خرچ کریں۔ حدیث شریف میں ہمسایہ کی خبر گیری اور اس کے ساتھ ہمدردی کا حکم آیا ہے۔ بلکہ یہانتک بھی ہے کہ اگر تم گوشت پکاؤ تو شوربا زیادہ کر لو تا کہ اُسے بھی دے سکو۔ اب کیا ہوتا ہے اپنا ہی پیٹ پالتے ہیں۔ لیکن اس کی کچھ پروا نہیں۔ یہ مت سمجھو کہ ہمسایہ سے اتنا ہی مطلب ہے جو گھر کے پاس رہتا ہو۔ بلکہ جو تمہارے بھائی ہیں وہ بھی ہمسایہ ہی ہیں خواہ وہ سو کوس کے فاصلے پر بھی ہوں‘‘۔ (ملفوظات جلد 7 صفحہ 280-279۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس بحیثیت جماعت ہمارا فرض بنتا ہے کہ اپنے میں سے کمزوروں کا خیال رکھیں اور یہ خیال اس وقت رکھا جا سکتا ہے جب افراد جماعت اس حقیقت کو سمجھیں اور یہ احساس اپنے اندر پیدا کریں کہ ہماری عیدیں اس وقت حقیقی عیدیں کہلانے والی ہوں گی جب ہم ایک دوسرے کے درد کو محسوس کرنے والے ہوں گے۔ اب ہر احمدی دو سو میل جا کر تو کسی کی خبر نہیں لا سکتا۔ اس کو جانتا نہ ہو یا کسی دوسرے ملک کے بارے میں تو علم نہیں رکھ سکتا کہ کون کس حال میں ہے؟ یہ نظام جماعت ہی ہے جو بتا سکتا ہے کہ کہاں، کون، کس حال میں ہے؟ کتنی مدد کی ضرورت ہے؟ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس طرح عیدین اور مختلف مواقع پر مدد کی کوشش کی بھی جاتی ہے لیکن بہت جگہوں پر کمزوریاں ہو بھی جاتی ہیں۔ بہرحال جماعت کوشش کرتی ہے کہ مختلف جگہوں پر غریبوں کی مدد کی جائے۔ اس کے لئے جماعت میں مختلف قسم کی مدّیں ہیں۔ خلفاء مختلف وقت میں تحریکات بھی کرتے رہے اور وہ تحریکات آج بھی قائم ہیں۔

آج ہم یہاں عید منا رہے ہیں۔ ہم میں سے بہت سوں کو علم نہیں کہ دنیا کس حال میں ہے۔ ہم اپنی تکلیفوں پر پریشان ہو جاتے ہیں۔ اپنی کاروباری مشکلات پر پریشان ہو جاتے ہیں جو کہ اس کے مقابلے میں کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتیں جن میں سے دنیا کی ایک بڑی آبادی گزر رہی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت پر فضل ہے کہ اِلَّا مَاشَآءَ اللّٰہ احمدی اس بُرے حال میں نہیں جس میں دنیا ہے۔ بعض افراد ایسے حالات میں ہیں۔ ایسے حالات میں بعض خاندان بھی گزر رہے ہیں۔ لیکن جو بھی نظام جماعت کے علم میں آتا ہے یا جس کے بارے میں بھی کسی بھی ذریعہ سے میرے علم میں آتا ہے کہ فلاں شخص کے حالات خراب ہیں تو اس کی مدد کی جاتی ہے۔ یہ کسی پر احسان نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہی سب کام ہوتے ہیں۔

دنیا کی بدحالی کی میں نے بات کی ہے تو ذکر کر دوں گزشتہ دنوں ایک خبر نظر سے گزری کہ ایک اندازے کے مطابق قریباً آٹھ سو ملین یعنی اسّی کروڑ لوگ ہیں جو روزانہ بھوکے رہتے ہیں۔ پس احمدی خوش قسمت ہیں کہ اس حالت سے بچے ہوئے ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا جماعت میں خلفاء کی مختلف تحریکات مختلف قسم کی ضروریات پوری کرنے کے لئے ہیں۔ عید کی خوشیوں کو حاصل کرنے کے لئے ہیں۔ ان تحریکات میں حصہ لینا چاہئے تا کہ غریبوں کی ضرورتیں پوری ہوں۔ ایک تو فوری ضرورت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر لوگ اپنے غریب بھائیوں کا خیال رکھتے ہیں۔ ان کی مدد بھی کرتے ہیں۔ غریب ہمسایوں کا بھی خیال رکھتے ہیں۔ مٹھائیاں اور جو دوسری ضروریات ہیں لے کر جاتے ہیں ان کے گھروں میں۔ لیکن یہ عید کی فوری خوشیاں ہیں جن میں احمدی شامل ہوتے ہیں اور ہونا چاہئے۔ اگر کسی جگہ اس میں کمزوری ہے تو افراد جماعت کو بھی اور نظام جماعت کو بھی اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔

لیکن غریبوں کی بہت سی ضروریات ایسی ہیں جو عید کے علاوہ دنوں پر بھی پھیلی ہوئی ہیں۔ ان کا خیال رکھنے کے لئے صاحبِ حیثیت لوگوں کو میں خاص طور پر تحریک کرتا ہوں کہ اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اس کے علاوہ عمومی طور پر باقی احمدی بھی جو بہتر حالت میں ہیں اور حسب توفیق مختلف مدّات میں تحریکات میں حصہ لے سکتے ہیں ان کو حصہ لینا چاہئے۔ مستقل نوعیت کی مدد اور غریبوں کا خیال رکھنے کی طرف جب ہم توجہ کریں گے تو یہ حقیقت میں ہماری حقیقی عیدوں کے منانے کی طرف توجہ ہو گی۔ پس ہمیں اس بات پر خوش نہیں ہو جانا چاہئے کہ ایک عارضی خوشی کا سامان کسی غریب کے لئے کر دیا ہے بلکہ مستقل خوشیوں کے سامان کی طرف بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

اپنے بچوں کو بھی احساس عید کے موقعوں پر یہ دلانا چاہئے کہ جو عیدی بڑوں کی طرف سے تمہیں ملتی ہے، بچوں کو بڑے عیدی دیتے ہیں اس میں سے غریبوں کے لئے بھی کچھ حصہ نکالو۔ صرف اپنا اور اپنے دوستوں کا ہی خیال نہ رکھو بلکہ ان ضرورتمندوں کا بھی خیال رکھو جو بڑی کسمپرسی کی حالت میں ہیں۔ صرف خود ہی سویّاں اور چاکلیٹ اور برگر یا نینڈوز

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
مَیں اس وقت سے اللہ تعالیٰ کے ہاں لوحِ محفوظ میں خاتم النبیین قرار پایا ہوں جب کہ آدم ابھی تخلیق کے مراحل میں تھے۔ (مسند احمد)

طالب دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اخلاقِ حسنہ کی تکمیل کیلئے مجھے مبعوث کیا گیا ہے۔ یعنی میں اچھے اور اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کیلئے مبعوث ہوا ہوں۔ (مؤطا امام مالک)

طالب دعا: ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیاپوری مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، حیدرآباد

(Nando's) وغیرہ کھانے کی طرف توجہ نہ دو اور اکیلے ہی خوشیاں نہ مناتے رہو کہ آج کا دن عید کا دن ہے اس لئے خوشی منا لیں۔ بلکہ عید میں ان بچوں کو بھی شامل کرو جو بھوکے ننگے اور پیاسے ہیں۔ دنیا میں بہت سے امیر لوگ بھی ہیں، امیر حکومتیں بھی ہیں جن کے پاس خزانوں کے انبار ہیں لیکن غریب ملکوں میں غریبوں کو کھانا نہیں کھلا سکتے۔ اور اس وقت تک نہیں کھلا سکتے جب تک ان کی شرطیں نہ مانی جائیں۔ جب تک غلامی کی زنجیروں میں ان کو نہ جکڑ لیں۔ لیکن ہم نے خود اپنے اندر بھی اور اپنے بچوں کے اندر بھی یہ احساس اُجاگر کرنا ہے کہ خدا کی رضا کے حصول کے لئے غریبوں کی مدد کرنی ہے، نہ کہ کسی ذاتی مفاد کے لئے۔ تمام دنیا میں قطع نظر اس کے کہ کسی کا کیا مذہب ہے ہم نے خدمت کرنی ہے۔ یہ احساس پیدا کرنا ہے کہ اللہ کی مخلوق سے ہمدردی ہی اصل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں یہ کام ہو رہا ہے۔

جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا۔ ہماری ایک چیریٹی آرگنائزیشن ہیومینٹی فرسٹ (Humanity First) بھی ہے۔ وہ انسانیت کی عمومی خدمت میں بڑا کردار ادا کر رہی ہے۔ باوجود کم وسائل کے تمام والنٹیئرز ایک جذبے کے تحت خدمت کر رہے ہیں۔ آجکل افریقہ کے مختلف ملکوں میں سیلاب آئے ہوئے ہیں۔ وہاں ایسے علاقوں میں جماعت کے جو کارکن ہیں یورپ سے گئے ہوئے ہیں۔ مثلاً جرمنی سے ایک ٹیم بینن گئی ہوئی ہے۔ لوگوں کو میڈیکل ایڈ (Medical Aid) اور دوسری اشیاء مہیا کر رہی ہے۔ جبکہ دوسری آرگنائزیشنز جن کے وسائل زیادہ ہیں اور بہت پرانی ہیں وہاں جانے سے انکار کر بیٹھی ہیں کہ ہم ان علاقوں میں نہیں جا سکتے۔ بعض ایسے علاقے بھی ہیں جہاں پہنچنا بھی جان کو خطرے میں ڈالنا ہے۔ لیکن غریبوں کی ہمدردی کے لئے ہمارے جوان اس کی بھی پرواہ نہیں کر رہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی حفاظت میں رکھے اور اجر دے۔ یہ لوگ جب خط لکھتے ہیں، وہاں سے رپورٹ بھیجتے ہیں تو صاف لگ رہا ہوتا ہے کہ ان کو اس خدمت میں جتنی خوشی پہنچ رہی ہے یہی وہ حقیقی خوشی ہے اور یہی وہ حقیقی عید ہے جس کے لئے ایک مومن مجاہدہ کرتا ہے اور اسے یہ مجاہدہ کرنا چاہئے۔ پس ہماری حقیقی خوشیاں اسی میں ہیں کہ خدمت انسانیت کریں۔

ہیومینٹی فرسٹ جو ہے ایک رجسٹرڈ آرگنائزیشن ہے۔ اس میں احمدی بھی چندہ دیتے ہیں اور غیروں سے بھی وصول کر لیا جاتا ہے۔ اب دنیا کے تمام بڑے ممالک میں یہ رجسٹرڈ ہے بلکہ جیسا کہ مَیں نے کہا، جلسہ میں بتایا تھا کہ اقوام متحدہ نے بھی اس کے کام کو سراہتے ہوئے، تعریف کرتے ہوئے ان کا جو این۔ جی۔ اوز (NGO's) کا متعلقہ شعبہ ہے اس میں بھی اس کو رجسٹر کر لیا ہے اور ہماری رپورٹ جب وہاں پڑھی گئی تھی تو پتا چلا کہ بعض بڑی بڑی آرگنائزیشن سے زیادہ ہیومینٹی فرسٹ نے کام کیا ہوا ہے۔ یہ اس لئے کہ احمدی ایک جذبے اور ایک سوچ سے کام کرتا ہے کہ اللہ کی مخلوق کی خدمت کرنی ہے۔ اللہ کا قرب دلانے کا یہ ذریعہ ہے اور اللہ کے حکموں میں سے ایک حکم ہے۔ احمدی اللہ تعالیٰ کے حکموں کی اطاعت اور تقویٰ سے کام لیتے ہوئے یہ سب خدمت کرتا ہے۔ احمدی یہ خدمت اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کرتے ہوئے کرتے ہیں کہ وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا (الدھر: 9) یعنی وہ کھانے کی چاہت ہوتے ہوئے بھی مسکینوں اور یتیموں اور اسیروں کو اس لئے کھلاتے ہیں کہ اللہ کا پیار حاصل کریں۔ اس کے حکم کی اطاعت کر کے اس کا قرب پانے والے بنیں۔ پس جو اس سوچ سے کام کرنے والے ہیں ان کا مقابلہ دوسرے کس طرح کر سکتے ہیں۔ ہم تو ایک ایک پائی جو خدمت خلق کیلئے ملتی ہے اسی کام کیلئے خرچ کرتے ہیں۔ بعض والنٹیئرز تو دُور دراز جانے کیلئے اپنے کرائے بھی اپنی جیب سے خرچ کر رہے ہوتے ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ رقم دوسروں کی مدد کے لئے خرچ ہو۔

مجھے یاد ہے جب میں گھانا میں تھا اور ایک مغربی حکومت کا وہاں ان کی مدد کے لئے، غربت ختم کرنے کے لئے بہت بڑا پراجیکٹ تھا تو بے تحاشا انہوں نے عملہ رکھا ہوا تھا۔ یہاں کے لوگ یورپ سے وہاں گئے ہوئے تھے۔ انہوں نے وہاں جنگل میں ان کے بڑے اچھے اچھے ایئر کنڈیشنڈ عارضی گھر بنائے ہوئے تھے۔ کاروں کی بڑی تعداد تھی۔ ساتھ ان کے بہت ساری گاڑیاں رکھی ہوئی تھیں۔ ان میں سے ایک میرا واقف ہو گیا۔ تو اسے میں نے پوچھا کہ تمہارا انتظام بڑا وسیع ہے۔ اب تک تو تمہیں بڑے وسیع علاقے کو اپنے پاؤں پر کھڑا کر دینا چاہئے تھا لیکن اس علاقے میں کچھ بھی نظر نہیں آتا۔ اس نے جو مجھے حساب بتایا اور اس کا جو بجٹ تھا جو اس پراجیکٹ کے لئے منظور ہوا تھا وہ تقریباً اسّی پچاسی فیصد تو ان کا تنخواہوں اور سہولیات کی صورت میں ہی ان کے پاس واپس چلا جاتا تھا۔ تو میں نے یہ کہا کہ پھر اس سے فائدہ کیا ہوا؟ ان لوگوں کا، مقامی لوگوں کا تو کوئی فائدہ نہیں۔ یہ تو تمہاری جیبیں بھر رہی ہیں۔ اس کا جواب یہی تھا کہ بس ہم اسی انتظار میں ہیں کہ مزید بجٹ ملے تو ہم کام کریں اور مزید بجٹ جب ملے گا تو پھر اسّی پچاسی فیصد دوبارہ ان کی جیبوں میں چلا جائے گا۔ اس وقت مجھے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان کیا ہوا ایک واقعہ یاد آیا۔ انہوں نے لکھا کہ ایک عزیز نے مجھے بتایا کہ ان کا ایک دوست تھا جو بڑا افسردہ بیٹھا تھا۔ اس دوست نے پوچھا کہ تمہیں کیا ہوا؟ کہنے لگا کہ امتحان قریب ہیں اور میں نے آجکل کرتے ہوئے اپنا وقت ضائع کر دیا ہے اور پڑھائی نہیں کی یا تیاری نہیں کی اور آج میں نے اس وجہ سے اپنے آپ کو جرمانہ کر دیا ہے تاکہ میں پڑھائی کروں تو مجھے جرمانے کا افسوس ہے۔ اس نے کہا کہ جرمانہ کیا کیا ہے؟ کہنے لگا کہ دو آنے۔ اس زمانے میں دو آنے کی بڑی قیمت تھی۔ تو بہرحال اس عزیز نے پوچھا کہ کس کو دیا ہے؟ کسی غریب کو دیا ہو گا کہ چلو اس کی دعا تمہارے کام آ جائے گی۔ تو کہنے لگا کہ جرمانہ میں نے اپنے آپ کو اس طرح کیا ہے کہ دو آنے کی مٹھائی لے کر کھا لی ہے۔ تو افسوس اس بات پر ہے کہ دو آنے بھی ضائع ہو گئے اور دوسرے کا بھلا بھی نہ ہوا۔ کم از کم اپنے آپ کو جرمانہ کر کے اسے یہ افسوس تو ہوا تھا لیکن یہاں تو بڑے بڑے امدادی ادارے ایسے ہیں جو برفی بھی کھا جاتے ہیں اور افسوس بھی نہیں ہوتا۔ حکومتوں کے لیول پر اگر دیکھیں تو دوسروں میں تو اکثریت کا یہی حال ہے۔ دوسری آرگنائزیشن میں بھی سوائے چند ایک لوگوں کے جن کی اپنی انفرادی کوششیں ہوتی ہیں اور واقعی وہ بڑا اچھا کام کر رہے ہیں۔

تو ہمیں ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے آنے کا ایک مقصد حقوق العباد کی ادائیگی بھی قرار دیا ہے۔ اس لحاظ سے ہمارے پر یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ ہم عہد بیعت کو پورا کرتے ہوئے اس مقصد کی طرف توجہ کریں۔ آپؑ شرائط بیعت کی نویں شرط میں لکھتے ہیں کہ

''عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض لِلّٰہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔''

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ''نوع انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ ایک زبردست ذریعہ ہے۔'' (ملفوظات جلد 8 صفحہ 102۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) پس دوسروں سے ہمدردی، ان کے کام آنا، ان کی ضروریات پوری کرنا ہی ہے جو ہمیں خدا کی رضا حاصل کرنے والا بنائے گی۔ اس لئے کبھی اسے معمولی چیز نہیں سمجھنا چاہئے اور مدد بھی بغیر کسی فخر کے، کسی دکھاوے کے، کسی تصنّع کے، کسی تکبّر کے بغیر کرنی چاہئے۔ یہ سوچ ہو کہ اللہ کا ہم پر احسان ہے کہ ہمیں اس نے غریبوں، ضرورتمندوں، بیماروں، لاچاروں کی مدد کا موقع دیا ہے۔ ہمیں اس قابل بنایا ہے کہ ہم کسی کو دینے والے بنیں۔ اس سے شکر کے جذبات بڑھنے چاہئیں۔

جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ خدمت خلق کے کاموں کیلئے بھی خلفاء کی مختلف تحریکات ہوتی رہی ہیں۔ اِس وقت مَیں ان کی طرف بھی کچھ توجہ دلانی چاہتا ہوں۔

ان میں سے ایک یتامیٰ فنڈ ہے۔ اس سے جماعت سینکڑوں یتیموں کی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال پرورش کرتی ہے جس میں انکے لباس خوراک تعلیم شادیوں وغیرہ کا خیال رکھا جاتا ہے۔ ہزاروں یتیم اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سے استفادہ کر چکے ہیں۔ پاکستان میں بھی اور دنیا کے دوسرے غریب ممالک میں بھی۔ یتیموں کی پرورش کا اللہ تعالیٰ نے کئی جگہ ذکر فرمایا ہے۔ پس اس طرف بہت زیادہ توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔

پھر امداد مریضان کی ایک مدّ ہے۔ اس میں پاکستان میں تو باقاعدہ ایک طریق اور نظام رائج ہے جس کے تحت مریضوں کو جو ہسپتال میں آنے والے ہیں علاج سے مدد کی جاتی ہے۔ قادیان میں بھی اور اسکے علاوہ دنیا میں بھی یہ رائج ہے۔ لیکن باقاعدہ قادیان اور ربوہ میں زیادہ ہے۔ دوائیاں اور علاج اب اتنی مہنگی ہو گئی ہیں کہ غریب آدمی کی پہنچ سے یہ معاملہ بہت دُور ہو چکا ہے۔ بعض علاج اس لئے نہیں کرواتے کہ پیسے نہیں ہوتے۔ تو باوجود خواہش کے بعض دفعہ محدود وسائل کی وجہ سے ایسے مریضوں کی پوری طرح مدد نہیں کی جا سکتی۔ ایسے احباب جو مالی حالت میں بہتر ہیں، جن کو خود یا جن کے مریضوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے شفا دی ہے وہ مریضوں کی شفایابی پر اپنی حیثیت کے مطابق اگر مریضوں کیلئے مدد کیا کریں تو ضرورتمند مریضوں کی جو بہت بڑی تعداد ہے انکی مدد ہو سکتی ہے۔ بچوں کی پیدائش کے مرحلے سے عورتیں گزرتی ہیں بڑا تکلیف دِہ مرحلہ ہوتا ہے اس شکرانے کے طور پر مریضوں کی مدد کا خیال آنا چاہئے۔ صرف مٹھائیاں کھانا کھلانا ہی کام نہ ہو۔

پھر طلباء کی مدد ہے۔ یہ بھی ایک پرانی مدّ چل رہی ہے۔ یہ بھی بہت پرانی سکیم ہے جیسا کہ مَیں نے کہا۔ بڑے عرصے سے جماعت میں رائج ہے۔ اب غریب ملکوں میں بھی تعلیم اتنی زیادہ مہنگی ہو چکی ہے کہ بعض دفعہ ایک اوسط درجے کے آدمی کی پہنچ سے باہر ہو جاتی ہے جس کے بچے زیادہ ہوں۔ اگر طلباء اور ان کے والدین بچوں کے امتحان میں پاس ہونے پر کچھ شکرانے کے طور پر اس مدّ میں دیں تو کئی غریب ضرورتمندوں کا بھلا ہو سکتا ہے۔ مثلاً یہاں اگر پاس ہونے والا ہر طالبعلم اپنے غریب بھائی طالبعلموں کے لئے دس پندرہ پونڈ سال میں دیں تو اتنی رقم کی شاید وہ یہاں مہینہ میں بازار سے کچھ چیزیں کھا لیتے ہوں گے لیکن غریب ملکوں میں ایک طالبعلم کا سال بھر کا کتابوں کا اور بعض دوسرے خرچے اس رقم سے پورے ہو جاتے ہیں۔ اور یہی حقیقی خوشی اور حقیقی عید ہے اور یہی ہمارے لئے حقیقی خوشی کا باعث بننی چاہئے۔ یہ احساس بچوں کے اندر پیدا کرنا چاہئے کہ غریبوں کی ضرورتیں پوری کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک تحریک مریم شادی فنڈ کی تھی۔ اس میں اگر باہر کے ممالک میں رہنے والے چندہ دیں تو کئی غریب بچیوں کی شادی میں مدد ہو جاتی ہے۔ شروع میں مختلف ممالک سے وعدے ہوئے جو انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں پیش کئے لیکن وہ ایک دفعہ پیش کر کے ختم ہو گئے۔ گو کہ جماعت اپنے وسائل کے لحاظ سے مدد کرتی رہتی ہے چاہے اس مدّ میں رقم ہو یا نہ ہو۔ لیکن پوری طرح پھر بھی نہیں کی جا سکتی۔ اگر صاحبِ حیثیت اپنے بچوں کی شادیوں پر غریبوں کا خیال رکھیں تو جہاں اللہ تعالیٰ ان کو اللہ کی خاطر خرچ کرنے پر ثواب دے رہا

کلامُ الامام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اسلام کی حفاظت اور سچائی کے ظاہر کرنے کیلئے سب سے اوّل تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ'' (ملفوظات جلد 4، صفحہ 615)

طالبِ دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

''زندہ نبی وہی ہوسکتا ہے جس کے برکات اور فیوض ہمیشہ کیلئے جاری ہوں۔''

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 629)

طالبِ دعا: سکینۃ الدین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندرآباد

ہوگا وہاں ان غریبوں کی دعاؤں سے ان کے اپنے بچوں کے گھروں میں بھی برکت پڑ رہی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کئی احمدی ایسے ہیں جن کو اس بات کا احساس ہے اور جو اپنے ایک بچے کی شادی پر دس غریب بچیوں کی شادی کا خرچ اٹھاتے ہیں۔ لیکن بعض فضول خرچ ہیں دو دو لاکھ روپے کا جوڑا بنا لیتے ہیں جبکہ اس رقم سے پانچ غریب بچیوں کا جہیز بن جاتا ہے۔ تو ایسے لوگوں کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ اگر اتنے قیمتی جوڑے بنانے کی اللہ تعالیٰ نے انہیں وسعت دی ہوئی ہے تو پھر غریبوں کو کم از کم ایک مہنگے جوڑے کے برابر تو دے دیں تا کہ وہ بھی غریبوں کی خوشیوں میں شامل ہو سکیں اور غریبوں کی دعائیں لے سکیں۔ یہ اتنے مہنگے جوڑے جو ہیں یہ تو ایک دفعہ پہن کے یا دو دفعہ پہن کے ضائع ہو جاتے ہیں۔ کام نہیں آتے۔ لیکن غریب کی دعائیں اور اللہ کی رضا تو ہمیشہ ساتھ رہنے والی چیز ہے۔

پھر بیوت الحمد سکیم ہے یہ بھی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے شروع فرمائی تھی جس سے شروع میں ربوہ میں سو گھر بنا کر غریب ضرورتمندوں کو دینے تھے۔ تو اللہ کے فضل سے یہ مکمل ہوگئی۔ اسکے علاوہ بھی مختلف جگہوں پر لوگوں کے گھروں میں ان کو بڑھانے میں یا گنجائش کے مطابق کمرے بنانے کیلئے مدد دی گئی۔ قادیان میں بھی بیوت الحمد کے تحت گھر بنائے گئے ہیں۔ پھر پاکستان میں اور مختلف ملکوں میں جیسا کہ مَیں نے کہا مکان بھی بنا کر دیئے گئے ہیں۔ مختلف جگہوں پر بھی مدد دی گئی ہے۔ تو یہ بھی ایک ایسی جائز اور انتہائی ضرورت ہے جس کی طرف احمدیوں کو اپنے غریب بھائیوں کی ضرورت پوری کرنے کیلئے توجہ دینی چاہئے۔ کئی احمدی اللہ کے فضل سے جب اپنے گھر بناتے ہیں تو اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں۔ بعض نے اپنا بڑا قیمتی گھر بنایا تو بیوت الحمد کے ایک مکمل گھر کا خرچہ بھی ادا کیا۔ اگر تمام دنیا کے احمدیوں کو گھر خریدنے یا بنانے پر کچھ نہ کچھ اس مدّ میں دینے کی طرف توجہ پیدا ہو جائے تو کئی ضرورتمند غریب بھائیوں کا بھلا ہو سکتا ہے۔

پس یہ چند مختلف سکیمیں ہیں جو غریبوں کی مدد کیلئے جماعت میں رائج ہیں جن کا میں نے ذکر کیا ہے۔ ہماری حقیقی اور مستقل عید اس وقت ہوگی جب ہم سب مل کر ایک جماعت بن کر رہتے ہوئے، ایک دوسرے کا درد محسوس کرتے ہوئے، ایک دوسرے کی مدد پر کمر بستہ رہیں گے۔ تبھی ہم حدیث کے مطابق وہ حقیقی مسلمان کہلا سکیں گے جن کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ ایک جسم کی مانند ہیں جب جسم کے ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو ساتھ ہی دوسرے عضو کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔ پس یہ تکلیف کا احساس پیدا کرنے کی ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے۔ حقیقی عید کی خوشیاں یقیناً اُس وقت ہوں گی جب ہم مستقلاً ایک دوسرے کی خوشی کے سامان بہم پہنچانے کی کوشش کر رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسکی توفیق عطا فرمائے۔

اب دعاؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

دعاؤں میں اپنے غریب، ضرورتمند، بیمار، لاچار بھائیوں کو یاد رکھیں۔ مریضوں کو یاد رکھیں۔ خدمت انسانیت اور خدمت دین کے جذبے سے خدمت کرنے والوں کو یاد رکھیں۔ مالی قربانیاں کرنے والوں کو یاد رکھیں۔ تمام واقفین زندگی کو یاد رکھیں۔ شہداء کے خاندانوں کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کا بھی حافظ و ناصر ہو اور ان کو ہمیشہ صبر کی توفیق دیتا رہے اور ثبات قدم عطا فرمائے۔ کبھی کسی وجہ سے ان کو اپنی بیچارگی اور یتیمی کا احساس نہ ہو۔ اسیران کے لئے دعا کریں۔ اس وقت بھی بہت سارے احمدی ہیں جو کئی سالوں سے جیلوں میں صرف اس بات پر پڑے ہیں کہ انہوں نے یہ اعلان کیا کہ آنے والے موعود مسیح کو ہم نے مان لیا۔ ان کی آزادی کیلئے اسیری سے باہر آنے کیلئے دعا کریں تا کہ وہ بھی ہمارے ساتھ عیدیں منا سکیں۔ امّت مسلمہ کے لئے دعا کریں۔ اس وقت یہ لوگ بہت بری طرح دجل کے جال میں جکڑے گئے ہیں اور ان کو کچھ سمجھ نہیں آ رہی کہ کس طرف جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے تا کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہچان سکیں اور حقیقی عید کی خوشیاں منانے والے بن سکیں۔

تمام دنیا کے احمدیوں کو اور آپ کو بھی مَیں عید مبارک دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ عید ہمارے لئے بے انتہا خوشیاں لے کر آئے اور ہمیں ہر وقت ایک دوسرے کے ساتھ محبت پیار اور بھائی چارے کے تعلق کو قائم رکھنے والی بنائے رکھے۔

(خطبہ ثانیہ کے بعد فرمایا: دعا کر لیں۔ اور پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا کروائی)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 6 مئی 2016)

......☆......☆......☆......

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ○ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ○ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ○

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

"خدا کی قسم"

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

چندہ تحریک جدید کی مکمل ادائیگی ایک اہم فریضہ

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ تحریک جدید کا سال یکم نومبر سے شروع ہو کر 31 اکتوبر کو ختم ہوتا ہے۔ اس جہت سے سال رواں کے ختم ہونے میں اب قریباً اڑھائی ماہ ہی باقی رہ گئے ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ وعدے، جو خدا تعالیٰ سے کئے جاتے ہیں، وہ مسئول ہیں۔ یعنی ان کے بارے میں جواب طلبی ہوگی۔ وہ آدمی، جس نے وعدہ نہیں کیا، وہ کمزور ہے اور خدا تعالیٰ اسے حقارت کی نگاہ سے دیکھے گا۔ لیکن جس نے وعدہ کیا ہے اور اسے پورا نہیں کیا وہ مجرم ہے اور خدا تعالیٰ اسے سزا دیگا۔ پس یہ وعدے معمولی چیز نہیں۔ اول تو یہی چیز افسوس ناک ہے کہ اتنا عظیم الشان کام اور اتنی معمولی قربانی۔ پھر اس سے زیادہ افسوسناک یہ ہے کہ وعدوں کے پورا کرنے کی طرف بہت کم توجہ ہے"۔

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک، جلد سوم، صفحہ 150)

نیز فرماتے ہیں کہ: "اگر تم نے احمدیت کو دیانت داری سے قبول کیا ہے تو اے مردو! اور اے عورتوں! تمہارا فرض ہے کہ تحریک جدید کے اغراض و مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو۔ زمین و آسمان کا خدا گواہ ہے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اپنے نفس کیلئے نہیں کہہ رہا۔ خدا تعالیٰ اور اسلام کیلئے کہہ رہا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے کہہ رہا ہوں۔ تم آگے بڑھو اور اپنا تن، اپنا من اور اپنا دھن خدا اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے قربان کر دو۔" (کتاب پانچ ہزاری مجاہدین، صفحہ 8)

جملہ امراء ضلع و مقامی امراء، صدر صاحبان اور ضلعی و مقامی سیکرٹریان تحریک جدید سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے تمام مخلصین سے ان کے وعدوں کی صد فی صد وصولی کے سلسلہ میں اپنی کوششیں تیز کر دیں تا جماعت احمدیہ بھارت اپنی شاندار روایات کو برقرار رکھتے ہوئے دربار خلافت سے ملنے والے سال رواں کے ٹارگٹ کو پورا کر سکے اور ہم پیارے آقا کی مقبول دعاؤں سے وافر حصہ پانے کی سعادت حاصل کر سکیں۔ وباللہ التوفیق۔

اللہ تعالیٰ تمام مخلصین جماعت کو اپنے بے پایاں فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کا وارث بنائے۔ آمین

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

Ahmad Travels Qadian

Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Proprietor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکاف عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

شادیوں کو صرف دنیاوی خوشیوں کا ذریعہ نہ بناؤ بلکہ اپنے نفسوں کو ٹٹولو۔ ان میں اگر کوئی ایسی برائی ہے جو تمہارے رشتوں میں دراڑیں پیدا کرسکتی ہے تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ ہمارے اعمال کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ دُور فرمائے اور یہ رشتے جو قائم ہونے والے ہیں ان میں کسی لغزش کی وجہ سے، ہماری کسی کوتاہی کی وجہ سے، ہماری کسی شامت اعمال کی وجہ سے دراڑیں پیدا نہ ہونے لگ جائیں

خطبہ نکاح اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم نصائح

سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 16 ر جون 2014ء بروز سوموار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس وقت میں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ نکاح اور شادی کے موقعہ پر انسان خاص طور پروہ لڑکے اور لڑکیاں جن کی شادی ہورہی ہو بڑے خوش ہوتے ہیں، ان کے خاندان خوش ہوتے ہیں۔ لیکن حقیقی خوشی اس وقت ہوتی ہے جب ہر لحاظ سے یہ شادیاں، یہ رشتے کامیاب بھی ہوں۔ ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنے والے ہوں۔ ایک دوسرے کی پریشانیوں اور دکھوں کا درد رکھنے والے ہوں۔

پس اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ ہدایت دی ہے کہ ان شادیوں کو صرف دنیاوی خوشیوں کا ذریعہ نہ بناؤ بلکہ اپنے نفسوں کو ٹٹولو۔ ان میں اگر کوئی ایسی برائی ہے جو تمہارے رشتوں میں دراڑیں پیدا کرسکتی ہے تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ ہمارے اعمال کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ دور فرمائے اور یہ رشتے جو قائم ہونے والے ہیں ان میں کسی لغزش کی وجہ سے، ہماری کسی کوتاہی کی وجہ سے، ہماری کسی شامت اعمال کی وجہ سے دراڑیں پیدا نہ ہونے لگ جائیں۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ہدایت دیتا ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دیدے اس کو پھر دنیا چاہے جتنا مرضی زور لگالے اس کو گمراہ نہیں کرسکتی۔ لیکن ہدایت کیلئے بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں کچھ باتوں پر عمل کرنا ہوگا۔ ان رشتوں کو نبھانے کیلئے دکچھ چیزوں پر عمل کرنا ہوگا۔ اور اس کیلئے سب سے پہلی چیز تقویٰ ہے۔ تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو سامنے رکھو۔ اپنے جو نئے رشتے قائم ہونے والے ہیں ان کے جاری رکھنے کیلئے، ان کے حق ادا کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے جو ہدایات دی ہیں ان پر غور کرو، ان پر عمل کرو، ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بناؤ۔ اور یادرکھو اور یہ نہ سمجھو کہ تم جو کچھ کررہے ہو تمہیں کوئی دیکھنے والا نہیں۔ بعض لڑکوں کی طرف سے ظلم ہوتے ہیں، بعض لڑکیوں کی طرف سے یا ان کے خاندانوں کی طرف سے زیادتیاں ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نگران ہے وہ تمہیں دیکھتا ہے۔ اور اس بات کو ہمیشہ یادرکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے حکموں پر نہیں چلو گے تو جہاں تمہاری اس زندگی میں، اس دنیا میں تمہیں مشکلات کا سامنا ہوگا، تمہیں پریشانیوں کا سامنا ہوگا، دکھوں اور تکلیفوں سے تم گزرو گے وہاں اللہ تعالیٰ کی سزا کے بھی مستوجب ٹھہرو گے۔ اس لئے ان رشتوں کو نبھانے کیلئے اللہ تعالیٰ کی ہدایات کو ہمیشہ سامنے رکھو اور پھر اگر تقویٰ پر چلتے رہو گے، ہدایات کو سامنے رکھو گے اور یہ ہدایت تمہارے پیش نظر رہے گی کہ تم نے ان رشتوں کو نبھانے کیلئے ہمیشہ سچ بولنا ہے، سچائی پر قائم رہنا ہے، ایک دوسرے کا اعتماد حاصل کرنے کیلئے ایک دوسرے سے کوئی بات نہیں چھپانی۔ اور جب لڑکا اور لڑکی میں یہ اعتماد حاصل ہوتا ہے تو وہی رشتے کامیاب ہوتے ہیں۔ بعض باتیں اگر چھپائی جائیں تو کبھی رشتے کامیاب نہیں ہوتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم کل کو بھی دیکھو۔ اپنی کل کو بھی دیکھو اور اپنی نسلوں کی کل کو بھی دیکھو۔ تمہاری کل یہ ہے کہ تمہارے رشتے صحیح طرح نبھائے جارہے ہیں کہ نہیں۔ تمہاری کل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی کرکے تم آئندہ آنے والی جو ہمیشہ کی زندگی ہے اس کیلئے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی کوشش کررہے ہو کہ نہیں۔ تمہاری کل یہ ہے کہ تمہارے آپس کے تعلقات کی وجہ سے تمہارے بچے ایک اچھے ماحول میں پروان چڑھ رہے ہیں کہ نہیں۔ تمہاری کل یہ ہے کہ جب تمہارے بچے پیدا ہوں انشاء اللہ تعالیٰ تو وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والے ہیں کہ نہیں۔ تمہاری کل یہ ہے کہ تمہارے جو بچے پیدا ہورہے ہیں ان کو تم خلافت کے نظام سے جوڑنے کیلئے ان کی تربیت کررہے ہو کہ نہیں۔ تمہاری کل یہ ہے کہ تم اپنے بچوں کی ایسی تربیت کررہے ہو کہ نہیں جو تمہارے لئے دعائیں کریں اور انکی دعائیں تمہارے مرنے کے بعد تمہارے کام آئیں۔ پس جتنا آپ اس کو پھیلانا چاہیں ان سے مزید وسیع مضمون نکلتے چلے جاتے ہیں۔ پس یہ دیکھنے کی ضرورت ہے اگر اس نہج پہ یہ خوشیاں منائی جارہیں ہوں تو پھر ہی وہ ہمیشہ کی کامیابی کی ضمانت بنتی ہیں۔ اگر اس طریق پر یہ خوشیاں نہیں منائی جارہیں تو یہ عارضی خوشیاں ہوں گی۔

حضور انور نے فرمایا: آج جو رشتے طے ہو رہے ہیں ان میں واقفین نو بھی ہیں، واقفین زندگی بھی ہیں، مربیان بھی ہیں۔ اور مربیان کی سب سے زیادہ بڑی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ جہاں اپنے آپ کو نمونہ بنائیں، دوسرے ان سے ہدایت حاصل کرنے والے ہوں، ان کے نمونے کو دیکھنے والے ہوں، وہاں وہ اپنے گھروں میں بھی ایک ایسا ماحول پیدا کریں جہاں دین ہمیشہ دنیا پر مقدم رہے۔ ان کی بیویوں کو بھی خیال رکھنا چاہئے کہ ایک وقف زندگی کی بیوی، ایک مربی سلسلہ کی بیوی اسی طرح وقف زندگی ہے جس طرح اس کا خاوند۔ اور اس کو اسی طرح قربانیاں دینے کی ضرورت ہے جس طرح اس کے خاوند کو دینی پڑیں گی یا اس سے توقع کی جاسکتی ہے۔ پس یہ سوچ واقفین زندگی سے، مربیان سے شادی اور نکاح کرنے والوں کی ہونی چاہئے اور ان کے خاندانوں کی بھی ہونی چاہئے کہ یہ نہ سمجھیں کہ ان کی بیٹی کی ساری خواہشات پوری کی جائیں گی۔ محدود وسائل میں اور مختلف جگہوں پر رہتے ہوئے، جہاں بھی مربی یا واقف زندگی تعینات ہوتا ہے اس کو اس کے ساتھ ان سختیوں سے بھی گزرنا پڑے گا۔ اب تو افریقہ میں بھی بہت سارے حالات بہتر ہیں۔ پہلے ایسے حالات تھے کہ مربیان کو بڑی قربانیاں دینی پڑتی تھیں اور ان کی بیویاں اور بچے بھی اس میں شامل ہوتے تھے۔ ان بزرگوں نے کبھی اُف نہیں کی، کبھی مطالبے نہیں کئے۔ تو یہ تربیت ہے جو جماعت کے واقفین زندگی کی ہونی چاہئے اور مربیان کی ہونی چاہئے اور یہ تربیت ہے جو ہر احمدی کی ہونی چاہئے کہ اس نے اعمال صالحہ بجالانے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنا ہے تاکہ اس زندگی کی خوشیاں اتنی لمبی پھیلتی چلی جائیں کہ وہ آئندہ زندگی میں بھی اس کے کام آسکیں۔

پس یہ باتیں خاص طور پر ہر ایک نئے شادی شدہ جوڑے کو بھی، ہر جوان کو بھی جو شادی شدہ ہے اور ہر بوڑھے کو بھی یادرکھنی چاہئیں کہ اب بھی، جس وقت بھی خیال آجائے اسی وقت اصلاح کی کوشش کریں۔ اس طریق پر سوچنے کی کوشش کریں اور اپنے گھروں کو اس طرح بنانے کی کوشش کریں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے۔

اللہ کرے کہ یہ قائم ہونے والے رشتے بھی اور جماعت کے تمام رشتے اس سوچ کے ساتھ اپنی زندگیاں گزارنے والے ہوں۔ اب ان چند الفاظ کے بعد میں نکاحوں کا اعلان کروں گا۔

حضور انور نے فرمایا: پہلا نکاح عزیزہ عافیہ نیلوفر بنت مکرم مبارک احمد تنویر صاحب مربی سلسلہ کا جناح الدین سیف کے ساتھ ہے جو فلاح الدین سیف صاحب کے بیٹے ہیں۔ اور یہ نکاح تین ہزار یوروحق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ یسریٰ بنت عمرو ابن حسن بن عمرو کا ہے۔ آجکل یہ بیلجیئم میں ہیں۔ یہ اردو سمجھتے ہیں یا انگلش سمجھتے ہیں؟ یا فرنچ سمجھتے ہوں گے۔

عرض کیا گیا کہ فرنچ ہی سمجھتے ہیں۔

فرمایا: فرنچ ہی سمجھتے ہیں تو میں تو فرنچ نہیں بولتا۔ ان کو ترجمہ کردیں۔ ان کا نکاح محمد بلال خان سکندر ابن حافظ احسان سکندر صاحب کے ساتھ ساڑھے تین ہزار یوروحق مہر پر طے پایا ہے۔ دولہے کے وکیل مکرم حافظ احسان سکندر صاحب ہیں۔

حضور انور نے حافظ احسان سکندر صاحب سے دریافت فرمایا: آپ کا بیٹا کہاں ہے؟ حافظ احسان سکندر صاحب نے عرض کیا کہ آج Exam میں مصروف ہے۔

حضور انور نے از راہ مزاح حافظ صاحب سے دریافت فرمایا: پکا ہے نہ؟

پھر حضور انور نے حافظ صاحب سے فرمایا کہ ان سے پوچھیں کہ یہ بَین ہے کہ بِن؟ حافظ صاحب کے استفسار پر انہوں نے عرض کیا کہ بِن ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ’’بن عمرو‘‘ کے الفاظ کو دو مرتبہ دوہرایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح فائزہ کبیر الدین کا ہے جو مکرم کبیر الدین صاحب کی بیٹی ہیں اور یہ نکاح لقمان احمد باجوہ جو کہ شاہد کلاس جامعہ یوکے کے طالب علم ہیں اور محمد بوٹا باجوہ صاحب کے بیٹے ہیں۔ ان کے ساتھ تین ہزار یوروحق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے لقمان احمد باجوہ صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا: کالر ڈھیلا کیا ہوا ہے! گرمی لگ رہی ہے یا ٹائی کی وجہ سے سانس نہیں آرہا یا ذمہ داری پڑنے کی وجہ سے سانس رک رہا ہے؟

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح حانیہ خان بنت مکرم محمد اکرم خانصاحب جرمنی کا ہے جو عزیزم شعیب عمر ابن مکرم حبیب احمد عمر صاحب طالب علم جامعہ جرمنی کے ساتھ تین ہزار یوروحق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: عزیزہ رضوانہ ناصر بنت مکرم محمود احمد ناصر صاحب کا نکاح ہے جو آفاق احمد متعلم جامعہ احمدیہ جرمنی کے ساتھ (جو اشتیاق احمد صاحب کے بیٹے ہیں) تین ہزار یوروحق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ لبنیٰ تنویر گھمن بنت مکرم تنویر احمد گھمن صاحب جرمنی کا ہے جو منصور احمد گھمن طالبعلم جامعہ جرمنی کے ساتھ (جو منور احمد گھمن صاحب کے بیٹے ہیں) تین ہزار یوروحق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا: ہو گئے سارے؟ جس پر انہوں نے اثبات میں جواب عرض کیا۔

نکاحوں کے اعلان اور فریقین کے درمیان ایجاب وقبول کروانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارک باد دی۔

(مرتبہ: ظہیر احمد خان مربی سلسلہ، انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

......☆......☆......☆......

نماز جنازہ

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 16رجون 2016بروز جمعرات صبح 11 بجے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

(1) مکرم میاں منور علی صاحب (آف لیوٹن)

13رجون 2016 کو80سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے صحابی حضرت مولوی میاں محمد علی صاحبؓ کے پوتے اور حضرت میاں اکبر علی صاحبؓ کے بیٹے تھے۔ 1966 میں یوکے آئے اور 1974 سے لیوٹن میں رہائش پذیر تھے۔ 21سال بطور صدر جماعت لیوٹن کے علاوہ یوکے جماعت میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو خدمت خلق کا جنون کی حدتک شوق تھا۔ خصوصاً جلسہ سالانہ کے دنوں میں خدمت کیلئے ہر وقت موقع کی تلاش میں رہتے۔ یوکے کی ضیافت ٹیم میں بھی لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔ چیریٹی واک کے موقع پر فنڈز اکٹھا کرنے کے حوالہ سے لیوٹن کے ایک اخبار نے آپ کو Iron Man کے خطاب سے نوازا۔ مرحوم بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ لوکل کمیونٹی میں باوجود مخالفت کے ہردلعزیز شخصیت تھے۔ مرحوم خدا کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم میاں صفدر علی صاحب نیشنل سیکرٹری سمعی بصری اور مکرم میاں عمران علی صاحب نائب سیکرٹری سمعی بصری یوکے کے والد تھے۔

(2) مکرم مبشر احمد صاحب
(ابن مکرم امین خالد صاحب، کرائیڈن)

13رجون 2016 کو33سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری مرحوم کی ہمشیرہ مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ کے پوتے اور مکرم دین محمد صاحب (آف ٹوٹنگ) کے نواسے تھے۔ بہت منکسر المزاج، پیار کرنے والی شخصیت کے مالک تھے۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ
(زوجہ مکرم گلزار احمد ملک صاحب، امیر ضلع سرگودھا)

26راپریل 2016 کو 74سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ پیدائشی احمدی تھیں۔ بڑی نیک، پارسا اور نمازوں کی پابند، نہایت باوفا، باکردار اور خدمت گزار خاتون تھیں۔ قرآن کریم سے عشق کی حدتک لگاؤ تھا۔ بہت سے بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی توفیق ملی۔ اولاد کی اچھی تربیت کی اور اعلیٰ تعلیم دلوائی۔ خلافت سے والہانہ لگاؤ تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(2) مکرمہ نسیم اختر صاحبہ (آف کراچی)

19رمئی 2016 کو70سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ شادی کے بعد کلاسوالہ میں لجنہ کو منظم کیا۔ لمبا عرصہ وہاں صدر لجنہ رہیں۔ پھر رفاہ عامہ کراچی میں منتقل ہونے کے بعد وہاں بھی کچھ عرصہ بطور صدر لجنہ خدمت کی توفیق پائی۔ خاوند کی وفات کے بعد اپنا گھر نماز سینٹر کے طور پر پیش کیا اور پھر گھر کی دو منزلیں جماعت کو بطور ہدیہ پیش کردیں۔ کچھ عرصہ اپنے گھر کو میڈیکل کیمپس کیلئے بھی پیش کیا۔ آپ اپنے گھر میں جلسوں وغیرہ کے موقعہ پر mta دکھانے کا انتظام کیا کرتی تھیں۔ جب بھی کوئی تحریک ہوتی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ بڑی سادہ مزاج، ضرورت مندوں کی مالی امداد کرنے والی نافع الناس وجود تھیں۔ متوکل علی اللہ، نہایت نیک، پرہیزگار اور دعاگو بزرگ خاتون تھیں۔ کثرت سے درود شریف پڑھتیں۔ کئی بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی توفیق پائی۔ بڑی عمر میں جماعت کی تحریک پر قرآن شریف کا ترجمہ سیکھا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے حج کرنے کی بھی توفیق دی۔ خلافت سے بہت محبت تھی اور بچوں کو بھی اس کی تعلیم دی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم سجاد احمد کنول صاحب مربی سلسلہ کی والدہ تھیں۔ جنہیں چند سال قبل گھر کے باہر نامعلوم افراد نے شہید کردیا تھا۔

(3) مکرم چوہدری جاوید احمد باجوہ صاحب
(ابن مکرم چوہدری فضل احمد باجوہ صاحب آف داتازیدکا حال کراچی)

23رمئی 2016 کو کراچی میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ انتہائی نیک، نماز وروزہ کے پابند، بڑے خوش مزاج بزرگ تھے۔ کئی فیملیز کی درپردہ مالی مدد کرنا اور بچیوں کی شادی کے اخراجات برداشت کرنا آپ کا نمایاں وصف تھا۔ آپ نے بطور زعیم اعلیٰ، سیکرٹری امور عامہ ملیر اور دیگر حیثیتوں سے جماعتی خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں تین بیویاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم موصی تھے۔

(4) مکرمہ صادقہ قیوم صاحبہ
(اہلیہ مکرم عبدالقیوم صاحب مرحوم، آف گوجرانوالا)

20رمئی 2016 کوبقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ کی نواسی تھیں۔ بڑی صابرہ شاکرہ، نرم دل، نرم خو، ملنسار، دوسروں کی ہمدرد اور نافع الناس خاتون تھیں۔ اولاد کیلئے بہت دعائیں کیں۔ ان کی نیک تربیت کی اور ساری زندگی انہیں خلافت اور نظام جماعت کے ساتھ باندھے رکھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(5) مکرمہ نذیراں بیگم صاحبہ
(اہلیہ مکرم شیخ فاضل احمد صاحب مرحوم)

8رمئی 2016 کو 79سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت شیخ نصیر الدین صاحب مکند پوریؓ کی پوتی تھیں۔ مرحومہ کو خلافت سے والہانہ عشق تھا۔ بڑی مہمان نواز اور ہر ایک سے خندہ پیشانی سے پیش آنے والی نیک خاتون تھیں۔ بیماری کا لمبا عرصہ نہایت صبر کے ساتھ گزارا۔ آپ موصیہ تھیں۔ تدفین کینیڈا میں ہوئی۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم شیخ شاہد محمود صاحب (رضا کار کارکن شعبہ ضیافت لندن) کی والدہ تھیں۔

(6) مکرم ملک انتصار احمد صاحب
(ابن مکرم ملک اقبال احمد خان صاحب، آف اٹلی)

23راپریل 2016 کو 72سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ ان کا خاندان ربوہ کے ابتدائی مکینوں میں سے تھا۔ 1973 میں اٹلی منتقل ہوگئے اور اپنا کاروبار شروع کیا جس کی وجہ سے روم شہر میں وسیع واقفیت تھی۔ اپنے پرائے سب بڑا احترام کرتے تھے۔ جماعتی خدمت کا بہت شوق تھا۔ چھ سال بطور نیشنل صدر اور لمبا عرصہ روم جماعت کے لوکل صدر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں ایک بہن، اہلیہ اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم داؤد جان صاحب شہید افغانستان کے داماد تھے۔

(7) مکرم محمد ارشاد صاحب
(باورچی، ابن مکرم عطاء محمد صاحب، ربوہ)

11رمئی 2016 کو ربوہ میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ دس سال تک ٹی آئی کالج اور جامعہ احمدیہ ربوہ کی کینٹین چلائی۔ لمبا عرصہ مختلف جگہوں پر بالخصوص لنگر خانوں میں بطور باورچی جماعتی خدمت کی توفیق پائی۔ کراچی گیسٹ ہاؤس میں باورچی رہے۔ 1984 سے 2015 تک سوائے ایک جلسہ کے باقی تمام جلسوں پر یوکے آکر لنگر خانہ میں کام کرتے رہے۔ 1991 کے جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر وہاں بھی لنگر خانہ میں خدمت کی توفیق پائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ساتھ قریبی تعلق تھا۔ انہیں حضور کی خدمت کرنے کا بھی موقعہ ملا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم عزیز الرحمان خالد صاحب نائب وکیل الاشاعت ربوہ کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔

(8) مکرمہ نصرت جہاں صاحبہ
(اہلیہ مکرم ملک سعادت احمد صاحب، جرمنی)

31رمئی 2016 کو88سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت قاضی محبوب عالم صاحبؓ اور حضرت حسین بی بی صاحبہؓ کی بیٹی تھیں اور حضرت ملک مولا بخش صاحبؓ اور حضرت کرم النساء صاحبہؓ کی بہو تھیں۔ مرحومہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ مکرم حمید کرامت صاحب رضا کار کارکن دفتر پرائیوٹ سیکرٹری لندن کی ممانی تھیں۔

(9) مکرم قاضی حکیم نذیر محمد صاحب
(ابن مکرم حکیم عبدالعزیز صاحب مرحوم)

13راپریل 2016 کو 81سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت میاں کرم دین صاحب آف پیرکوٹ ثانی کے پڑنواسے تھے۔ دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم پر بھی عبور حاصل تھا۔ دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا اور اکثر مخالف علماء کو لاجواب کردیا کرتے تھے۔ بڑے معاملہ فہم، مالی قربانیوں میں پیش پیش اور بہت دعاگو بزرگ تھے۔ باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھا۔ کئی بار وقف عارضی کرنے کی بھی توفیق پائی۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت عقیدت رکھتے تھے۔ آپ نے اپنی جماعت میں امور عامہ، اصلاح وارشاد، دعوت الی اللہ اور وصایا کے شعبوں میں بطور سیکرٹری خدمت کی توفیق پائی۔ قائد مجلس بھی رہے۔ مرحوم موصی تھے۔

(10) مکرم حمید الدین خان صاحب (آف جرمنی)

یکم جون 2016 کوشدید علالت کے بعد وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ 45سال سے جرمنی میں مقیم تھے۔ پاکستان میں قائد مجلس اور ناظم انصار اللہ ضلع سیالکوٹ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ جرمنی قیام کے دوران نیشنل قائد اشاعت انصار اللہ کے علاوہ شعبہ رشتہ ناطہ میں بھی خدمت بجالاتے رہے۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

(11) مکرم خلیل احمد ناصر صاحب
(ابن مکرم مرزا محمد حسین صاحب ربوہ)

4رجون 2016 کو 70سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے نانا حضرت خواجہ عبدالعزیز صاحب حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے صحابی تھے۔ آپ قادیان سے ربوہ شفٹ ہونے کے بعد ٹھیکیداری کرتے تھے اور کارپنٹری کا کام بڑی مہارت سے کیا کرتے تھے۔ خلافت ثالثہ کے دور میں کئی دفعہ وقف عارضی کی توفیق پائی۔ نماز باجماعت کے پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والے، منکسر المزاج، خاموش طبع، نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے گہری وابستگی اور فدائیت کا تعلق تھا۔ اپنے بچوں کی اچھی تربیت کیلئے ہمیشہ کوشاں رہتے تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم وحید احمد صاحب وکالت تعمیل وتنفیذ لندن میں خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

......☆......☆......

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615

Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
www.intactconstructions.org
Intact Constructions
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

مکرم ماسٹر محمد شریف منڈاشی صاحب مرحوم کا ذکر خیر

ظفراللہ عزیز منڈاشی، قادیان

خاکسار کے چچا مکرم ماسٹر محمد شریف منڈاشی صاحب مرحوم ولد مکرم ماسٹر عبدالرزاق منڈاشی صاحب ساکن بھدرواہ ضلع ڈوڈہ، جموں وکشمیر کی پیدائش اپریل 1942 میں بھدرواہ میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم بھدرواہ میں ہی حاصل کی اور دسویں جماعت پاس کرنے کے بعد مرحوم نے بی۔ای۔سی کی ٹریننگ لی اور محکمہ تعلیم میں سرکاری ٹیچر کے طور پر اپریل 1961 میں اُن کا تقرر ہوا۔مختلف اضلاع میں مرحوم نے ایمانداری اور محنت سے اپنے فرض کو بخوبی نبھایا اور سن 2000ء میں ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے ریٹائر ہوئے۔ریٹائرمنٹ کے بعد مرحوم پوری طرح اسلام احمدیت کی تبلیغ میں سرگرم رہے ۔شوگر کے مریض ہونے کے باوجود اس فریضہ کو بخوبی نبھانے میں انہوں نے کوئی کسر باقی نہ رکھی۔آخر 19 / دسمبر 2015ء کو 73 سال کی عمر میں وفات پائی۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔

جہاں جہاں انہوں نے ایک ٹیچر کے طور پر ڈیوٹی دی وہاں ہر طبقہ کے لوگوں میں وہ کافی مشہور ہوتے تھے اور شاید ہی کوئی ہوتا تھا جو انہیں نہ جانتا ہو۔ ہر گاؤں میں ہر ایک کو یہ علم ہوتا تھا کہ یہ کس مسلک سے تعلق رکھتے ہیں۔مرحوم پیدائشی احمدی نہیں تھے۔اس کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:

’’1953-54ء کا سال تھا حضرت مولوی محمد حسین صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھدرواہ سے گئے کئی سال گزر چکے تھے اور بھدرواہ میں ایک چھوٹی سی جماعت قائم ہو چکی تھی جس کو جماعت احمدیہ کے نام سے پکارا جاتا ہے ۔یہ ان دنوں کی بات ہے جب میں پرائمری سکول کا طالب علم تھا میرے والد صاحب نے فرمایا کہ اب ہم نے احمدیت قبول کر لی ہے۔اگرچہ خاکسار کو احمدیت کے بارے میں کوئی علم نہ تھا صرف نام سن کر ہی میں خوش ہوا۔ پرائمری کلاس کی اردو کی کتاب میں حضرت عیسیٰؑ کے عنوان سے ایک سبق ہوا کرتا تھا جس میں اس بات پر زور دیا گیا تھا کہ جب بھی کبھی خدا تعالیٰ کا نیک بندہ دنیا کی رہبری کے لئے مبعوث ہوتا ہے دنیا اس کو اور اس کے ماننے والوں کو دکھ اور تکلیف دیتی ہے اور ایسا ہی سلوک حضرت عیسیٰؑ اور ان کے ماننے والوں کے ساتھ بھی ہوا۔ میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ کاش ہم کو بھی وہ زمانہ نصیب ہوتا۔ میری دعا کو اللہ تعالیٰ نے قبولیت بخشی اور اللہ تعالیٰ نے میرے والد صاحب کے ذریعہ میری اس تمنا کو پورا کیا اور ہم نے بھی حضرت عیسیٰؑ کا زمانہ پایا۔‘‘

(تاریخ احمدیت بھدرواہ صفحہ 81 تا 82)

نہایت ہی سادہ، ہمیشہ چہرے پر مسکراہٹ بکھیر کر رکھنے والے اور ہمیشہ اس انتظار میں کھڑے کہ کوئی شخص چاہے وہ بچہ، جوان یا بوڑھا ہی کیوں نہ ہو، اسلام یا کسی بھی مذہب کے بارے میں کوئی بات اُن سے پوچھے۔ان کا تعلق بچوں کے ساتھ بچے اور جوانوں کے ساتھ جوان جیسا تھا۔جس محفل میں وہ جاتے اُس محفل کی شان بن جاتے اور گھنٹوں کوئی اپنی جگہ سے نہ ہلتا۔

مکرم ماسٹر محمد شریف صاحب منڈاشی کئی خوبیوں کے مالک تھے ۔خدمت خلق کے لئے ہمیشہ تیار رہتے تھے۔انہوں نے اپنے گھر کے نیچے ایک کمرے کو کریانہ کی چھوٹی سی دوکان میں تبدیل کر دیا تھا جس کی غرض و غایت یہی تھی تاکہ وہاں تبلیغ کی جائے۔احمدی غیر احمدی دوست آکر بیٹھیں اور دینی مسائل پر گفتگو ہو۔اس دوکان میں روزمرہ کے استعمال کی برائے نام چیزیں تھیں لیکن خود مرحوم دوکان پر موجود کسی نہ کسی کتاب کے مطالعہ میں مصروف رہتے تھے خاص کر قرآن کریم۔قران کریم کا کوئی صفحہ ایسا نہ تھا جہاں مرحوم نے پین کا استعمال نہ کیا ہو۔

مرحوم کو ہر مذہب کے بارے میں کافی جانکاری تھی اس لئے وہ بڑے سے بڑے مخالف سے بات کرنے سے بالکل گھبراتے نہیں تھے ۔مسلمانوں ،ہندوؤں اور دوسرے مذاہب کے لوگوں کو قرآن اور ان کی اپنی مذہبی کتاب سے دلائل دیتے ۔اکثر ایک بات پر زور دیتے جو انہوں نے مکرم ومحترم مولوی محمد ایوب بٹ صاحب درویش (اللہ تعالیٰ مولوی صاحب کو صحت وسلامتی والی لمبی عمر عطا کرے) سے سیکھی تھی کہ مخالف کو قرآن کے دائرے کے اندر رکھتے ہوئے بات کرنی چاہئے۔ جہاں وہ قرآن کے دائرے سے باہر گیا وہاں اُسے یاد دلایا جائے کہ آپ تو قرآن کے دائرے سے باہر جا رہے ہیں۔مرحوم کہتے تھے کہ خاکسار نے مولوی صاحب سے یہ بھی سیکھا تھا کہ کس طرح قرآن کی آیات کو مخالف کے سامنے ترتیب سے پیش کیا جائے۔ مرحوم جب بھی تبلیغ کیلئے جاتے تو کہتے تھے کہ جب تک ہم قرآن کے دائرے میں رہ کر بات کریں گے مخالف ہم کو تبلیغ کے میدان میں پچھاڑ نہیں سکتا۔

مرحوم ہندومت کے بارے میں بھی خاصی واقفیت رکھتے تھے۔ بہت ساری ہندو مذہب کی کتابوں کا بھی مطالعہ کیا ہوا تھا اور بہت ساری زیر مطالعہ تھیں۔اکثر کہا کرتے تھے کہ ہندو مذہب کوئی الگ مذہب نہیں ہے بلکہ ابتداء میں ہندوؤں کی تعلیم وہی تھی جو اسلام پیش کر رہا ہے نیز فرمایا کرتے تھے کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ہم کو ہدایت کرتا ہے کہ

اَلَمۡ تَرَ اِلَی الَّذِیۡنَ اُوۡتُوۡا نَصِیۡبًا مِّنَ الۡکِتٰبِ یُدۡعَوۡنَ اِلٰی کِتٰبِ اللّٰہِ لِیَحۡکُمَ بَیۡنَہُمۡ ثُمَّ یَتَوَلّٰی فَرِیۡقٌ مِّنۡہُمۡ وَہُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ

(آل عمران آیت نمبر 24)

اس آیت سے آپ استدلال کرتے تھے کہ غیروں کو کتاب کا جو حصہ دیا گیا ہے اس کے حوالے سے اُن کو قرآن یعنی کتاب اللہ کی طرف بلانا چاہئے۔اکثر اُن احباب جماعت کو جنہیں ہندو مذہب کا علم کم ہوتا انہیں کہتے کہ اگر آپ ہندو مذہب کی کتابیں نہیں پڑھو گے اور اُن کی تعلیم کیا ہے نہیں جانو گے تو آپ کو کہاں سے پتہ چلے گا کہ اُن کے پاس کتاب کا کون سا حصہ ہے جس کو لے کر ہم اُن کو اسلام اور قرآن کی طرف بلائیں۔

مرحوم کی باتوں میں اکثر شری کرشن علیہ السلام، شری رام چندر علیہ السلام ،شری گوتم بدھ علیہ السلام اور واسکی ناگؑ کا ذکر بھی ہوتا تھا۔اسی عقیدت سے انہوں نے اپنے دو بیٹوں کا نام کرشن اور گوتم بھی رکھا تھا۔

مکرم ماسٹر محمد شریف منڈاشی صاحب مرحوم کو قادیان دارالامان سے غیر معمولی محبت تھی۔ مرحوم نے قادیان میں گھر بھی بنایا اور اپنے ایک بیٹے مکرم ھدایت اللہ منڈاشی صاحب مربی سلسلہ کو سلسلہ عالیہ کے لئے وقف کر دیا۔مرحوم سال میں کئی دفعہ قادیان تشریف لاتے۔

مرحوم کو اللہ تعالیٰ پر اس قدر یقین تھا کہ نڈر ہو کر تبلیغ کیا کرتے تھے ۔بھدرواہ میں اکثر بازار کی طرف روانہ ہوتے اور دوکانوں میں جا کر لوگوں کو تبلیغ کیا کرتے۔ سیری بازار میں تقیہ چوک کے نزدیک زیارت کے پیچھے ایک ہندو طبیب تھے جو مرحوم کے اچھے دوست تھے اور مرحوم کی بہت عزت کیا کرتے تھے۔ مرحوم اکثر اُس دوکان پر جاتے اور وہاں بیٹھے احباب کو گیتا، وید، رامائن نیز قرآن کے ذریعہ خدا کے ایک ہونے کا ثبوت پیش کرتے اور آخر پر ان سب کتابوں کی تعلیم کا نچوڑ اسلام احمدیت کے پیغام کے طور پر پیش کرتے۔سامنے سے گزرنے والے لوگ اُن کی باتیں سننے کیلئے رُک جاتے ۔اُس دوکان کے ایک طرف ایک جوشیلے مسلم نوجوان کی کپڑے کی دوکان بھی تھی وہ اکثر ماسٹر صاحب کو تبلیغ کرتے دیکھتا۔ایک دن اُس سے رہا نہیں گیا اور اپنی دوکان سے اُٹھ کر آیا اور مرحوم کو دھمکانے لگا کہ اگر آپ نے یہ سب بند نہیں کیا تو مجھ سے بُرا کوئی نہ ہوگا۔مرحوم اسقدر نڈر تھے کہ اُس مخالف کی دھمکی سننے کے بعد بھی اُسے جواب دیا کہ تم میرا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔خدا اور اُس کے فرشتے میرے ساتھ ہیں۔ میں کل بھی یہاں آؤں گا اور جب تک زندہ ہوں یہاں آتا رہوں گا اور لوگوں کو تبلیغ کرتا رہوں گا اور تم میرا کچھ بھی بگاڑ نہیں پاؤ گے اور مرحوم روز اُس دوکان پر جاتے محض اس لئے کہ اُس مخالف کو معلوم ہو جائے کہ ایک احمدی تمہاری دھمکیوں سے ڈر کر اسلام احمدیت کی تبلیغ بند نہیں کر سکتا۔

مرحوم کے چھوٹے بیٹے مکرم ھدایت اللہ منڈاشی صاحب مبلغ سلسلہ اپنے والد صاحب کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ:

’’والد صاحب کو دینی کتب کے مطالعہ کا بے انتہا شوق تھا۔بچپن سے ہم نے والد صاحب کو قرآن مجید، کتب حضرت مسیح موعودؑ، کتب خلفاء کرام و بزرگان سلسلہ کا مطالعہ کرتے دیکھا ہے۔اکثر دفعہ بہت دیر رات تک مطالعہ کرتے رہتے۔والد صاحب کو تبلیغ اسلام احمدیت کا بے انتہا جذبہ تھا۔دن ہو یا رات جب تک کسی کو احمدیت کا پیغام نہ پہنچاتے بے چین رہتے۔

خاکسار کے والدین جہاں جہاں بطور سرکاری ٹیچر ملازم رہے خاکسار کو ساتھ ساتھ رہنے بلکہ اُنہیں اسکولوں میں کلاس آٹھویں تک تعلیم حاصل کرنے کا موقعہ ملا۔والد صاحب جس جگہ بھی ملازمت کے دوران قیام پزیر رہے آپ نے برملا اپنے احمدی ہونے کا اعلان کیا اور بلاخوف وخطر لوگوں تک پیغام حق پہنچایا۔جس جگہ کرائے پر مکان لیا آپ ہمیں نماز کے وقت یہ حکم دیتے کہ جاؤ چھت پر اذان دو۔چنانچہ ہم چھت پر یا کسی اُونچی جگہ چڑھ کر اذان دیتے اور بعض دفعہ آنے جانے والے لوگ یہ دیکھ کر حیران رہ جاتے کہ یہاں تو مسجد نہ تھی پھر اذان کیوں دی جا رہی ہے۔بعد میں انہیں پتہ چلتا کہ یہاں پر ایک احمدی ماسٹر صاحب اپنی فیملی کے ساتھ رہتے ہیں جن کے بچے اذان دیتے ہیں۔

اس طرح جہاں جہاں بھی آپ ملازمت کے دوران مقیم رہے وہ جگہ گویا دارالتبلیغ تھی۔رات دن تبلیغی محفل لگتی۔اسکول جاتے آتے ہوئے جو ملتا اُسے تبلیغ کرتے اور تبلیغ کا انداز بھی بڑا ہی زبردست تھا۔پہلے حال چال پوچھتے پھر جس میعار کا شخص ہوتا اُسی کے مطابق تبلیغ کرتے۔بعض دفعہ تبلیغ کے دوران پتہ چلتا کہ ضرورت مند ہے تو امداد بھی کرتے۔

دوکانوں پر سودا سلف خریدنے جاتے اور تبلیغ شروع ہو جاتی اور بہت بڑی بھیڑ لوگوں کی یکجا ہو جاتی۔کئی دفعہ مخالفت کا سامنا کرنا پڑتا۔کرایہ کا مکان بھی خالی کرنا پڑا۔ہندو کا مکان کرایہ پر لیتے۔مخالف مولویوں کی دھمکیاں ملتیں۔اسکول کے افسران سے شکایت کی جاتی کہ یہ طلباء کو اپنے دین کی تعلیم دیتا ہے اور چھٹی کے بعد دوکانوں پر تبلیغ کرتا ہے۔ان تمام مشکلات کے باوجود والد صاحب بغیر کسی خوف اور پرواہ کے اسلام احمدیت کی تبلیغ جاری رکھتے۔

والد صاحب ایک لمبا عرصہ سے زیابیطس کے مرض میں مبتلاء تھے جس کی وجہ سے گردے تقریباً کام کرنا چھوڑ چکے تھے۔دل کے مرض میں بھی مبتلاء تھے۔ایک دفعہ جموں میں ایک پرائیویٹ ہسپتال میں چیک اپ کروایا جب رپورٹ آئی تو ہندو نرس نے ٹیسٹ دیکھ کر تشویش کا اظہار کیا۔آپ نے کہا یہ سب کچھ نہیں ہے۔سب کچھ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔تشویش کرنے کی کوئی بات نہیں آپ یہ بتاؤ کہ ’’ایشور‘‘ کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے۔اس طرح وہاں بھی تبلیغ شروع کر دی۔امرتسر میں چیک اپ کے بعد ڈاکٹر نے انہیں یہ بتا دیا تھا کہ اب آپ زیادہ سے زیادہ چھ ماہ سے دس ماہ تک زندہ رہ سکتے ہیں۔یہ جاننے کے بعد بھی مرحوم والد صاحب کے چہرہ پر ذرا بھی موت کا خوف نہ تھا بالکل اُسی طرح روزمرہ کے کام کرتے رہتے تھے جس طرح پہلے کرتے آئے تھے۔

والد صاحب ہر سال جلسہ سالانہ پر قادیان آتے۔شاید ہی کوئی سال ہوگا جس سال آپ جلسہ سالانہ پر نہ آئے ہوں۔خلافت سے بے انتہا محبت رکھتے۔ باقاعدگی سے خود بھی خطبہ جمعہ و خطابات سنتے اور اہل وعیال کو بھی اسکی تاکید کرتے بلکہ غیر احمدیوں کو سُننے کی دعوت دیتے اور جب کوئی غیر احمدی سُننے آتا تو پھر خوشی کا ٹھکانہ نہ رہتا۔ الغرض اُن کا اُٹھنا بیٹھنا اور اوڑھنا بچھونا احمدیت کی تبلیغ تھا۔وفات سے ایک دن قبل جلسہ سالانہ پر آنے کے لئے بس کی ٹکٹ کروالی تھی بلکہ مزدور کو صبح سامان بس اسٹینڈ پر لے کر جانے کے لئے کہہ رکھا تھا لیکن تقدیر الٰہی کو کچھ اور ہی منظور تھا۔‘‘

مورخہ 19 / دسمبر 2015 کو تقریباً 3 بجکر 30 منٹ پر مرحوم کو پہلا دل کا دورہ پڑا۔مرحوم نے اپنی اہلیہ کو کہا کہ مجھے دل میں درد سا محسوس ہو رہا ہے۔ہسپتال لے جانے کیلئے آٹو کا انتظام کیا گیا لیکن راستے میں ہی آپ کی وفات ہو گئی۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔مرحوم موصی تھے آپ کی نعش کو قادیان لایا گیا۔نمازِ عصر کے بعد جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ قادیان میں مکرم ومحترم ناظر اعلیٰ صاحب قادیان نے مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی اور قطعہ نمبر 13 میں اپنی والدہ مرحومہ مہتاب بیگم صاحبہ کے قدموں میں آپ کی تدفین ہوئی۔

مکرم ماسٹر محمد شریف منڈاشی صاحب مرحوم جماعت کے کئی عہدوں پر خدمت بجالاتے رہے۔مرحوم بھدرواہ کے تیسرے قائد مجلس خدام الاحمدیہ بھی رہے نیز زعیم انصاراللہ، سیکرٹری تعلیم القرآن، سیکرٹری وصایا اور سیکرٹری دعوت الی اللہ جیسے اہم عہدوں پر خدمت بجالاتے رہے۔

آپ صوم وصلوۃ کے پابند بااخلاق سچ بولنے والے متقی پرہیزگار انسان تھے۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے ۔آمین۔آپ کے لواحقین میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔اللہ تعالیٰ لواحقین کو اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا کرے۔آمین۔

......☆......☆......☆......

اُذْكُرُوْا مَوْتَاكُمْ بِالْخَيْرِ

پیارے بھائی مکرم عبد العزیز ڈوگر صاحب کی محبت بھری یادمیں

(عبد الحلیم طیب، کنیڈا)

ہمارے پیارے بھائی مکرم چوہدری عبد العزیز ڈوگر صاحب بعمر 87 سال 11 رجنوری 2016 کی شام Coventry ہسپتال یوکے میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ موصوف حضرت ماسٹر چراغ محمد صاحب صحابی آف کھارا نزد قادیان کے بیٹے تھے۔ ہمارے دادا جان حضرت چوہدری امیر بخش صاحب بھی صحابی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام تھے، جنکے ذریعہ سے ہمارے خاندان میں احمدیت کی بناء پڑی۔ ہمارے والد صاحب محترم حضرت ماسٹر چراغ محمد صاحبؓ نے تعلیم الاسلام اسکول قادیان سے تعلیم پانے کے بعد گورنمنٹ سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور سے تدریس کا کورس مکمل کیا، جس کے بعد آپ کو تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان میں 36 سال تک بطور استاد پڑھانے کی توفیق ملی۔ آپ خاندان سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے سچے خادم وعاشق تھے۔ آپ کو خاندان سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ، سیدنا حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے صاحبزادگان کو پڑھانے کا شرف حاصل ہوا۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اور حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب مرحوم ومغفور والد ماجد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو بھی پڑھانے کی سعادت نصیب ہوئی۔

ہماری والدہ محترمہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء سے والہانہ محبت وعقیدت رکھتی تھیں۔ پنجوقتہ نمازوں کا قیام، تقویٰ شعاری اور التزام سے دعائیں کرنا آپ کی عادت تھی۔ آپ کی قبولیت دعا کے عجیب نظارے ہم نے دیکھے، خدا تعالیٰ انہیں خوابوں کے ذریعہ آگاہ کردیتا تھا۔ خدا تعالیٰ ہمارے بزرگ والدین کو اپنا قربِ خاص عطا فرمائے۔ آمین

محترم بھائی عبد العزیز ڈوگر صاحب 1929 میں گاؤں کھارا نزد قادیان میں پیدا ہوئے۔ تعلیم الاسلام ہائی اسکول سے آپ نے میٹرک پاس کرنے کی بعد 1945 میں آپ نے اپنے آپ کو وقف کیلئے پیش کردیا۔ جلد ہی 1947 میں ملک کی تقسیم ہوگئی۔ ہمارے بھائی محترم چوہدری عبد العزیز ڈوگر صاحب مرحوم کو ایک قافلہ میں ہماری بوڑھی والدہ صاحبہ کو کندھوں پر بٹھا کر پیدل چلکر سیالکوٹ تک پہنچانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ چنانچہ محترمہ والدہ صاحبہ کی اس غیر معمولی خدمت پر سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 28ر فروری 2003 میں موصوف مرحوم کے متعلق فرمایا کہ ’’ہمارے عبد العزیز صاحب ڈوگر اپنی والدہ صاحبہ کو پارٹیشن کے وقت کندھوں پر اُٹھا کر پاکستان لائے تھے۔‘‘

1953 کے فسادات کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد مبارک پر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے پیارے بھائی عبد العزیز صاحب سے فرمایا کہ حضور نے ایک امانت تمہارے سپرد کرنے کا ارشاد فرمایا ہے جس کو لیکر تم کراچی جاؤگے اور آپ سے یہ حلف لیا گیا۔ حلف کے الفاظ یہ تھے: ’’کہ میں خدا تعالیٰ کو حاضر وناظر جان کر یہ اقرار کرتا ہوں کہ جو امانت میرے سپرد کی جارہی ہے اس کی ہر طرح سے حفاظت کروں گا، جب تک میرے دم میں دم ہوگا اس وقت تک کوئی کوتاہی نہ ہوگی۔‘‘ پھر فرمایا ایک اور آدمی کا نام لو جس کو تمہارے ساتھ بھجوایا جاسکے۔ آپ نے محترم صوبیدار میجر عبد المنان صاحب دہلوی مرحوم کا نام تجویز کیا اور ان کا نام منظور ہوا۔ اس طرح ایک قیمتی اور مقدس امانت مکرم امیر صاحب کراچی کے پاس لے جانے کی سعادت ملی۔

1953 میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ لاہور ہائی کورٹ، انکوائری کمیشن کیلئے احمدیت کے دفاع کی غرض سے جب تشریف لے جاتے تھے اس وقت یہ پیارے بھائی جان اور صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب فرنٹ سیٹ پر حضور کے ہمراہ ہوتے تھے اور اس طرح حضور کی خاص قربت اور شفقت کے بیشمار مواقع انہیں ملتے رہے۔

جیسا کہ پہلے ذکر آیا ہے آپ کو 1945 میں زندگی وقف کرنے کی توفیق ملی تھی۔ حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر 1949 تا 1968 تک دواخانہ خدمت خلق میں خدمت کی توفیق پائی۔ خلافت ثالثہ میں تحریک جدید میں خدمت کا موقع ملا۔ اسی طرح خلافت رابعہ میں ربوہ، بیرون ملک گیمبیا، جرمنی، سیرالیون میں تعمیرات کی نگرانی کا کام سپرد ہوا اور خدا کے فضل اور خلفاء کی دعاؤں اور راہنمائی سے تعمیراتی منصوبے بخیر وخوبی مکمل کرنے کی توفیق ملی۔ اس طرح خلفاء کی خصوصی دعائیں اور خوشنودی حاصل ہوئی۔

خلافت ثانیہ میں بحیثیت مہتمم مقامی خدام الاحمدیہ مرکزیہ تین دفعہ اور خلافت ثالثہ میں ایک بار علم انعامی حاصل کرنے کا اعزاز پایا۔ آپکو کل 38 برس سلسلہ کی خدمت کے مختلف مواقع میسر آئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

1959 تا 1967 مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں مہتمم مقامی ربوہ تھے۔ ایک بار ڈاکوؤں سے مڈبھیڑ ہوگئی جو ربوہ میں آئے دن وارداتیں کیا کرتے تھے، آپ نے نہایت دلیری سے ڈاکوؤں کو زمین پر گرا کر اپنی گرفت میں لئے رکھا مگر تیسرا ڈاکو آپ پر مسلسل خنجر سے وار کرتا رہا جس سے آپ شدید زخمی ہوگئے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو معجزانہ زندگی عطا فرمائی۔

1974 کے پُرآشوب دور میں جبکہ آپ لاہور میں تھے اُن دنوں مخالفین احمدیت کی طرف سے حملے کئے جارہے تھے۔ مخالفین کا جم غفیر احمدیہ مسجد واقع مغلپورہ پر حملہ آور ہوا آپ نے چند خدام کے ہمراہ سینہ سپر ہوکر مخالفین کا بہادری سے مقابلہ کیا اور مسجد کو انکے قبضہ سے چھڑایا۔ جس پر پولیس نے آپ کو گرفتار کرلیا آپ کئی دن جیل میں رہے اور یوں آپ کو اسیر راہ مولیٰ ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ رہائی کے بعد آپ سب کو حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ نے اپنے گھر دعوت پر مدعو کیا۔

آپ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سے متعلق واقعات اور یادوں پر مبنی ایک کتاب ’’یادِ حبیب‘‘ کے نام سے تصنیف فرمائی۔ جس میں آپ تحریر فرماتے ہیں: ’’عاجز عبد العزیز کو اپنے بزرگوں سے احمدیت کی برکت نصیب ہوئی اور ان کی دعاؤں کی برکت سے ساڑھے اکیس سال حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ایسی قربت نصیب رہی جن کی خدمات کا شرف دنیا کی سب عزتوں سے بڑی عزت ہے۔ کیسے کیسے فیض اس وجود سے پائے۔ اُس کی پیاری یادیں میرا سرمایہ افتخار ہیں۔ میں خدا تعالیٰ کو حاضر وناظر جان کر کہتا ہوں کہ اس پاک وجود سے مجھے بے حد محبت اور عقیدت ہے۔ ان کی بیماری میں میں نے خدمت کے بہت مواقع پائے۔‘‘

آپ کو زندگی میں دوبار حج کرنے کی توفیق ملی۔ آپ نے اپنے والدین کیلئے دو افراد کے ذریعہ حج بدل کروائے۔

پیارے بھائی جان نہایت شریف النفس، ملنسار اور مخلص انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ گہری محبت اور وفاء کا تعلق تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ موصی تھے۔ آپ کی چار بیٹیاں اور تین بیٹے ہیں۔ ☆مکرم عبد الغفور ڈوگر صاحب حال مقیم فرینکفرٹ جرمنی ☆مکرمہ ریاض بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک احمد رشید صاحب ڈوگر حال مقیم کینیڈا ☆مکرمہ افتخار النساء صاحبہ ریجنل صدر لجنہ مڈلینڈ یوکے اہلیہ مکرم قاضی سلیمان احمد صاحب ☆مکرم عبد الرزاق ڈوگر صاحب صدر حلقہ Nordweststadt جرمنی ☆مکرمہ زیب النساء صاحبہ صدر لجنہ Rotterdam ہالینڈ اہلیہ مکرم ناصر احمد ڈوگر صاحب ☆مکرم عبد الحنّان ڈوگر صاحب حال مقیم فرینکفرٹ جرمنی ☆مکرمہ ثمین صاحبہ اہلیہ مکرم میاں شہزاد احمد صاحب حال مقیم کینیڈا۔

بھائی جان کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 15 رجنوری 2016 میں مرحوم کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں نہایت ہی شفقت اور محبت سے آپ کی پیشانی پر دایاں ہاتھ پھیرا جو جانے والے کیلئے حضور کی خاص محبت اور شفقت کا اظہار تھا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب بھائیوں کی اولادوں کو جماعت اور خلافت سے اخلاص وفا کا تعلق نبھانے کی توفیق عطا فرمائے، مرحوم بھائی کے درجات بلند فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

......☆......☆......☆......

تبلیغ کو وسیع کرو

سیّدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تبلیغ کو وسیع کرنے کے ضمن میں احباب جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’تم بھی اگر خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کروگے اور تہجد اور ذکر الٰہی پر زور دوگے تو تمہارے اردگرد کے رہنے والے تم سے دعائیں کروائیں گے، تم سے محبت کریں گے اور تمہاری بزرگی کا اثر ان کے دلوں پر ہوگا۔ اب تم میں سے ہر شخص یہ بھول جائے کہ وہ زید یا بکر ہے۔ بلکہ وہ یہ یقین کرلے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خلیفہ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس ملک میں نمائندہ ہے۔ پس اپنے مقام کو سمجھو اور مجھے یہ خوش خبریاں بھجواؤ کہ خدا تعالیٰ نے تمہاری زبانوں میں اثر دیا ہے اور جوق درجوق لوگ احمدیت میں داخل ہورہے ہیں اور تمہارے ایمانوں میں اتنی طاقت دی ہے کہ مالی حالت روز بروز درست ہوتی جارہی ہے اور تبلیغ کا سلسلہ وسیع ہورہا ہے۔‘‘ (سوانح فضل عمرؓ، جلد چہارم، صفحہ 404 تا 405)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ، قادیان

ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات 2016 کی تاریخوں کا اعلان

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قادیان دارالامان میں درج ذیل تاریخوں میں ذیلی تنظیموں کے اجتماعات کے انعقاد کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب ومستورات اس روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کریں۔

- اجتماع لجنہ اماء اللہ بھارت وناصرات الاحمدیہ مورخہ 15 تا 17 راکتوبر 2016 (بروز ہفتہ، اتوار، سوموار)
- اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ مورخہ 15 تا 17 راکتوبر 2016 (بروز ہفتہ، اتوار، سوموار)
- اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت مورخہ 18 تا 20 راکتوبر 2016 (بروز منگل، بدھ، جمعرات)

افسوس! مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ

میرے بھائی مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب (ابن مکرم چوہدری سکندر خان صاحب مرحوم درویش قادیان) آف جرمنی مورخہ 28/جون 2016ء بروز منگل دل کے عارضہ کی وجہ سے وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

آپ 1946ء میں کھاریاں شہر ضلع گجرات پاکستان میں پیدا ہوئے۔ آپ ابھی ایک سال اور چند ماہ کے تھے کہ والد صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے 1947ء میں درویشی اختیار کی اور مرکز قادیان کی حفاظت کیلئے زندگی وقف کر کے قادیان چلے گئے۔ مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب والدہ کے ساتھ دادا جان کے گھر رہے اور بڑے ہوئے۔ 1964ء میں جب انڈیا پاکستان کے حالات ٹھیک ہوئے تو والدہ صاحبہ آپ کو دادا جان کے پاس چھوڑ کر قادیان آ گئیں۔ اس وقت آپ کی عمر 18 سال تھی۔ دادا جان نے اپنے اکلوتے بیٹے یعنی ہمارے والد مکرم چوہدری سکندر خان صاحب مرحوم درویش کو قادیان کی حفاظت کیلئے وقف کر کے قادیان بھیج دیا تھا۔ دادا نے بزرگی کی وجہ سے مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب کو اپنے پاس کھاریاں میں رکھ لیا۔ اس طرح آپ اپنے والدین کے بغیر کھاریاں میں اپنے دادا کے پاس رہے۔ آپ نے FA تک تعلیم حاصل کی۔ والدہ صاحبہ کی وفات 1984ء میں ہوگئی۔ آپ والدہ صاحبہ کی وفات پر قادیان نہیں آ سکے۔ اسی طرح محترم والد صاحب 2000ء میں وفات پا گئے۔ اس وقت بھی آپ والد صاحب کی وفات پر قادیان نہیں آ سکے اور خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی رہتے ہوئے صبر کے ساتھ وقت گزارا۔ کھاریاں جماعت میں آپ مختلف عہدوں پر خدمت کرتے رہے اور ہر تحریک میں حصہ لیتے رہے۔

1993ء میں آپ کھاریاں سے ہجرت کر کے جرمنی چلے گئے۔ آپ نے 1994ء میں جماعتی دفاتر فرینکفرٹ میں بطور کارکن خدمت کرنی شروع کر دی اور آپ کو آخر وقت تک خدمت دین کی سعادت ملی۔ کارکن شعبہ تبلیغ، کارکن دفتر امیر صاحب جرمنی، اور چند سالوں سے کارکن دفتر امور خارجہ میں خدمت بجا لا رہے تھے۔ آپ نیک، صابر اور نمازوں کے پابند تھے۔ خدمت خلق کرنے والے اور ہر مالی قربانی میں حصہ لینے والے تھے۔ خلافت احمدیہ سے پیار، محبت اور اخلاص کا تعلق تھا۔ ہمیشہ اپنے بچوں کو جماعت سے مضبوط تعلق رکھنے اور ہمیشہ خلافت احمدیہ سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتے رہتے تھے۔

خدا تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ آپ کی نماز جنازہ 30/جون بروز جمعرات بعد نماز عصر بیت السبوح فرینکفرٹ میں مکرم حیدر علی ظفر صاحب نے پڑھائی۔ آپ موصی تھے اس لئے آپ کی تدفین ربوہ میں عمل میں آئی۔ ربوہ میں مورخہ 3/جولائی بروز اتوار مکرم مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ ربوہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور اُسی روز بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

آپ کے ایک بھائی مکرم انس احمد صاحب کارکن وکالت اشاعت ترسیل لندن میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ آپ نے اہلیہ کے علاوہ 3 بیٹے اور 2 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ کے فضل سے چھوٹی بیٹی کے علاوہ سب بچے شادی شدہ ہیں۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو ہمیشہ ان کی نیکیوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

چوہدری رفیع احمد، قادیان

......☆......☆......☆......

اعلان دعا

۞ محترم طارق احمد ادریس صاحب مربی سلسلہ شموگہ کرناٹک کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 20/مارچ 2016 کو بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام حضور انور نے صوفیہ ادریس رکھا ہے جو وقف نو میں بھی شامل ہے۔ بچی کی صحت و تندرستی، نیک صالحہ خادمہ دین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد جاوید احمد، انسپکٹر اخبار بدر)

نذرِ خلافت

اپنے پیاروں کی طرف ہیں نہ سگے بھائیوں کے ساتھ
ہیں خلافت کی طرف پوری توانائیوں کے ساتھ
ہم کھڑے ہونگے نہ رسوائیوں کی پرچھائیوں کے ساتھ
اپنا جینا اور مرنا صرف اچھائیوں کے ساتھ

سامنے کوئی بھی رشتہ ہے نہ کوئی دوستی
نہ کسی سے کوئی نفرت نہ کسی سے دشمنی
جی رہے ہیں مشعلِ بیعت کی رعنائیوں کے ساتھ
ہیں خلافت کی طرف پوری توانائیوں کے ساتھ

اپنا مرشد ہی ہمارا راہرو، رہبر ہے بس
اور وہی پشتوں سے ٹوٹے دل کا چارہ گر ہے بس
چاہتے ہیں بس اُسے ہم دل کی گہرائیوں کے ساتھ
ہیں خلافت کی طرف پوری توانائیوں کے ساتھ

صرف رکھتے ہیں خلافت کے وفاداروں کو دوست
اس قبیلے کے فقیروں اور ناداروں کو دوست
واسطہ رکھتے نہیں ہم لوگ ہر جائیوں کے ساتھ
ہیں خلافت کی طرف پوری توانائیوں کے ساتھ

ہم نہیں سُنتے ہیں باتیں چلتے پھرتے راہ میں
ہم کبھی جاتے نہیں قدسیؔ تماشاہ گاہ میں
ہم کسی صورت نہیں شامل تماشائیوں کے ساتھ
ہیں خلافت کی طرف پوری توانائیوں کے ساتھ

(عبدالکریم قدسیؔ، سری لنکا)

ارشاد سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

''ہوش کی عمر میں آ کر جب بچے واقفین نو اور جماعتی پروگراموں میں حصہ لیں تو اُن کے دماغوں میں یہ راسخ ہو کہ انہوں نے صرف اور صرف دین کی خدمت کیلئے اپنے آپ کو پیش کرنا ہے۔ زیادہ سے زیادہ بچوں کے دماغ میں ڈالیں کہ تمہاری زندگی کا مقصد دین کی تعلیم حاصل کرنا ہے۔ یہ جو واقفین نو بچے ہیں ان کے دماغوں میں یہ ڈالنے کی ضرورت ہے کہ دین کی تعلیم کیلئے جو جماعتی دینی ادارے ہیں اُس میں جانا ضروری ہے۔ جامعہ احمدیہ میں جانے والوں کی تعداد واقفین نو میں کافی زیادہ ہونی چاہئے۔''

(بحوالہ خطبہ جمعہ 18/جنوری 2013ء، بمقام بیت الفتوح، لندن)

(ناظر تعلیم، صدر انجمن احمدیہ قادیان)

انٹرنیشنل مسرور T-20 کرکٹ ٹورنامنٹ

اللہ کے فضل سے امسال آٹھواں انٹرنیشنل مسرور T-20 کرکٹ ٹورنامنٹ 18 تا 22/مئی 2016 برطانیہ میں منعقد ہوا۔ 12 ممالک کی 19 ٹیموں نے اس میں حصہ لیا۔ کنگسٹن، مارٹن اور wandsworth کی 16 گراؤنڈز میں 44 میچز کھیلے گئے۔ تمام میدانوں میں نماز باجماعت ادا کی جاتی رہی۔ بعض اخبارات نے ٹورنامنٹ کی خبریں بھی شائع کیں۔ جن میں گارڈین، وانڈزورتھ، دی نیشن اور کرکیٹر میگزین شامل ہیں۔

فائنل میچ Abbey Recreation Ground مورڈن میں کینیڈا اور عمیر الیون کے مابین کھیلا گیا، جسے کینیڈا کی ٹیم نے جیت کر ٹرافی حاصل کی۔ اس ٹورنامنٹ کا آغاز 2009 میں ہوا تھا۔ کینیڈا کی ٹیم اب تک آٹھ میں سے پانچ ٹورنامنٹ جیت کر نمایاں ہے۔ انگلینڈ کی ٹیم نے تیسرا مقام حاصل کیا۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے کامیاب دورہ ڈنمارک و سویڈن سے واپس تشریف لانے کے بعد اوّل اور دوم آنے والی ٹیموں کے کھلاڑیوں سے ازراہ شفقت ملاقات فرمائی اور دونوں ٹیموں کو اپنے ہمراہ تصویر بنوانے کا شرف بھی عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزازان ٹیموں کیلئے بابرکت فرمائے۔ آمین

(فرخ سلطان محمود، سیکرٹری میڈیا رپورٹس)

کلامُ الامام

''یہ زندگی جس پر فخر کیا جاتا ہے ہیچ ہے اور ہمیشہ کی خوشی کی وہی زندگی ہے جو مرنے کے بعد عطا ہوگی۔''

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 616)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کلامُ الامام

''تم اس بات کو کبھی مت بھولو کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے بغیر جی ہی نہیں سکتے۔''

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 616)

طالب دُعا: الہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)

Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,

E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم

احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری و شوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز

098154-09445

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 7886: میں محمد عامر ولد مکرم محمد رئیس احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 23 سال پیدائشی احمدی، ساکن ننگل باغبانہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18/مئی 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/6119 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد زاہد   العبد: محمد عامر   گواہ: محمد اکرم گجراتی

مسل نمبر 7887: میں آسیہ پروین زوجہ مکرم شیخ مصطفیٰ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال پیدائشی احمدی، ساکن جماعت احمدیہ سورب ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9/مئی 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: نکلیس اور بالیاں 2 تولہ، ایک جوڑی بالیاں 2 ماش، ایک عدد انگوٹھی 2 ماش، زیور نقرئی: پیر کی چین وزن 6 تولہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ مصطفیٰ   الامۃ: آسیہ پروین   گواہ: ایم مظفر احمد

مسل نمبر 7888: میں رابعہ خاتون زوجہ مکرم محمد رئیس احمد صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 56 سال پیدائشی احمدی، ساکن ننگل باغبانہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18/مئی 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 12.5 گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد زاہد   الامۃ: رابعہ خاتون   گواہ: محمد اکرم گجراتی

مسل نمبر 7889: میں عبد العلیم عبد الحفیظ قریشی ولد مکرم عبد الحفیظ قریشی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 32 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتہ: Hadapsar،Gardenia Society پونے، مستقل پتہ: Zain estate،16-2-857/A/1، سعیدہ آباد، حیدر آباد، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22/نومبر 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ سعیدہ آباد، حیدر آباد میں ایک فلیٹ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/33,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عزیز احمد قریشی   العبد: عبد العلیم عبد الحفیظ قریشی   گواہ: عمران احمد نائک

مسل نمبر 7890: میں قمر النساء بھٹی زوجہ مکرم شاہین احمد زیب راتھر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 31 سال پیدائشی احمدی، ساکن وارڈ 10، محلہ گیتا بھون سٹی ڈاکخانہ وضلع پونچھ صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25/مئی 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ طلائی زیور: ہار ایک عدد، چین ایک عدد، چوڑیاں ایک عدد، کانٹے ایک جوڑی، بالیاں ایک جوڑی، انگوٹھیاں چار عدد، ٹاپس دو جوڑی، نام طلائی ایک عدد (کل وزن 7 تولہ، جس میں 5 تولہ 23 کیریٹ اور 2 تولہ 16 کیریٹ کے ہیں)۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/23,696 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رفیق احمد بھٹی   الامۃ: قمر النساء بھٹی   گواہ: گوہر زیب راتھر

مسل نمبر 7891: میں شاہین احمد زیب راتھر صاحب ولد مکرم اورنگ زیب راتھر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 33 سال پیدائشی احمدی، ساکن وارڈ نمبر 10، محلہ گیتا بھون سٹی ڈاکخانہ وضلع پونچھ صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2/مئی 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/19,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد شبیر مبشر   العبد: شاہین احمد زیب راتھر   گواہ: گوہر زیب راتھر

مسل نمبر 7892: میں نوید ہ مبشر زوجہ مکرم مبشر احمد خادم، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال پیدائشی احمدی، ساکن محلہ باب الابواب ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25/مئی 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 5 عدد انگوٹھیاں 8.880 گرام، کڑے 16.590 گرام (22 کیریٹ)، 1 عدد انگوٹھی 2.840 گرام، 1 عدد ہار کانٹے 26.780 گرام، 1 عدد ہار کانٹے 46.950 گرام، 1 عدد لاکٹ کانٹے 8.420 گرام۔ حق مہر: -/40,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مبشر احمد خادم   الامۃ: نویدہ مبشر   گواہ: شریف احمد

مسل نمبر 7893: میں فاطمہ بیگم زوجہ مکرم عبد الغنی صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 44 سال تاریخ بیعت 1996، ساکن Bass Azam Shah pur تحصیل Hansi ضلع Hissar صوبہ ہریانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9/مئی 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے ایک عدد مکان 35 گز کا اور ایک عدد پلاٹ 100 گز کا ہے، جس کی ابھی تقسیم نہیں ہوئی، حصہ ملنے پر اطلاع کردی جائے گی۔ 1 تولہ زیور طلائی، 1 عدد چاندی کی پازیب۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/3500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد ناصر   الامۃ: فاطمہ بیگم   گواہ: سلیمان خان

مسل نمبر 7894: میں سونیا بنت مکرم بیرو دین صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 20 سال تاریخ بیعت 2000، ساکن سرمانگر ڈاکخانہ بھیوانی روڈ جیند ضلع جیند صوبہ ہریانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25/اپریل 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: انور دین   الامۃ: سونیا   گواہ: بیرو دین

مسل نمبر 7895: میں سی۔ جمال الدین ولد مکرم سی۔ حمزہ کویا صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 55 سال پیدائشی احمدی، ساکن پنگاڑی ضلع کنّور صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22/اپریل 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 12 سینٹ زمین مع مکان (دو آدمی کا مشترکہ)۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/40,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی منور احمد   العبد: سی۔ جمال الدین   گواہ: رحیمہ سی

بطور مالی خدمت کے خواہشمند متوجہ ہوں

صدر انجمن احمدیہ قادیان میں شعبہ تزئین میں مالی کی آسامیاں پُر کی جانی مقصود ہیں۔ جو دوست صدر انجمن احمدیہ میں بطور مالی (درجہ چہارم) کے گریڈ میں خدمت کے خواہش مند ہوں وہ درج ذیل شرائط کے مطابق درخواست دے سکتے ہیں۔

(1) امیدوار کیلئے تعلیم کی کوئی شرط نہیں۔(2) امیدوار کی عمر 25 سال سے کم ہونی ضروری ہے۔ برتھ سرٹیفکیٹ پیش کرنا ضروری ہوگا۔(3) وہی امیدوار خدمت کیلئے لئے جائیں گے جو مرکزی کمیٹی برائے بھرتی کارکنان کے انٹرویو میں کامیاب ہوں گے۔(4) وہی امیدوار خدمت کیلئے لئے جائیں گے جو نور ہسپتال قادیان کے میڈیکل بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحتمند اور تندرست ہوں گے۔(5) امیدوار کے اخراجات سفر قادیان آمدو رفت اپنے ہوں گے۔(6) اگر کسی امیدوار کی سلیکشن ہوتی ہے اس صورت میں اس کو قادیان میں اپنی رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔(7) مجوزہ درخواست فارم نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ سے لئے جاسکتے ہیں۔ اس اعلان کے دو ماہ کے اندر جو درخواستیں آئیں گی اس پر غور ہوگا۔ (ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان)

مزید معلومات کیلئے رابطہ کرسکتے ہیں:

دفتر : 01872-501130 موبائل : 09815433760

e.mail : nazaratdiwanqdn@gmail.com

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ نمبر 20

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ نمبر 20

طرح سامان کرنے ہیں اللہ تعالیٰ کا فضل مانگتے ہوئے یہ دن گزاریں اس کی خیر مانگتے ہوئے گزاریں اور ہر شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہوئے یہ دن گزاریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی جگہ رہائش اختیار کرتے ہوئے یا عارضی پڑاؤ ڈالتے وقت یہ دعا مانگے کہ میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں اور ہر شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں تو فرمایا کہ ایسے شخص کو اس رہائش کو چھوڑنے یا وہاں سے چلے جانے تک کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔ پس ہر قسم کی تکلیف سے بچنے کے لئے ہمیں دعائیں مانگتے رہنا چاہئے اور یہ بھی ہر ایک جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ دعاؤں کی قبولیت کے لئے عبادت کا حق ادا کرنا بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی باتوں پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ پس ان دنوں میں اس لحاظ سے بھی اپنی زندگیوں کو ڈھالیں اور صرف ان دنوں میں نہیں بلکہ پھر یہ جو عادت پڑے ہر ایک کی زندگی کا مستقل حصہ بن جائے۔

جلسے میں شامل ہونے والے اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ نمازوں کے اوقات میں وقت پر آکر بیٹھ جایا کریں تاکہ بعد میں آنے کی وجہ سے شور نہ ہو۔ اور جو پہلے آکر بیٹھ گئے ہیں وہ دعائیں اور ذکر الٰہی کرتے رہیں اس کا بھی ثواب ہے۔ اللہ تعالیٰ تو ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز کا ثواب دیتا ہے مسجد میں انتظار میں بیٹھے رہنے کا بھی ایک ثواب ہے۔ پس اس ثواب کو بھی ضائع نہیں کرنا چاہئے اور یہی ان تین دنوں کا صحیح استعمال بھی ہے بجائے اس کے کہ باہر کھڑے ادھر ادھر کی باتوں میں مصروف ہوں اور جب مَیں آجاؤں اور نماز شروع ہو جائے تو پھر اس کے بعد اندر آنا شروع ہوں تو جیسا کہ میں نے کہا اس وقت پھر لکڑی کے فرش کی وجہ سے جو نمازی نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں ان کی نماز ڈسٹرب ہوتی ہے۔ اسی طرح نمازوں کے اوقات میں اور جلسہ کے اوقات میں اپنے فون بند کرلیا کریں یا کم از کم گھنٹی کی آواز بند کرلیا کریں۔

اسی طرح شامل ہونے والوں کو جو اپنی کاروں پر آرہے ہیں اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہئے کہ ٹرانسپورٹ کے شعبہ سے مکمل تعاون کریں تاکہ انتظامیہ کو کسی قسم کی دقت نہ ہو۔ کسی بھی انتظام کی بہتری کے لئے جلسہ پر آنے والوں کا تعاون ضروری ہے۔ سکینگ کے شعبہ میں مکمل تعاون کریں۔ یہ تمام انتظامات شامل ہونے والوں کی سہولت اور حفاظت کے لئے کئے جاتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی خوبصورتی یہی ہے کہ ہر احمدی انتظام کا حصہ ہے چاہے وہ کارکن ہے یا غیر کارکن جو جلسہ میں شامل ہونے کے لئے آتا ہے۔ پس خاص طور پر پارکنگ سکینگ کھانے کی جگہیں اور جلسہ گاہ ان میں ہر وقت ہر ایک کو ہوشیار اور چوکس رہنے کی ضرورت ہے ماحول پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ جہاں بھی کوئی غیر معمولی چیز دیکھیں یا کسی کی غیر معمولی حرکت دیکھیں فوری طور پر انتظامیہ کو بھی ہوشیار کریں اور خود بھی ہوشیار ہو جائیں۔

جلسہ کے دنوں میں بعض شعبوں نے اپنی نمائشیں بھی لگائی ہوئی ہیں جس میں شعبہ تاریخ اور آرکائیو نے بھی نمائش کا انتظام کیا ہوا ہے۔ اس طرح ریویو آف ریلیجنز نے بھی قرآن کریم کے نسخوں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کفن کے حوالے سے نمائش کا اہتمام کیا ہے جس طرح گذشتہ سال کیا تھا اس سال شاید اس سے بہتر ہو۔ یہ دونوں اپنے دائرے میں بڑی معلوماتی نمائشیں ہیں مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے وقت مقرر ہیں اس سے بھی استفادہ کرنے کی کوشش کریں اور پھر دوبارہ میں کہوں گا کہ خاص طور پر دعاؤں کی طرف توجہ رکھیں۔ اور نمازوں اور نوافل کے علاوہ ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھنے اور دوسری دعائیں کرنے میں وقت گزاریں۔

اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور ہم سب کی دعائیں قبول فرمائے اور ہر شر سے ہمیں محفوظ رکھے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹوٹریڈرز
AUTO TRADERS

16 مینگولین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

R.C وَسِّعْ مَكَانَكَ : الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

RAICHURI CONSTRUCTION

SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS

SINCE 1985

Office:

Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

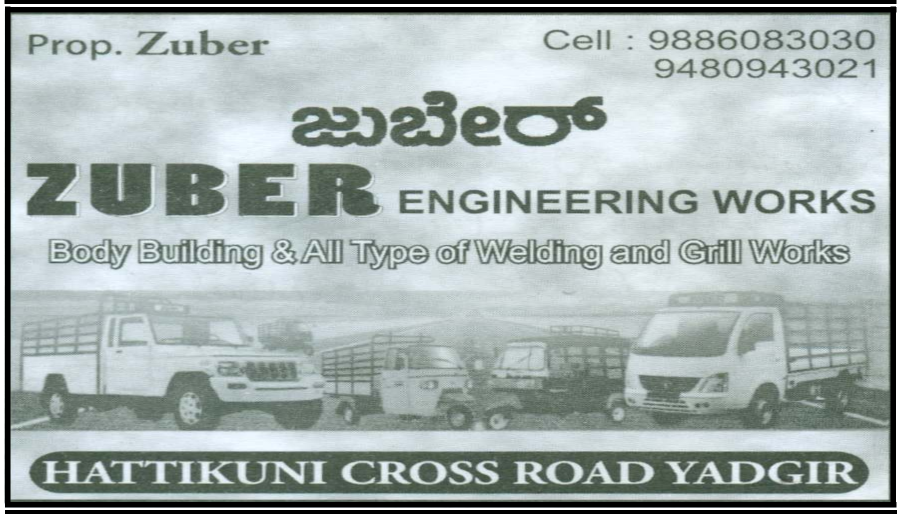

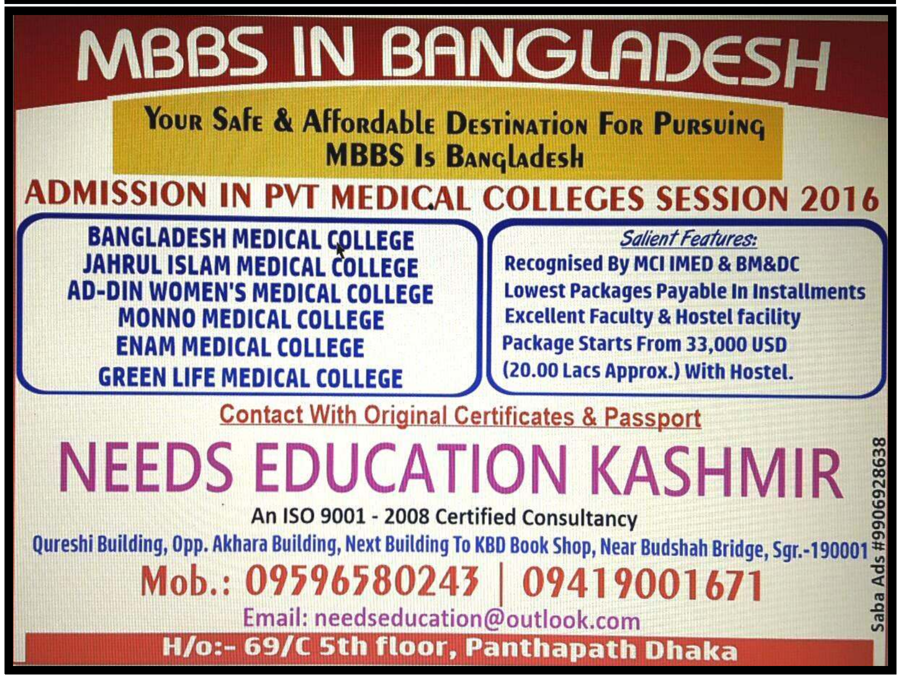

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں

098141-63952

نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

Satnam Singh Property Adviser

کوٹھیاں، پلاٹ، زمین بیچنے اور خریدنے کیلئے رابطہ کریں

ستنام سنگھ پراپرٹی ایڈوائزر

کالونی ننگل باغبانہ، قادیان

+91-9915227821,+91-8196808703

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91-82830-58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 65 Thursday 18 Aug 2016 Issue No. 33

MANAGER : NAWAB AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Mobile : +91-94170-20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com
ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
60 Euro or 80 Canadian Dollar

جلسہ پر آنے والوں کو جلسہ کے پروگراموں کو خاموشی سے بیٹھ کر سننے کو یقینی بنانا چاہئے

میں سمجھتا ہوں کہ اگر سننے والے مرد بھی اور عورتیں بھی تقاریر کا پچاس فیصد بھی یاد رکھیں تو اپنے علمی دینی اور روحانی معیار کو کئی گنا بڑھا سکتے ہیں

ہر وہ شخص جو جلسے میں آیا ہے اس بات کو یقینی بنائے کہ اس نے ان تین دنوں میں دنیا کے معاملات کو بھول جانا ہے اور اپنے دینی اور روحانی معیاروں کو بڑھانا ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 12 راگست 2016 بمقام حدیقۃ المہدی، آلٹن، برطانیہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ۔ شام کو باقاعدہ رسمی افتتاح ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سب شامل ہونے والوں کو ان توقعات پر پورا اترنے والا بنائے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شاملین جلسہ سے رکھی ہیں اور تمام شامل ہونے والوں کو ان دعاؤں کا وارث بنائے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے کی ہیں۔ یہ تو ہر احمدی جانتا ہے اور اسے علم ہونا چاہئے اور اس بات کا خاص طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ذکر فرمایا ہے کہ جلسہ میں شمولیت کسی دنیاوی میلے میں شمولیت نہیں ہے اس لئے ہر شامل ہونے والے کو ان دنوں میں اپنی توجہات کا مرکز دینی علمی اور روحانی ترقی کو بنانا چاہئے بلکہ آپ علیہ السلام نے ان لوگوں سے بڑی ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے جو اس سوچ کے ساتھ جلسہ میں شامل نہیں ہوتے۔

پس جلسہ پر آنے والوں کو جلسہ کے پروگراموں کو خاموشی سے بیٹھ کر سننے کو یقینی بنانا چاہئے۔ ایک کمیٹی تقاریر کے عناوین تجویز کر کے مجھے بھیجتی ہے جن میں سے سات آٹھ عناوین میں تجویز کرتا ہوں اور منتخب عناوین مقررین کو بھجوائے جاتے ہیں اور وہ کئی کئی دن بلکہ بعض تو مہینے سے زیادہ وقت اپنی تقریر کی تیاری میں لگاتے ہیں اور مختصر وقت میں بڑی محنت سے ان عنوانوں پر جامع مضمون پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں، پس ہر ایک کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ مقررین اور علماء اتنا وقت لگا کر محنت کر کے جو مواد تیار کرتے ہیں اسے غور سے سنیں اور پھر یاد بھی رکھیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر سننے والے مرد بھی اور عورتیں بھی ان تقاریر کا پچاس فیصد بھی یاد رکھیں تو اپنے علمی دینی اور روحانی معیار کو کئی گنا بڑھا سکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر فرمایا کہ سب کو متوجہ ہو کر سننا چاہئے۔ فرمایا کہ پورے غور اور فکر کے ساتھ سنو کیونکہ یہ معاملہ ایمان کا ہے اس میں سستی غفلت اور عدم توجہ بہت برے نتائج پیدا کرتی ہے۔ جو لوگ ایمان میں غفلت سے کام لیتے ہیں اور جب ان کو مخاطب کر کے کچھ بیان کیا جائے تو غور سے اس کو نہیں سنتے ان کو بولنے والے کے بیان سے خواہ وہ کیسا ہی اعلیٰ درجہ کا مفید اور مؤثر کیوں نہ ہو کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ فرمایا ایسے ہی لوگوں کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ کان رکھتے ہیں مگر سنتے نہیں اور دل رکھتے ہیں پر سمجھتے نہیں۔ پس یاد رکھو کہ جو کچھ بیان کیا جاوے اسے توجہ اور بڑے غور سے سنو کیونکہ جو توجہ سے نہیں سنتا وہ خواہ عرصہ دراز تک فائدہ رساں وجود کی صحبت میں رہے اسے کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جلسہ کی کارروائی کو نہایت سنجیدگی سے سنیں اور اس نیت سے سنیں کہ اس سے ہم نے صرف ذہنی حظّ نہیں اٹھانا یا کسی علمی نکتے کو سن کر وقتی علمی حظّ نہیں اٹھانا بلکہ اس لئے سننا ہے کہ ہمیں مستقلاً علمی اور روحانی فائدہ ہو۔

اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان کیا کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو مانا۔ اس احسان کا حق ہم اسی صورت میں ادا کر سکتے ہیں جب ہم خالصۃً اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہر کام کرنے والے ہوں۔ پس جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں چھوٹی چھوٹی باتوں کی طرف توجہ دلاتے ہیں تو اس لئے کہ چند ایک کی کمزوری کی حالت اکثریت کی سوچ نہ بن جائے۔ چند ایک کو دیکھ کر نئی آنے والی نسلیں یہ نہ سمجھ لیں کہ جلسوں میں بیٹھ کر باتیں کرنا اور توجہ نہ دینا جائز ہے۔ فرمایا: اور اگر مَیں اس حوالے سے بات کرتا ہوں تو اس لئے کہ یاددہانی ہوتی رہے اور اگر کوئی کمزوری ہے تو ساتھ کے ساتھ دور ہوتی چلی جائے تا کہ ہمارے نئے آنے والے جیسا کہ میں نے کہا اور ہمارے بچے اور ہمارے نوجوان اس بات کو سامنے رکھیں کہ جلسے کی کیا اہمیت ہے۔ اگر جلسہ ہماری علمی اور روحانی ترقی پر مثبت طور پر اثر انداز نہیں ہو رہا اور بشری کمزوری کے تقاضے کے تحت ہم میں سے کچھ بعض تقریروں اور مقررین سے صحیح استفادہ نہیں کرتے تو یہ قابل فکر بات ہے۔ اللہ تعالیٰ مقررین کی زبان میں بھی برکت ڈالے کہ وہ اپنے ذمہ لگائے گئے مضمون کو سننے والوں کے ذہنوں میں اس طرح ڈال سکیں کہ وہ باتیں جو اللہ تعالیٰ اور رسول کی باتیں ہیں جو عشق و وفا کی باتیں ہیں جو تعلق باللہ کی باتیں ہیں جو محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق مسیح موعود اور مہدی معہود سے تعلق اور اطاعت کی باتیں ہیں لوگوں کے ذہنوں میں داخل ہو جائیں اور مثبت اثر ڈالنے والی ہوں۔ پس ہر وہ شخص جو جلسے میں آیا ہے اس بات کو یقینی بنائے کہ اس نے ان تین دنوں میں دنیا کے معاملات کو بھول جانا ہے اور اپنے دینی اور روحانی معیاروں کو بڑھانا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے لئے بطور کارکن جنہوں نے جلسے کے دنوں میں اپنے آپ کو پیش کیا ہے ان میں کالجوں سکولوں اور یونیورسٹیوں کے طلباء بھی ہیں اور بہت بڑی تعداد ایسوں کی بھی ہے جو اپنے کاروبار کرتے ہیں یا نوکریاں کرتے ہیں۔ بعض بڑے معزز عہدوں پر بھی ہیں لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کا جو جذبہ ہے اس نے ایک سکول کے طالبعلم کو ایک مزدور کو ایک کاروبار کرنے والے اور ایک معزز اور دنیاوی لحاظ سے اچھی پوزیشن پر کام کرنے والے کو ایک ہی سطح پر کھڑا کر دیا۔ اس لئے وہ مہمان جو بعض دفعہ کارکنوں کے ساتھ غلط رویہ دکھا جاتے ہیں انہیں اپنے جذبات پر کنٹرول رکھنا چاہئے اور کارکنوں کی عزت نفس کا خیال رکھنا چاہئے۔ بیشک کارکنوں کو یہی تلقین کی جاتی ہے کہ انہوں نے ہر صورت میں صبر اور حوصلے سے کام لینا ہے لیکن بشری تقاضے کے تحت بعض حالات میں بعض کارکن سخت جواب بھی دے دیتے ہیں۔ پس مہمانوں کا بھی کام ہے کہ کارکنوں کی عزت اور احترام کریں اور کوئی ایسا رویہ نہ دکھائیں جس سے بدمزگی پیدا ہونے کا امکان ہو۔ بچے اور نوجوان ایک جذبے کے تحت کام کرنے آتے ہیں اور بعض دفعہ مہمانوں کے غلط رویے کی وجہ سے ان میں بددلی بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ احمدی جو جلسہ میں شامل ہونے آتے ہیں بیشک وہ ایک لحاظ سے مہمان ہیں لیکن ان کا مقصد مہمان بن کر رہنا نہیں ہونا چاہئے وہ تو اس لئے آتے ہیں کہ جلسہ کی برکات سے حصہ لیں، اس لئے ان کی رہائش یا کھانے وغیرہ کے وقت میں، پارکنگ میں اگر بعض وجوہات کی وجہ سے دقت بھی ہو تو کھلے دل سے اور حوصلے سے یہ تکلیف برداشت کرنی چاہئے۔ ربوہ میں جو جلسے ہوتے تھے یا قادیان میں ہوتے ہیں تو سردیوں میں کھلے میں اور بعض دفعہ بارش میں بھی لوگ جلسہ سنتے ہیں اور سردی بھی برداشت کرتے ہیں۔ پس اگر شامل ہونے والوں کو ایسی چھوٹی موٹی تکلیفیں برداشت کرنی پڑیں گرمی برداشت کرنی پڑے تو برداشت کرنی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر ایسے ہی لوگوں کے بارے میں فرمایا جو مختلف چیزوں کا مطالبہ کرتے ہیں فرمایا کہ دیکھو اگر کوئی مہمان یہاں محض اس لئے آتا ہے کہ وہاں آرام ملے گا ٹھنڈے شربت ملیں گے یا تکلف کے کھانے ملیں گے تو وہ گویا ان اشیاء کے لئے آتا ہے حالانکہ خود میزبان کا فرض ہوتا ہے کہ وہ حتی المقدور ان کی مہمان نوازی میں کوئی کمی نہ کرے اور اس کو آرام پہنچاوے اور وہ پہنچاتا ہے لیکن مہمان کا خود ایسا خیال کرنا اس کے لئے نقصان کا موجب ہے۔ پس مہمان ان دنوں میں جیسی بھی سہولت ہو اس پر اللہ کا شکر ادا کریں اور ان کارکنوں کا شکر ادا کریں جو اپنی رات دن ایک کر کے ہر شعبہ میں مہمان نوازی کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ جلسے کے تین دن اس کوشش میں مہمانوں کو رہنا چاہئے کہ ہم نے خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کے کس

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Harchowal Road, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad